﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد19 | جمعۃ المبارک31/اگست2012ء — 13/شوال 1433 ہجری قمری ❁ 31/ظہور 1391 ہجری شمسی | شمارہ 35

مجلس کے آداب

حضرت واثلہ بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا۔حضور اکرمؐ اُسے جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے کچھ ہٹ گئے۔وہ شخص کہنے لگا: حضور جگہ بہت ہے آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔اس پر حضورؐ نے فرمایا: ایک مسلمان کا حق ہے کہ اس کے لئے اس کا بھائی سمٹ کر بیٹھے اور اسے جگہ دے۔

(بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ باب القیام)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ 2012ء

بیت الفضل واشنگٹن کا وزٹ، نارتھ ورجینیا میں نو تعمیر شدہ ''مسجد مبارک'' کا افتتاح، نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضور انور سے الگ الگ میٹنگز میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات، انفرادی و فیملی ملاقاتیں، خطبہ نکاح میں اہم نصائح، بالٹی مور میں ''بیت الکریم'' کا افتتاح، ہیرس برگ میں ''مسجد ہادی'' کا افتتاح، انتظامات جلسہ کا معائنہ، جلسہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب میں حضور انور کا خطاب، میڈیا کوریج، پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ سے جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کا افتتاح، خواتین کی اجتماعی ملاقات، 47 بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین، پینسلوینیا سٹیٹ کے گورنر کا خیر مقدمی خط۔

(امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر۔لندن)

بقیہ از 27 جون 2012ء بروز بدھ

بیت الفضل واشنگٹن میں آمد

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں سے روانہ ہو کر ''بیت الفضل واشنگٹن تشریف آوری ہوئی۔

جیسا کہ قبل ازیں رپورٹ میں ذکر کیا چکا ہے کہ امریکہ میں احمدیہ مشن کا آغاز شکاگو سے ہوا اور ایک عمارت خرید کر سینٹر قائم کیا گیا۔1950ء تک جماعت کا ہیڈ کوارٹر شکاگو رہا۔اس کے بعد بیت الفضل واشنگٹن کی عمارت خریدی گئی اور جماعتی ہیڈ کوارٹر شکاگو سے واشنگٹن منتقل ہو گیا۔اور بیت الفضل کی عمارت 1994ء تک بطور جماعتی ہیڈ کوارٹر استعمال ہوتی رہی۔1994ء میں مسجد بیت الرحمٰن کی تعمیر اور افتتاح کے بعد جماعت امریکہ کا مرکزی ہیڈ کوارٹر بیت الرحمٰن منتقل ہوا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بیت الفضل'' پہنچے تو اس حلقہ کی جماعت کے صدر میاں اسماعیل وسیم صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمارت کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ اس کی اچھی طرح سے Renovation ہونی چاہئے۔حضور انور نے عمارت کے دونوں اطراف Lawn بھی دیکھا۔حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اس Lawn کو ہم استعمال تو کرتے ہیں۔لیکن اس میں عمارت کی توسیع نہیں کی جاسکتی۔ بیسمنٹ (Basement) کے علاوہ یہ عمارت تین منزلہ ہے اس میں جماعتی دفاتر ہیں، لائبریری ہے۔نماز کے لئے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہ ہے۔

تیسری منزل پر رہائشی حصہ بھی ہے جہاں مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب واقف زندگی، نائب امیر یو ایس اے مقیم ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ظہیر احمد باجوہ صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

اس عمارت کے معائنہ اور وزٹ کے بعد، پروگرام کے مطابق ورجینیا (Virginia) کے لئے روانگی تھی۔ بیت الفضل واشنگٹن سے ورجینیا شہر کا فاصلہ 40 میل ہے۔

ورجینیا میں تشریف آوری

ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جماعت نارتھ ورجینیا میں تشریف آوری ہوئی۔احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔صدر صاحب جماعت نارتھ ورجینیا نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

نارتھ ورجینیا میں ''مسجد مبارک'' کا افتتاح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں نئی تعمیر ہونے والی مسجد ''مسجد مبارک'' کا افتتاح فرمایا۔حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار میں لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 15.3 ایکڑ ہے۔بہت خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔مردانہ و زنانہ ہال میں پانچ صد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔اس کے علاوہ ایک ملٹی پرپز ہال ہے جس میں مزید 250 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔اس کے لئے جماعتی کچن اور دو دفاتر کی سہولت بھی موجود ہے۔مسجد سے ملحقہ احاطہ میں مشن ہاؤس کی تعمیر کا بھی پروگرام ہے۔اس مسجد کی تعمیر پر 4.3 ملین ڈالرز کی لاگت آئی ہے۔یہ مسجد نارتھ ورجینیا کے علاقہ Chantilly میں واقع ہے۔اور بلند جگہ پر ہے۔

حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا۔مسجد تعمیر کرنے والی کمپنی کے کنٹریکٹر بھی اس موقع پر موجود تھے جو عرب مسلمان تھے۔انہوں نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بھی بنوائی۔

مسجد بیت الرحمٰن آمد

بعد ازاں حضور انور یہاں سے سوا دو بجے روانہ ہو کر، سوا تین بجے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پانچ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الرحمٰن'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ امریکہ کی حضور انور سے ملاقات

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

اس میٹنگ کے شروع ہونے سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن کے احاطہ میں موجود دو Caravan کا معائنہ فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مکرم عطاء القدوس صاحب (جو شعبہ امور خارجہ کے تحت غیر معمولی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور بے نفس ہو کر بے لوث خدمت کرنے والے کارکن ہیں) کے Caravan میں تشریف لے گئے اور اندر سے معائنہ فرمایا۔ یہ Caravan ایئر کنڈیشنڈ تھا اور اس کے اندر رہائش کے حصہ کے علاوہ کچن، فریج، فریزر، باتھ روم، ڈائننگ ٹیبل اور صوفہ وغیرہ کی سہولت بھی موجود تھی۔اس کے بعد حضور انور نے انصار اللہ کے Caravan کا معائنہ فرمایا۔بعد ازاں ان کے ایک دفتر کا بھی معائنہ فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

☆......**نائب صدران** نے اپنے سپرد کام کے بارہ میں بتایا۔ایک نائب صدر صاحب نے بتایا کہ شعبہ اشاعت اور شعبہ صنعت و تجارت کی نگرانی ان کے سپرد ہے اس کے علاوہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کی ویب سائٹ کے بھی انچارج ہیں اور اس کی نگرانی کرتے ہیں۔خدام کے مختلف پروگرام وغیرہ اس ویب سائٹ پر ڈالے جاتے ہیں۔ایک دوسرے نائب صدر صاحب نے بتایا کہ وہ مجالس کے دورے کرتے ہیں اور صدر صاحب کی ہدایت کے مطابق مختلف امور سرانجام دیتے ہیں۔انٹر فیتھ پروگرام وغیرہ آرگنائز کرتے ہیں۔

☆......**معتمد** صاحب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا تو معتمد صاحب نے

اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت امریکہ میں ہماری 67 مجالس ہیں۔ جب کہ جماعتوں کی تعداد 72 ہے۔ پانچ جماعتیں ایسی ہیں جہاں خدام کی تعداد تین سے کم ہے اس لئے وہاں مجلس کا قیام نہیں ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر معتمد صاحب نے بتایا کہ پندرہ فیصد سے زیادہ مجالس ایسی ہیں جو سال میں بارہ رپورٹس ارسال کرتی ہیں۔ اس کے بعد ہر مہتمم اپنے شعبہ کی رپورٹ کا متعلقہ حصہ دیکھتا ہے اور ریمارکس دیتا ہے۔ پھر وہ رپورٹ نائب صدران کے پاس آتی ہیں اور پھر جواب مجلس کو بھجوایا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت** دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہر مجلس کی ہر رپورٹ باقاعدگی سے خود پڑھا کریں۔

☆...... **مہتمم تربیت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری تربیتی ورکشاپ ماہانہ ہوتی ہے۔ ہم مجالس کے ناظمین تربیت کو عنوان سے مطلع کر دیتے ہیں۔ عناوین نماز، عبادت، ڈرگ کا استعمال وغیرہ مختلف امور پر مشتمل ہوتے ہیں اور مجالس کو ان عناوین پر Points بھی بھجواتے ہیں۔ پھر وہ اس کے مطابق اپنا ماہانہ تربیتی اجلاس کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر مہتمم تربیت نے بتایا کہ روزانہ پانچوں نمازیں ادا کرنے والے خدام 43 فیصد ہیں اور نماز کے بارہ میں ہم اپنے تربیتی پروگراموں میں ڈسکس کرتے رہتے ہیں۔

ناظمین تربیت سے براہ راست رابطہ کے حوالہ سے دریافت فرمانے پر مہتمم تربیت نے بتایا کہ سال میں دو مرتبہ رابطہ کرتا ہوں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** ہر مہینہ میں ایک مرتبہ آپ کا ناظم تربیت مجلس سے لازمی رابطہ قائم ہونا چاہئے۔

مہتمم تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال خدام الاحمدیہ کے ذریعہ پانچ احمدی ہوئے ہیں۔ اور ان سے رابطہ ہے۔

اس کے علاوہ فلائرز لیف لیٹس کی تقسیم کا کام ہے۔ ہمارا تین لاکھ کا ٹارگٹ ہے اور ہم گھر گھر جا کر تقسیم کا کام کر رہے ہیں۔ پہلے مارکیٹ جا کر مختلف جگہوں پر جا کر تقسیم کرتے تھے۔ اب گھر گھر تقسیم شروع کی ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تو ایک ابتدائی تعارف ہے جو ہو رہا ہے تا کہ لوگوں کو کم از کم احمدیت کے بارہ میں علم ہو جائے۔ تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ اس سے آگے بڑھ کر پمفلٹس تیار ہوں اور وہ تقسیم کئے جائیں۔ یہاں مختلف گروپس ہیں، مختلف علاقوں میں مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں۔ سروے کر کے اور گہرائی میں جا کر ان کا جائزہ لیں کہ ان کے لئے کس قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہو گی۔ پھر جائزے کے بعد ہر ایک کی ضرورت اور مزاج کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی حسین تعلیم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، آپ کا پیغام، جماعت احمدیہ کا تعارف، عقائد اور تعلیم پر مشتمل پمفلٹس تیار کریں اور یہ ان قوموں میں تقسیم ہو تو پھر تبلیغی کام ہو گا۔ ورنہ فلائرز سے تو صرف جماعت کا مختصر تعارف ہو رہا ہے جو اپنی جگہ ٹھیک ہے۔ صرف اسی پر انحصار کر لینا کافی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر کسی نے چھوٹے لیول پر کوئی کمپنی، فیکٹری شروع کرنی ہوتی ہے تو وہ بھی بڑی ریسرچ کرواتا ہے کہ کہاں، کس علاقہ میں موزوں ہے۔ ماہانہ کتنی آمد ہو گی۔ سالانہ کتنا نفع ہو گا۔ تو سارا جائزہ لینے کے بعد پھر فیصلہ کرتا ہے۔ اسی طرح آپ کو بھی تبلیغ کے لئے اور ہر علاقہ اور قوم اور ان کے کلچر، رواج اور ان کے خیالات کی مناسبت سے لٹریچر تیار کرنا چاہئے۔ اور فیلڈ ورک کرنا چاہئے۔ آپ فیلڈ ورک کریں گے تو تب آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کو کس قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ صرف مہتمم تبلیغ اور مجلس عاملہ کچھ نہیں کر سکتی جب تک کہ تمام مجالس کے ناظمین Active نہ ہوں۔

☆...... **مہتمم مال** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل کے ساتھ چندہ ادا کرنے والے خدام کی تعداد اور ان میں سے کمانے والے خدام کی تعداد، اور ایسے خدام جو ابھی طالب علم ہیں اور کوئی Job نہیں کرتے، اور پھر روزانہ کی انکم اور ماہانہ اور سالانہ آمد کا جائزہ لیا۔ خدام کے ماہانہ چندہ کی شرح اور چندہ اجتماع کا جائزہ لیا اور اس سارے جائزہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا جو سالانہ انکم کا بجٹ ہے 3,83000 ڈالر ہے۔ اس میں ابھی اضافے کی بہت گنجائش ہے یہ بڑھ کر چار لاکھ پچاس ہزار ڈالر تک کا ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو علم ہونا چاہئے کہ یہ Tax نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چندہ ہے۔ اگر کمانے والے صحیح شرح سے، جو بھی مقرر ہے، ادا نہیں کرتے تو ان کو بتانا چاہئے کہ آپ کا بجٹ صحیح ہونا چاہئے۔ آپ عہدیداروں کے سامنے خدام کی صحیح تصویر ہونی چاہئے۔

☆...... **مہتمم اشاعت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم ''مجاہد'' کے نام سے سہ ماہی رسالہ نکالتے ہیں۔ سال میں تین رسالے شائع ہوتے ہیں اور پھر چوتھی سہ ماہی میں ہم سالانہ رپورٹ شائع کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ میں انگریزی حصہ کے علاوہ اردو زبان کا بھی حصہ رہنا چاہئے۔ بہت سے خدام جو اب اسائیلم کیسز کے سلسلہ میں سری لنکا اور تھائی لینڈ سے یہاں آ رہے ہیں وہ پوری طرح انگریزی زبان نہیں جانتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب اور مہتمم اشاعت کو ہدایت فرمائی کہ رسالہ کی Subscription کے لئے تجویز اپنی مجالس شوریٰ میں رکھیں اور جائزہ لیں کہ کچھ رقم، کوئی سالانہ چندہ رسالہ کے لئے ہونا چاہئے۔ اور پھر مجھے بھجوائیں۔

☆...... **مہتمم خدمت خلق** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس شعبہ کے تحت خون دینے اور غریب خاندانوں، فیملیز کی ضرورتیں پوری کرنے کا کام ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کتنی مجالس یہ کام کر رہی ہیں۔ آپ کے پاس باقاعدہ ریکارڈ ہونا چاہئے۔ جو مجالس یہ خدمت سرانجام دے رہی ہیں ان کا ریکارڈ رکھیں۔

☆...... **مہتمم صحت وجسمانی** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام روزانہ ورزش کرتے ہیں۔ **حضور انور نے فرمایا** اس کا جائزہ لیں اور ریکارڈ رکھیں۔ نیز فرمایا ہائکنگ، ٹریکنگ کا پروگرام بھی آرگنائز کریں۔

☆...... **مہتمم تحریک جدید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے خدام کے 2100 چندہ دہندگان ہیں اور ہم نے خود اپنا ٹارگٹ بنایا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ گراس روٹ لیول پر اپنی مجالس کے ناظمین تحریک جدید کو فعال کریں اور چندہ دہندگان کی تعداد بڑھائیں۔ جو پہلے ہی باقاعدہ چندہ دے رہے ہیں بجائے ان پر مزید بوجھ ڈالنے کے چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کریں۔ اس طرف توجہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اطفال الاحمدیہ سے چندہ وقف جدید کی وصولی کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اطفال کی مجالس کا جائزہ لیں اور مجالس کو ٹارگٹ دیں اور اطفال کو چندہ وقف جدید کے نظام میں شامل کریں اور اس کے لئے بھی بھرپور کوشش ہونی چاہئے۔

☆...... **مہتمم تربیت نومبائعین** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ تین سال میں 23 نومبائعین زیر تربیت رہے ہیں۔ ان کے لئے ہم پروگرام بناتے رہتے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ ان خدام کو Activate کریں۔ ان کو ڈیوٹیوں کے نظام میں شامل کریں تا کہ جماعت کے نظام کو صحیح طریق سے سمجھیں۔ چندہ کی اہمیت سمجھیں اور چندہ ادا کریں خواہ شروع میں ٹوکن کے طور پر کم ہی ادا کریں لیکن چندہ کے نظام میں ضرور شامل ہوں۔

☆...... **مہتمم صاحب صنعت وتجارت** نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سالوں میں خدام الاحمدیہ کے ذریعہ 379 خدام نے Job حاصل کی ہے۔

☆...... **''مجلس انصار سلطان القلم''** کے انچارج صاحب نے بتایا کہ ہمارے 96 خدام لکھنے والے ہیں اور ان میں سے 24 خدام باقاعدہ مستقل طور پر لکھنے والے ہیں۔ ان کے مضامین، مختلف آرٹیکل شائع ہوتے رہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ان کو گائیڈ بھی کیا کریں۔ جو آجکل ایشو ہیں ان پر لکھا کریں۔ اسلام کے بارہ میں مختلف اعتراضات ہوتے رہتے ہیں ان کے جواب میں مضامین، آرٹیکلز آنے چاہئیں۔

انچارج صاحب نے بتایا کہ ہم ہالینڈ کی پارلیمنٹ کے ممبر گلڈرز کی کتاب کا جواب تیار کر رہے ہیں۔ یہ کتاب شائع کرنی ہے۔ اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ کتاب کی آپ دو تین ہزار کاپیاں شائع کر لیں گے تو وہ محدود ہاتھوں میں ہی جائیں گی۔ اخبارات اور میڈیا میں اس کا جواب دیں تو وہ لاکھوں لوگوں تک پہنچ سکتا ہے اور یہ زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے۔

☆...... **ایڈیشنل مہتمم اشاعت** نے بتایا کہ وہ خدام الاحمدیہ کی ویب سائٹ پر کام کر رہے ہیں اور اس کو آرگنائز کرتے ہیں۔

☆...... **مہتمم امور طلباء** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 18 سال سے زیادہ عمر والے 966 طلباء ہیں جو کالج اور یونیورسٹی میں جانے والے ہیں۔ ہم مختلف یونیورسٹی میں مختلف عناوین پر سیمینار کا انعقاد کرتے ہیں۔ اب تک ہم ایسے سات پروگرام کر چکے ہیں۔ سائنس اور قرآن کریم کے بارہ میں بھی سیمینارز کئے ہیں۔

☆...... **مہتمم اطفال** نے بتایا کہ اطفال کی تعداد 1078 ہے۔ اور ہمارا چندہ چھ ڈالر فی کس ہے۔ پروگراموں میں سالانہ اجتماع کے علاوہ ہم اطفال ریلی کا انعقاد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اطفال کو ہر مہینہ سلیبس دیتے ہیں جو اطفال پڑھتے ہیں اور مہینے کے اندر اسے مکمل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ماہ ناظمین، اطفال کے والدین کو پروگراموں کے حوالہ سے خط لکھتے ہیں تا کہ والدین اپنے بچوں سے نصاب مکمل کروائیں اور نگرانی بھی رکھیں۔

مہتمم اطفال نے بتایا کہ ہم نے یہاں مرکزی طور پر نیشنل مربی اطفال مقرر کیا ہے۔ اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا** کہ ہر مجلس میں مربی اطفال کا تقرر کریں۔

☆...... **مہتمم تعلیم** نے بتایا کہ باقاعدہ کتب مقرر کر کے پھر ان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ پہلے امتحان میں جو امسال لیا گیا ہے 542 خدام نے حصہ لیا اور ہم یہ امتحان On Line لیتے ہیں۔

☆...... **مہتمم تجنید** نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری کل تجنید 3136 ہے اور شعبہ مال کا نمبر بھی ہماری تجنید کے برابر ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اگر شعبہ تجنید فعال اور Active ہو تو پھر شعبہ مال میں خدام کی تعداد کا فگر برابر نہیں ہو گا۔ بہت سارے خدام ایسے ہوں گے جن سے ابھی آپ کا رابطہ نہیں ہو گا۔ اس لئے آپ اپنی سب مجالس کے ناظمین تجنید سے رابطہ کریں کہ وہ صحیح طرح جائزہ لیں اور پھر اپنی تجنید کو مکمل کریں۔

☆...... **معاون صدر** نے بتایا کہ ان کے ذمہ سالانہ رپورٹ کو شائع کرنا ہے۔ اس کے علاوہ دوران سال ویب سائٹ پر کام کرتے ہیں اور خدام کے تعلق سے مختلف چیزیں شائع کرتے ہیں۔

☆...... **ایک نائب صدر صاحب** نے بتایا کہ تجنید، تربیت نومبائعین اور صحت جسمانی کے شعبوں کی نگرانی ان کے سپرد ہے۔ ایک دوسرے نائب صدر صاحب نے بتایا کہ شعبہ مال اور ریجنل قائدین سے رابطہ وغیرہ ان کے ذمہ ہے۔

گیارہ ریجنل قائدین بنائے گئے ہیں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ کیا گزشتہ سال کی نسبت امسال کام زیادہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ اپنی عاملہ کے ممبران کو گراس روٹ لیول پر Active کریں تو کام زیادہ بہتر ہو گا۔ **حضور انور نے فرمایا** کوشش کریں اور امریکہ کی ہر سٹیٹ میں اپنی مجلس بنائیں۔

☆...... **مہتمم وقار عمل** کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اپنی تمام مجالس کو کہیں کہ مساجد میں جماعتی سینٹرز میں وقار عمل کیا کریں۔ بیرونی احاطہ کی صفائی ہے، باغبانی ہے، مساجد کی صفائی ہے اور بہت سے کام ہوتے ہیں۔ یہ کام کیا کریں۔

☆...... **مہتمم عمومی کو حضور انور نے فرمایا:** آجکل تو ڈیوٹیوں کے حوالہ سے کافی مصروف ہیں۔

☆...... **محاسب** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ رسیدیں، بلز اور حسابات باقاعدہ چیک کرتے ہیں کہ حسابات، ریکارڈ درست ہے یا نہیں اور ہر شعبہ اپنے بجٹ کے اندر ہے۔

☆...... **مہتمم مقامی** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں مرکز میں 58 خدام اور 43 اطفال ہیں۔ ہم ہر ماہ وقار عمل کرتے ہیں۔ 35 خدام Active ہیں اور باقاعدہ جمعہ پر آتے ہیں اور ہفتہ کے دوران بھی آتے ہیں۔ تربیتی پروگراموں اور سپورٹس کے لئے آتے ہیں۔ بیڈمنٹن ہے، ٹیبل ٹینس ہے، **حضور انور نے فرمایا** ''سنوکر'' بھی رکھ لیں۔ آپ کے پاس ملٹی پرپز ہال ہے اس میں کر لیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجے ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی سیکرٹریان سے ان کے شعبوں کے کام کا تفصیل سے جائزہ

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر211

مکرم الحسن الشریف صاحب (4)

گزشتہ تین قسطوں میں ہم نے مکرم الحسن الشریف صاحب آف مراکش کے احمدیت کی طرف سفر کا حال درج کیا تھا ان کے بارہ میں اس آخری قسط میں ان کے کچھ مزید حالات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

شیخ احمد حفّو صاحب سے آخری ملاقات

مکرم الحسن الشریف صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے جماعت احمدیہ کے عقائد بہت سے اپنے دوست احباب کے سامنے بیان کئے، اکثریت نے جماعت کے خلاف پروپیگنڈے سے متأثر ہونے کی وجہ سے انکار کیا جبکہ بعض دوستوں نے پسندیدگی کا بھی اظہار کیا۔ بالآخر مَیں نے سوچا کہ باضابطہ بیعت سے قبل بہتر ہے کہ ایک مرتبہ پھر شیخ احمد حفّو سے مل لیا جائے، لہذا مَیں اپنے بیٹے کو لے کر شیخ صاحب کے پاس جا پہنچا۔ وہ مجھے مصنوعی سی ہنسی کے ساتھ ملتے ہی کہنے لگے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم قادیانی ہوگئے ہو۔

الحسن الشریف: قادیانی نہیں بلکہ آپ مجھے احمدی کہہ سکتے ہیں، تاہم مَیں نے ابھی خلیفۂ وقت کی باضابطہ طور پر بیعت نہیں کی۔ مَیں اپنی تحقیق سے اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ اللہ والے اور خدا کے دین کے ساتھ مخلص لوگ ہیں۔

شیخ احمد حفّو: تمہارے پاس کون سے علم کی ڈگریاں ہیں کہ اتنی بڑی بات کہہ سکو کہ مَیں بڑی تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں؟ تمہیں نواقضِ وضو تک کا تو علم نہیں اور باتیں تحقیق کی کررہے ہو۔

الحسن الشریف: آخر کب تک آپ لوگوں کو نواقضِ وضو میں ہی الجھائے رکھیں گے؟

شیخ احمد حفّو: تم اگر سمجھتے ہو کہ تم جس نتیجہ پر پہنچے ہو وہی حق ہے تو مَیں تمہیں مباہلے کی دعوت دیتا ہوں۔ مَیں اپنے بچے لے آتا ہوں اور تم اپنے لے آؤ اور میرے ساتھ مباہلہ کرلو۔

الحسن الشریف: آپ عالم دین ہیں، پہلے یہ تو معلوم کرلیں کہ کس بنا پر مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو اس جماعت کے عقائد کے بارہ میں تو درست طور پر کچھ علم ہی نہیں پھر آنکھیں بند کرکے مباہلہ کرنے پر کیسے آمادہ ہوگئے ہو؟

یہ کہہ کر مَیں نے اسے بعض جماعتی کتب کی سی ڈی دی اور ان کو پڑھ کر اپنے رائے دینے کا کہا۔

شیخ احمد حفّو: احمدی نہ ہی مسلمانوں کے ساتھ حج کرنے جاتے ہیں نہ ہماری مساجد میں نماز ادا کرتے ہیں اور نہ ہی ہمارے قبرستانوں میں اپنے مردے دفن کرتے ہیں۔

الحسن الشریف: آپ کی بات درست نہیں ہے۔ احمدی حج کو ارکان اسلام میں سے مانتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔ اور مسجدیں اللہ کا گھر ہیں اس لئے انہیں کسی مسجد میں بھی اکیلے یا احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی عار نہیں۔ اسی طرح وہ اپنے وفات یافتگان کو عام قبرستان میں ہی دفن کرتے ہیں۔

بات ختم کرتے ہی مَیں نے کہا کہ سوال کافی ہوگئے ہیں اب آپ کے ساتھ اس وقت ہی بات ہوگی جب آپ یہ کتب پڑھ لیں گے۔ یہ کہہ کر مَیں نے انہیں اپنا فون نمبر دیا اور لوٹ آیا۔

سلف صالح کی پیروی کے دعویٰ کی حقیقت

دو ماہ گزرنے کے بعد بھی جب شیخ احمد حفو کی طرف سے مجھے کوئی جواب نہ ملا تو مَیں نے سوچا کہ جماعت کی مخالف ویب سائٹس کو بھی دیکھنا چاہئے۔ لہذا انٹرنیٹ پر جب اس بارہ میں سرچ کی تو جہاں مختلف مولویوں کی جماعت کے خلاف جھوٹے دعوے اور بے بنیاد بہتانات پر مبنی بعض ویڈیوز دیکھیں وہاں یہ عجیب بات سامنے آئی کہ جن کو دعویٰ ہے کہ وہ سلفِ صالح کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں انہوں نے اپنی ویب سائٹس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر کو بگاڑ کر پیش کیا ہے۔

یہ دیکھ کر مَیں نے کہا: اے سنت نبوی کی اپنے اقوال واعمال سے مخالفت کرنے والو! اور اے سلفِ صالح کو اپنی بداعمالیوں سے بدنام کرنے والو! خدا تعالیٰ نے پوری دنیا کے سامنے تمہارے دعووں کا پول کھول دیا ہے۔ بھلا قرآن وسنت سے کس دلیل کی بنا پر تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر کو بگاڑ کر پیش کرتے ہو؟ کس سلف صالح نے ایسا کیا تھا جس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تم یہ کررہے ہو؟ یہ صحابہ کرامؓ اور سلف صالح کا عمل تو نہیں ہے۔ ہاں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹون بنانے والوں کا طریق ضرور ہے۔ تمہارے اس عمل سے ثابت ہو گیا کہ تم کن کی پیروی کررہے ہو۔

امتِ مسلمہ مختلف ممالک میں تمہارے متشدد خیالات کی وجہ سے زخموں سے چور ہے اور دردوں سے کراہ رہی ہے۔ اس کی آہیں تم تک نہیں پہنچتیں۔ اس کے جواب میں سڑکوں پر نکل کر بعض تصاویر اور پرچم جلا کر تم سمجھتے ہو کہ دفاعِ اسلام کا فرض ادا ہوگیا۔ ایسا کرنے میں بھی تم کس سلفِ صالح کی پیروی کررہے ہو؟ تمہارا کردار تمہاری گفتار کو آئینہ دکھا رہا ہے، کاش کہ تمہیں دیکھنے والی آنکھیں اور سمجھنے والی عقل عطا ہو۔

تبصرہ

[الحسن الشریف صاحب کے بحث ومباحثہ اور کوششوں کا شیخ احمد حفو کو تو شاید کوئی فائدہ نہ پہنچا تاہم وہ خود پہلے سے زیادہ احمدیت کی صداقت کے قائل ہوگئے۔ اس بحث ومباحثہ میں دو ایسے امور ہیں جن پر تبصرہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

ایمان مولوی کی میراث نہیں

جب الحسن الشریف صاحب نے شیخ احمد حفو سے کہا کہ مَیں تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے تو شیخ صاحب نے جواب دیا کہ تمہیں نواقضِ وضو تک کا تو علم نہیں اور باتیں تحقیق کی کررہے ہو؟ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ تم ایک عام آدمی ہو، کم علم اور کم عقل ہو۔ تمہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ کسی دینی معاملے میں تحقیق کرو۔

یہ ایسی باطل سوچ ہے جس کو قرآن کریم نے جابجا ردّ فرمایا ہے۔ شریعت نے کہیں نہیں فرمایا کہ حق و باطل میں فرق کرنے کے لئے مخصوص جبّہ، طویل داڑھی اور نام نہاد دینی اداروں کی ڈگریاں ہونی ضروری ہیں۔ بلکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر گمراہوں کا ایک بڑا طبقہ اپنی گمراہی کا یہ عذر پیش کرتا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں حق و باطل کا امتیاز کرنے کی طاقت ہی نہیں عطا فرمائی تو گمراہی پر ہمارا مؤاخذہ کیوں ہوتا ہے؟ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حق وباطل کی تمیز اور ہدایت و گمراہی کے فرق کو سمجھنے کی اہلیت ہر نفس میں ودیعت فرمادی ہے اور اسی بنا پر ہر نفس پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا‘ (الشمس:9) یعنی اللہ تعالیٰ نے نفس انسان کو پیدا کیا تو اسے اچھے برے کی تمیز بھی ودیعت کردی۔ یہ بھی اس کی فطرت میں رکھ دیا کہ کونسا راستہ اسے خدا کے قریب کرتا ہے اور کونسا دور لے جاتا ہے۔ اور اس فطری موہبت کو استعمال کرکے ہر شخص حق وباطل میں تمیز کرسکتا ہے۔ اسکے لئے کسی ڈگری کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا شیخ احمد حفو کا یہ قول حضرت نوح کی قوم کے متکبر لوگوں کے قول سے مشابہ نہیں ہے جب انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا تھا کہ تم پر تو نچلے طبقہ کے جاہل گنوار لوگ ہی ایمان لائے ہیں۔ شاید انکی بھی مراد یہی تھی کہ اگر تمہارا دعویٰ کوئی قابل ذکر چیز ہوتا تو سب سے پہلے ہم بڑے اور عالم لوگوں کو اسکی سمجھ آنی چاہئے تھی۔

شیخ احمد حفو کی ٹیڑھی منطق کی رو سے تو حضرت بلالؓ اور حضرت خبابؓ وغیرہ کو کفار کے ظلم کے سامنے اَحَدْ اَحَدْ اور لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہنے کا کوئی حق نہ تھا کیونکہ ایسا کہنے سے ان کا بھی تو یہی مطلب تھا کہ ہم نے جان لیا ہے کہ اللہ ایک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں، جبکہ بڑے بڑے عالم کہلانے والے آپؐ کی تکذیب کررہے تھے۔

یہ نہ صرف ظالمانہ، اجارہ دارانہ اور آمرانہ سوچ ہے بلکہ عقل وخرد کو چند متکبروں میں ہی محصور کرکے باقی قوم کے دماغوں اور عقلوں پر مہر لگانے والی بات ہے۔ ایسے متکبروں کے پیچھے لگ کے گمراہ ہونے والوں کو قیامت والے دن دوزخ کا داروغہ پوچھے گا کہ کیا تمہارے پاس خدا کا نذیر نہیں آیا تھا تو وہ جواب دیں گے لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (الملک: 11) یعنی اگر ہم خود سنتے، سمجھتے اور اپنی عقل سے کام لیتے تو آج آگ میں نہ پڑتے۔ نیز یہ قیامت والے دن اپنے بڑوں پر لعنتیں بھیجیں گے اور کہیں گے کہ: رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (الاَحزاب: 68) یعنی اے ہمارے رب ہمارے سرداروں اور بڑوں نے ہمیں راستہ سے بھٹکا دیا تھا اس لئے نہ صرف انہیں دگنا عذاب دے بلکہ ان پر بہت بڑی لعنت کر۔

جو اس قدر بڑے انذار کے باوجود اپنی ٹیڑھی منطق پر اڑا ہوا ہے، نہ جانے اسے کیسے علم پر گھمنڈ ہے؟!!

مسئلۂ تدفین

شیخ احمد حفو نے جماعت احمدیہ کے کفر کا ایک سبب یہ قرار دیا کہ یہ مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے مردے دفن نہیں کرتے۔ زندہ احمدیوں کو تو ہمارے مخالفین تختۂ مشقِ ستم بنائے ہی رکھتے ہیں وفات یافتگان کو بھی چین سے نہیں رہنے دیتے۔ پاکستان اور انڈیا میں جماعت کے مخالف علماء کہتے ہیں کہ احمدی کافر ہیں اس لئے احمدی وفات یافتگان کو اول تو عام قبرستانوں میں اپنے مردے دفنانے ہی نہیں دیتے اور اگر دفن ہوجائیں تو قبریں اکھیڑ کر مردے باہر نکال دیتے ہیں اور بے حرمتی کرتے ہیں۔ چنانچہ اگر احمدی مجبور ہوکر اپنے علیحدہ قبرستان بنالیں تو شیخ احمد حفّو جیسے مولوی اس کو بھی جماعت کی تکفیر کا سبب بنالیتے ہیں۔ اوّل الذکر کافر سمجھ کر عام قبرستانوں میں دفن نہیں کرنے دیتے اور آخر الذکر عام قبرستانوں میں دفن نہ کرنا باعثِ کفر ٹھہراتے ہیں!

اس قسم کے علماء نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی یہ کہا کہ وفات کے بعد انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے، تو حضور علیہ السلام نے اس کا نہایت عارفانہ اور روح پرور یہ جواب عطا فرمایا کہ:

’’میرے دشمن میرا نام اوّل الکافرین رکھتے ہیں۔ ان کی تردید میں اللہ تعالیٰ کا قول جو میری کتاب براہین احمدیہ میں آچکا ہے۔ ’’کہ مَیں مامور ہوں اور مَیں اس بارہ میں تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں۔‘‘ اور انہوں نے کہا کہ اس شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ تو اس کے ردّ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول آچکا ہے کہ ’’مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا اور قیامت کے روز میرے ساتھ ہی مبعوث کیا جائے گا۔‘‘ اور یہ ان مکفرین کو جواب دیا گیا ہے۔‘‘

(الاستفتاء (اردو ترجمہ از عربی) صفحہ 126۔ 127 حاشیہ، شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ان تبصروں کے بعد ہم مکرم الحسن الشریف صاحب کی باقی ماندہ روداد سنتے ہیں۔ (ندیم)]

بیعت کا فیصلہ

شیخ احمد حفّو کے ساتھ بحث ومباحثہ کے بعد میرے پاس صرف اور صرف ایک ہی راستہ تھا اور وہ یہ کہ اب بہرصورت بیعت کرلینی چاہئے۔ چنانچہ مَیں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ پر بیعت کی غرض سے اپنا نام اور پتہ ارسال کردیا۔ کچھ دنوں کے بعد مجھے طنجہ سے مکرم جمال اغزول صاحب کا فون آیا۔ مَیں اس رابطہ پر پھولے نہ سما رہا تھا۔ گھر آیا تو میری بیوی نے میرے چہرے پر غیر معمولی تبسم کا سبب پوچھا، مَیں نے اسے بتایا کہ میرا اس پاک جماعت سے رابطہ ہوگیا ہے۔

پاک تبدیلی

مکرم جمال اغزول صاحب کے فون کے بعد ایک عجیب روحانی خوشی سے معمور جب مَیں گھر کی طرف آرہا تھا تو مَیں نے کہا کہ آج سے مَیں سگریٹ نوشی کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر ایک نئی زندگی شروع کروں گا۔

گھر پہنچ کر مَیں نے غسل کیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر خدا تعالیٰ سے بلند آواز میں یہ دعا کی کہ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْن۔ یعنی اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنادے۔ اس کے بعد مَیں نے نماز ظہر ادا کی۔ یہ ایسی نماز تھی جس میں مجھے غیر معمولی تبدیلی کا احساس ہوا اور ایسے لگا جیسے میری نئی ولادت ہوئی ہے۔

ایک ہفتہ کے بعد مجھے صدر جماعت کا بھی فون آگیا اور 28 مئی 2008ء کا دن ملاقات کے لئے مقرر ہوا۔ یہ صد سالہ خلافت جوبلی کا دن بھی تھا۔ مَیں بڑی بے صبری سے اس کا انتظار کرنے لگا اور بالآخر اس دن میں باضابطہ طور پر خلیفۂ وقت کی بیعت کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک جماعت میں شامل ہوگیا۔

میری بیوی نے بھی بیعت کرلی ہے جبکہ ایک بیٹی اور بیٹا بھی احمدی ہیں۔ باقی اولاد اور والدین کی ہدایت یابی کے لئے دعا گو ہوں۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر20

متی باب11

اس باب کا پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ چاروں اناجیل میں واقعات کی ترتیب میں خاصّہ اختلاف ہے اور یہ اختلاف انسانی تاریخ اور کلام میں تو عام ہوتا ہے مگر خدا کے کلام میں اس قسم کا اختلاف مضحکہ خیز بن جاتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے کسی کلام کو خدا کا کلام کہنا کوئی معنے نہیں رکھتا۔

متی نے یہ باب جن واقعات کے بیان سے شروع کیا ہے اس کے بارہ میں پادری ڈم میلو صاحب جیسے متعصب مسیحی کہتے ہیں:۔

St. Matthew does not mention the return of the Twelve, nor does he adhere to the chronological order of events.

✿......اس باب کی **آیت 2 تا 16** میں حضرت یوحنا کا قید خانہ سے حضرت مسیح کے نام ایک پیغام بھیجنے اور حضرت مسیح کی طرف سے اس کے جواب کے ذکر کے بعد حضرت مسیح نے جو حضرت یوحنا کی غیر معمولی تعریف کی ہے اس کا ذکر ہے۔ لیکن اس تعریف کے ایک فقرہ کی جو تشریح آج کل کے عیسائی مفسرین نے کی ہے اس کو پڑھ کر حیرت آتی ہے کہ کس طرح وہ حضرت مسیح کے مضمون کو اپنے مقاصد کے لئے بگاڑتے ہیں۔ اس بیان میں حضرت مسیح نے حضرت یوحنا کی جو غیر معمولی تعریف کی ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:۔

’’مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی نہیں ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہی میں چھوٹا ہے وہ اس سے بڑا ہے‘‘۔ (متی باب 11 آیت11)

اگر سنجیدگی اور دیانتداری سے پڑھا جائے تو اس میں حضرت مسیح بیان فرمارہے ہیں کہ اگرچہ یوحنا کا مقام بہت بڑا ہے مگر میرا مقام (جو آسمان کی بادشاہی میں چھوٹا ہوں) یوحنا سے بڑا ہے۔ یہ معنے بہت مناسب اور سیاق و سباق سے بالکل مطابقت رکھتے ہیں۔ مگر افسوس کہ آج کل کے عیسائی مفسرین اس فقرہ کے نعوذ باللہ یہ معنے کرتے ہیں کہ اگرچہ یوحنا عورتوں میں پیدا ہونے والوں میں سے سب سے بڑا ہے مگر چھوٹے سے چھوٹا عیسائی یوحنا سے بڑا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ گویا ان مفسرین کی رائے میں معمولی سے معمولی عیسائی خواہ وہ چور ہو، اُچکاّ ہو، زانی ہو، قاتل ہو وہ اگر عیسائی ہے تو یوحنا سے بڑھ کر ہے۔ گویا ان مفسرین نے حضرت مسیح کے اس قول کا تمسخر اڑایا ہے کہ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی نہیں ہوا۔

حیرت ہے کہ یہ مفسرین ایک انسان کو جو ماں کے بطن سے پیدا ہوا کھاتا پیتا سوتا جاگتا تمام بشری احتیاجات رکھتا تھا اور آخر مار کھا کھا کر مر گیا، کو خدا بناتے ہیں۔ اور پھر جب وہ خدا کے مقابل اپنے آپ کو آسمانی بادشاہت میں چھوٹا قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ ایک اور جگہ کہتے ہیں کہ: ’باپ مجھ سے بڑا ہے‘۔ (یوحنا باب 14 آیت28)

تو اس سے ہر عیسائی خواہ وہ کتنے ہی گھٹیا درجہ کا ہو مراد لیتے ہیں۔ تو پھر یسوع کا یہ الفاظ استعمال کرنا کہ یوحنا کا مقام عورتوں سے پیدا ہونے والے سب لوگوں سے بڑا ہے اور نبی بلکہ نبی سے بھی بڑا ہے اور جس سے حضرت مسیح نے بپتسمہ بھی لیا تھا یوحنا کی تعریف نہیں، تضحیک ہے اگر یہ مراد لیا جائے کہ ان کا مقام ردّی سے ردّی، گندے سے گندے، ناپاک سے ناپاک عیسائی سے بھی بدتر ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح خود یوحنا کو ایلیاء کا مثیل اور ایلیاء کے آسمان سے نازل ہونے کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں۔

✿...... چاروں اناجیل میں جو لفظی اور معنوی اختلاف ہے وہ خوب واضح ہے پھر بھی مسیحی مفسرین چاروں اناجیل کو خدا کا کلام قرار دیتے ہیں۔ اس باب کے شروع کے مضمون کے متعلق انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

The revelation is at the one and the same time hidden and disclosed. But whereas Mark emphasizes the stupidity of the disciples Matthew insists on their receptiveness and insight.

ہم متی کے شروع کے ابواب میں دیکھ آئے ہیں کہ متی کا انجیل نویس اپنے مقاصد کے لئے پرانے عہدنامہ کے حوالوں کی ایسی تشریح کرتا ہے جس کا کوئی تعلق پرانے عہدنامہ کے مضمون سے نہیں اور اس غرض کے لئے لفظی تبدیلی سے بھی نہیں چُوکتا۔ اس باب کی آیت 10 میں لکھا ہے کہ:

’یہ وہی ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ تیرے آگے تیار کرے گا‘۔ (متی باب 11 آیت10)

یہ عبارت ملاکی باب 3 آیت 1 سے ماٴخوذ ہے۔ مگر اصل الفاظ اس طرح ہیں:۔

’دیکھ مَیں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ درست کرے گا‘۔ (ملاکی باب 3 آیت1)

انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر اس تبدیلی سے متعلق لکھتے ہیں:

The quotation from Ml. 3:1 seems to be translated directly from the Hebrew. It has been Christianized by substituting thy for "my" to make it refer directly to Jesus.

کیا متی کا انجیل نویس جو ایک انسان تھا یہ اختیار رکھتا ہے کہ وہ اپنی حسب مرضی خدا کے کلام میں تبدیلی کرے؟

✿......اس باب میں متی کے انجیل نویس نے بعض شہروں کو ملامت کیا ہے جن میں اس کے اکثر معجزے ظاہر ہوئے تھے۔ مگر انہوں نے توملامت نہ کی تھی۔ کسی زمانہ میں عیسائی منّاد بڑے زور سے مسلمانوں سے یہ کہا کرتے تھے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا ورنہ دیکھنے والے آپ پر ایمان لاتے۔ یہ اعتراض ولیم میور نے بھی کیا ہے اور پادری فنڈر نے بھی اپنی کتاب میزان الحق میں کیا ہے۔ مگر یہاں لکھا ہے کہ خرازین اور کفرنحوم میں یسوع کے اکثر معجزات ظاہر ہوئے تھے مگر وہ ایمان نہ لائے۔ اس عبارت میں یسوع نے کفرنحوم کو بڑے زور سے تنبیہ کی ہے اور کہا ہے:۔

’اے کفرنحوم ! کیا تو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ تو جہنم میں اتارا جائے گا‘۔

مگر انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

Mark 2:1-2 gives the impression that he was very successful in Capernaum.

✿......اس قسم کے بنیادی اور فروعی اختلافات چاروں اناجیل میں کثرت سے ہیں۔

بالعموم عیسائی منّاد اپنے بیانات میں باپ اور بیٹے کا درجہ یکساں قرار دیتے ہیں بلکہ یسوع کے متعلق کہتے ہیں کہ پوری طرح انسان ہوتے ہوئے پوری طرح خدا تھا اور اس کے لئے بیٹے کا لفظ استعمال کرتے ہوئے بھی اسے خدا باپ کا ہم مرتبہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن اگر تعصب کو بالائے طاق رکھ کر دیانت داری کے ساتھ یسوع کے درج ذیل الفاظ کو پڑھا جائے تو ہر شخص کو ماننا پڑے گا کہ بیٹے اور باپ کا درجہ مساوی نہیں۔ لکھا ہے:۔

’اس وقت یسوع نے کہا اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں۔ ہاں اے باپ کیونکہ ایسا ہی تجھے پسند آیا۔ (متی باب 11 آیت25-26)

فرمائیے پادری صاحبان! کیا ان الفاظ کی موجودگی میں باپ اور بیٹے کا علم، درجہ، اختیار اور طاقت مساوی قرار دیا جاسکتا ہے۔

پھر لکھا ہے: ’میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا‘۔ (متی باب 11 آیت27)

فرمائیے! کیا باپ جس نے بیٹے کو سب کچھ سونپا ہے بیٹے کے برابر اور بیٹا ایسے باپ کے برابر ہوسکتا ہے؟

(باقی آئندہ)

درس القرآن اور عیدالفطر کی مبارک تقریبات

رمضان المبارک کے مہینہ میں دنیا بھر میں احمدی مساجد میں درس قرآن کریم کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے۔ لندن میں مسجد فضل اور مسجد بیت الفتوح میں حضور ایدہ اللہ کے زیر ہدایت نماز تراویح میں اور بعد نماز عصر درس قرآن کریم میں قرآن مجید کا مکمل دور کیا جاتا ہے۔ دونوں مساجد میں مختلف علماء کرام روزانہ کم وبیش ایک پارہ کی تلاوت و ترجمہ اور وقت کی مناسبت سے بعض آیات کی تشریح وتفسیر بھی پیش کرتے ہیں۔ اس درس القرآن کے سلسلہ کا اختتام رمضان کے آخری روز سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے درس قرآن مجید سے ہوتا ہے۔ چنانچہ حسب سابق اس سال بھی اتوار 19/اگست کو حضور انور ایدہ اللہ نے قبل دوپہر قریباً ساڑھے بارہ بجے مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر قرآن کریم کی آخری چار سورتوں کا درس ارشاد فرمایا۔ اور اس کے اختتام پر اجتماعی دعا کروائی۔ درس القرآن کی یہ نہایت پاکیزہ اور بابرکت مجلس ایم ٹی اے کے توسط سے تمام دنیا میں براہ راست نشر ہوئی اور یوں دنیا بھر میں احمدیوں نے براہ راست اپنے پیارے امام کی زبان مبارک سے قرآنی حقائق و معارف سے معمور یہ درس سنا اور دیکھا۔ حضور انور نے سورۃ اللھب، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت و ترجمہ کے ساتھ ان چاروں سورتوں کے باہمی ربط اور ان کے مضامین پر بصیرت افروز روشنی ڈالی اور ان میں موجود عظیم الشان پیشگوئیوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے تذکرہ فرمایا۔ درس القرآن کے آخر پر حضور نے احباب کو خاص طور پر دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ قرآن مجید و احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دعاؤں کا ذکر فرمایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرائی جس میں دنیا بھر کے احمدی شامل ہوئے۔ (حضور انور کے درس القرآن کی تفصیل الگ سے الفضل میں شائع کی جائے گی انشاءاللہ)۔

20 اگست کو حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد بیت الفتوح میں نماز عید پڑھائی اور عیدالفطر کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ لندن میں مسجد بیت الفتوح میں ہزاروں احمدیوں نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز عید پڑھی۔ حضور انور کا خطبہ عیدالفطر ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ نشر کیا گیا اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے کروڑوں افراد نے اس خطبہ عیدالفطر سے استفادہ کیا۔

خطبہ عید میں حضور انور نے سورۃ حٰمٓ کی آیات 31 تا 33 کی تلاوت کی اور ان آیات کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنی خوشیوں کے حصول کی خاطر خوب محنت کرتا ہے تاکہ وہ سہولتوں کو میسر کرسکے۔ اس محنت کے بعد اپنی خواہشوں کے مطابق نتائج بھی دیکھنا چاہتا ہے اور جو شکر گزار نہیں وہ بعض اوقات بے چینی کا شکار ہوجاتے ہیں اور پھر اپنے غم کو مٹانے اور خوشی حاصل کرنے کے لئے شراب نوشی، ناچ گانا وغیرہ اور دوسرے تماشوں میں مصروف ہوجاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح اس کو خوشی حاصل ہوگی حالانکہ یہ طریق صرف ان کی بے چینی کا اظہار ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے مقابلہ پر خدا تعالیٰ نے انسان کو حقیقی خوشی حاصل کرنے کے جو طریق بتائے ہیں ان میں ایک رمضان المبارک ہے۔ اس میں مومن جائز چیزوں سے صرف خدا کی رضا کے حصول کے لئے رک جاتا ہے۔ موسم کی شدّت اور دوسری مشکلات کے باوجود صرف خدا کی رضا کے لئے مومن ان باتوں سے رک جاتا ہے جن کو خدا نے اس کے لئے جائز قرار دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر مومن جب رمضان میں خدا کی صفات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے اظہار کے لئے وہ دوسروں کا خیال رکھتا ہے۔ ان کی خبرگیری کرتا ہے اور اس طرح خدا کی صفات اپنانے اور اس کے رنگ میں رنگین ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا یاد رکھیں حقیقی عید خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بن کر ہی ملتی ہے۔

حضور انور نے پاکستان اور بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں پر کی جانے والی سختیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے ان مشکلات کا مستقل مزاجی اور صبر سے مقابلہ کریں اور خدا کے وعدوں پر یقین رکھیں۔

(حضور انور کے خطبۂ عیدالفطر کا مکمل متن انشاء اللہ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ کسی اشاعت میں الگ شائع کیا جائے گا۔)

خطبہ جمعہ

یہ یقیناً ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے کی ہمارے اندر ایک خواہش پیدا ہو اور پھر اس کے لئے ہم کوشش بھی کریں۔ لیکن ہماری کوشش اُس وقت بارآور ہوسکتی ہے، اُس وقت ہمیں فائدہ دے سکتی ہے جب اُس کے حصول کے لئے بھی ہم وہی طریق اختیار کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ ہم اپنی مرضی سے اپنے بنائے ہوئے طریق سے رمضان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

پس عبد بننے کا عمل چند دن یا ایک مہینے کا عمل نہیں ہے۔ عبد بننے کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔

ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ہر سطح کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی عہدیداروں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیں۔ واقفینِ زندگی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عمومی طور پر ہر احمدی کو تو ہے ہی کہ ہم جب نصیحت کرتے ہیں تو خود اپنی زندگیوں پر بھی اُن کے اثرات ظاہر ہوں۔

اگر ہر سطح پر اور ہر تنظیم کے عہدیدار اپنی عبادتوں کے معیار کو ہی بہتر کرلیں اور مسجدوں کو آباد کرنا شروع کردیں تو مسجدوں کی آبادی جو ہے موجودہ حاضری سے دو تین گنا بڑھ سکتی ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

قرآنِ کریم کا ایک یہ حکم بھی ہے کہ انصاف کو اس طرح قائم کرو کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے یا اپنے پیاروں والدین اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ اگر جائزے لیں تو ہم میں عموماً وہ معیار نظر نہیں آتے۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے تو ہر معاملے میں، ہر سطح پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف عہدیداروں تک ہی میری بات محدود نہیں ہے ہر احمدی کو اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا بننے کے لئے ہم تمام احکامات کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 راگست 2012ء بمطابق 10 ظہور 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْالِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرة: 187)

اس آیت کا ترجمہ ہے اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور دو عشرے گزر بھی گئے اور احساس بھی نہیں ہوا کہ کس تیزی سے یہ بیس دن گزر رہے ہیں، یوں لگتا ہے دوڑتے ہوئے گزر گئے۔ اب آخری عشرہ شروع ہو رہا ہے بہت سے خطوط مجھے آتے ہیں جن میں رمضان کے حوالے سے فیض پانے کے لئے دعا کا ذکر ہوتا ہے۔ لوگ ملتے ہیں تو وہ ذکر کرتے ہیں۔ ایک مومن کو یقیناً یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہم رمضان سے زیادہ سے زیادہ فیض پانے والے بن سکیں۔ ایک احمدی کو اگر یہ فکر نہ ہو تو مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ ایک انقلاب ہی ہے جو ہمارے اندر پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے۔ ایک ایسا انقلاب جو بندے کو خدا سے ملانے والا ہو۔ جو ہماری سوچوں اور فکروں کو اس طرف لے جانے والا ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کرنا ہے۔ جو ہمیں اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے اُس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ جو ہمیں اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے اپنی روحانی حالتوں میں بہتری کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی ہے۔ جو ہماری توجہ ہر وقت اس طرف مبذول کروانے والا ہو کہ ہم نے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ہر وقت اپنے جائزے لینے ہیں۔ جو اس طرف توجہ دلائے کہ ان باتوں کے حصول کے لئے جو بیان کی گئی ہیں، ہم نے کیا طریق اور ذرائع اختیار کرنے ہیں۔ جب یہ باتیں ہوں گی تبھی ہم حقیقت میں اس زمانے کے امام کو ماننے کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے کہلا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ ہمیں وقتاً فوقتاً مختلف طریقوں سے اُن نیکیوں کے حصول کی طرف توجہ دلانے کے مواقع فراہم فرماتا رہتا ہے جو اُس نے بیان فرمائی ہیں یا چند ایک کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اور رمضان المبارک ان مواقع میں سے ایک انتہائی اہم، عظیم اور بابرکت موقع ہے۔

پس یہ یقیناً ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے کی ایک خواہش ہمارے اندر پیدا ہو اور پھر اس کے لئے ہم کوشش بھی کریں۔ لیکن ہماری کوشش اُس وقت بارآور ہوسکتی ہے، اُس وقت ہمیں فائدہ دے سکتی ہے جب اُس کے حصول کے لئے ہم وہی طریق بھی اختیار کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ ہم اپنی مرضی سے اپنے بنائے ہوئے طریق سے رمضان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ایک خطبہ میں کہا تھا کہ روزے رکھ کر یا صرف ظاہری نمازوں پر انحصار کر کے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ گو بیشک یہ ظاہری عمل بھی ضروری ہیں، یہ حرکات و سکنات بھی ضروری ہیں، سحری اور افطاری کھانا بھی ضروری ہے۔ بیشک ان کے بغیر خدا تعالیٰ تک پہنچا نہیں جا سکتا کیونکہ ان کے کرنے اور اس طرح کرنے کا حکم بھی خدا تعالیٰ نے ہی دیا ہے۔ بیشک یہ تمام چیزیں، ظاہری حرکات اور عمل فرائض میں داخل ہیں اور جو ان کو نہیں بجا لاتا وہ خدا تعالیٰ کے حکم کی نفی کرتا ہے۔ یقیناً وہ لوگ غلط ہیں جو کہتے ہیں کہ ذکر اذکار کی محفلیں لگا کر یا چند وِرد کر کے خدا تعالیٰ مل جاتا ہے یا بندگی کا حق ادا ہو جاتا ہے یا عبادت کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ نہیں یہ سب کچھ کرنے کے لئے وہ عمل بہرحال کرنے ضروری ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت سے قائم فرمائے ہیں اور جن کی اُمّت کو تلقین فرمائی کہ اس طرح کرو۔ لیکن ان ظاہری اعمال اور حرکات کے ساتھ اپنے دلوں کی حالت میں پاک

تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ان کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی بھی ضرورت ہے اوراس کا بھی حکم ہے اور انتہائی ضروری حکم ہے۔ پس اس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے حصول کے لئے ہمیں اپنے اندر ایک لگن پیدا کرنی چاہئے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیار کے حصول کا طریق بتایا ہے۔ اس مقام کی طرف نشاندہی فرمائی ہے جس پر پہنچ کر ایک انسان حقیقی مومن بنتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے والا بنتا ہے۔ رمضان کے روزوں سے فیض پانے والا بنتا ہے۔ اس آیت پر غور کریں تو اس میں جہاں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے پیار جھلکتا ہے اور اُس حدیث کا مزید فہم حاصل ہوتا ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اُس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو مَیں اُس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اُس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ : و یحذرکم اللہ نفسہٗ۔ حدیث 7405)

تو خدا تعالیٰ اس طرح پیار کرتا ہے اپنے بندے سے، اپنے اُن بندوں سے جو حقیقت میں بندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندے کہلانے والے ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا جہاں اس آیت سے اور خاص طور پر عِبَادِیْ یعنی ’’میرے بندے‘‘ کے لفظ سے اللہ تعالیٰ کے جس پیار کا اظہار ہو رہا ہے، وہاں اس بات کا بھی پتہ چل رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے سوال پر یہ جواب نہیں دے رہا کہ مَیں قریب ہوں۔ خدا تعالیٰ کی طرف چل کر جانا تو دور کی بات ہے جو ایک بالشت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنا نہیں چاہتا، وہ لوگ عِبَادِیْ کے زمرہ میں نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مخاطب کر کے یہ نہیں کہا یا بشر کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ اُس عبد کو مخاطب کیا ہے جو عبد بننے کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ رکھتا ہے اور اس کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اور عبد بننے کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ اُس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرف توجہ کرنی ہوگی جس میں ہمیں اپنے مقصدِ پیدائش کو سامنے رکھنے کی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے وہ ہیں جو اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچاننے والے ہیں اور پھر صرف پہچاننے والے ہی نہیں بلکہ اُس کے حصول کے لئے دن رات کوشش کرنے والے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے وہ ہیں جو اس طرف توجہ کریں جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) اور مَیں نے جنّوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کا عباد بننے کا معیار اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جانے کو رکھا ہے۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ اب سے مقصدِ پیدائش کو صرف رمضان میں یاد رکھنا اور عام دنوں میں بیشک اس طرف توجہ نہ ہو۔ فرمایا یہ مقصدِ پیدائش تو اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے یا اُس شخص کو سامنے رکھنا چاہئے جو حقیقی عبد بننا چاہتا ہے۔ روزوں کی برکات سے جب روحانیت میں مزید ترقی ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے قرب کی تلاش پہلے سے بڑھ کر کرنے کی کوشش ہو رہی ہے تو پھر میرے بارے میں پوچھنے والوں کو بتا دو کہ مَیں رمضان میں اور بھی قریب آ گیا ہوں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے حدیث کا ذکر کیا تھا کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان......حدیث 1898)

اور اللہ فرماتا ہے کہ جو لوگ پہلے توجہ کرنے والے ہیں کہ میرا عبد بنیں اُن کو بتا دو کہ ان دنوں میں خاص طور پر میں بندوں کے قریب ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے قریب ہے بلکہ ہمیشہ ہی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، عام دنوں میں بھی حق بندگی ادا کرنے کی کوشش کرنے والوں کیلئے اُن کے لئے جو رات کو تہجد کی نمازوں کے لئے جاگتے ہیں، اللہ تعالیٰ نچلے آسمان پر آ جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب الدعاء و الصلاۃ من اٰخر اللیل حدیث 1145)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

رمضان میں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

پس خوش قسمت ہوں گے وہ جو اس سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور یہ عہد کریں کہ رمضان میں خدا تعالیٰ کا عبد بننے کی جو کوشش کی ہے یا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قربت کے نظارے دیکھنے کے لئے اپنی کوشش کی ہے یا ان دنوں میں دیکھے ہیں، روزوں کی وجہ سے ان میں صبح کے نوافل کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی ہے، تہجد پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، نمازوں میں جو باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، قرآنِ کریم پڑھنے اور سمجھنے کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے، درسوں میں بیٹھنے اور درس سننے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اُسے جاری رکھیں تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے دلوں کا حال جانتا ہے، اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ میرے ان بندوں سے کہہ دو کہ اس عہد کے ساتھ مانگو کہ حق بندگی ادا کرنے کی اس کوشش کو جاری رکھو گے تو میں نہ صرف رمضان میں بلکہ ہمیشہ تمہارے قریب ہوں اور رہوں گا۔ اگر تم صرف عارضی طور پر اس مقصد کی طرف توجہ کر رہے ہو تو تمہاری زندگی بے فائدہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57)‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے‘‘۔

فرماتے ہیں: ’’انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جائے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 222۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ دنیا کے کام نہیں کرنے چاہئیں۔ ایک جگہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کی زمین ہے، اُس پر وہ محنت نہیں کرتا، جس کا کاروبار ہے اس پر وہ محنت نہیں کرتا تو وہ بھی اُس کا حق ادا نہیں کر رہا۔ اس لئے جو دنیاوی کاروبار ہیں، دنیاوی کام ہیں وہ بھی ساتھ ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بھی رہے اور اُس مقصدِ پیدائش کو کبھی نہ بھولے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے رکھا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 550۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے ایک درد ہونا چاہئے۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے مقصدِ پیدائش کو جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب حاصل کرنا ضروری ہے اور اس طرف کوشش کرنی چاہئے لیکن یہ قرب اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب اُس کے حصول کا درد انسان میں پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! جو اس درد کے حصول کی کوشش رکھتے ہو، تمہاری خواہش تب خواہش سے نکل کر عمل کا روپ دھارے گی جب تمہارا ایمان ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے گا۔ اس میں ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ جب تم میری ہر بات پر لبیک کہنے والے بنو گے یا کم از کم نیک نیتی سے اس کے لئے کوشش کرو گے۔

عبد بننے کے لئے عبادات کے ساتھ باقی احکامات پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ انسان کمزور ہے، بشری تقاضے کے تحت اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے لیکن اس اونچ نیچ کا احساس فوری طور پر پیدا بھی ہونا چاہئے۔ کسی ایک عمل میں کمزوری کا احساس ہوتے ہوئے اُس کے مداوے کی پھر کوشش بھی کرنی چاہئے۔ توبہ استغفار کی طرف توجہ کرتے ہوئے فوری اُن کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بھی ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ ٹھیک ہے اس رمضان میں نیکیوں کے کرنے کی طرف توجہ کر لو پھر سارا سال دنیا کے حصول کی ہی فکر رہے۔ انسان دنیاوی کاموں میں پڑا رہے اور اپنے مقصدِ پیدائش کو بھول جائے اور سمجھے کہ آئندہ رمضان آئے گا تو پھر عبد بننے کی کوشش کر لیں گے۔ پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کے ساتھ اس حکم کو رکھا ہے کہ میری باتوں پر لبیک کہو اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو تو ٹھیک ہے۔ یہ نہیں کہ جب اگلا رمضان آئے گا تو پھر ہم کوشش کر لیں گے۔ اگر اس بات پر توجہ رکھو گے کہ اگلے رمضان کے آنے تک ہم نے اس رمضان کی نیکیوں کو جاری رکھنا ہے تو تبھی فائدہ ہوگا۔ ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہیں کہ اس رمضان میں نیکیاں کر لیں اور بس۔ پھر جب اگلا رمضان آئے گا تو پھر کر لیں گے۔ اگر یہ ہماری سوچ ہو گی تو ہم نے اپنے مقصد کو پانے کی کوشش نہیں کی، اُن نیک لوگوں کے زمرہ میں شامل نہیں ہوئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عِبَادِیْ کہہ کر مخاطب کیا ہے۔

پس عبد بننے کا عمل چند دن یا ایک مہینے کا عمل نہیں ہے۔ عبد بننے کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے اور رمضان میں کیونکہ ایک مومن بندے کی اس طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اس لئے خاص طور پر روزوں کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی کہ جب اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے تو اس میں ترقی ہوتی رہنی

چاہئے۔اور یہ ترقی کس طرح ہوگی، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد انسان کس طرح بنے گا؟ اپنے مقصدِ پیدائش کو کس کس طرح حاصل کرنے کی کوشش کرے گا؟ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۔ وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْن (البقرة:139) کہ اللہ کا رنگ پکڑو اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے اور ہم اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

پس مقصدِ پیدائش کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کا رنگ پکڑنے، اُس کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے تبھی انسان حقیقی عبد بن سکتا ہے۔ دنیاوی رشتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ پیار کا یہ رشتہ تو ایک طرف رہا، خونی رشتے تو ایک طرف رہے، آقا اور غلام کے رشتوں میں بھی غلام اپنے آقا کی پسند اور ناپسند کو اپنے اوپر طاری کر لیتا ہے یا اس کی کوشش کرتا ہے۔ ان رشتوں میں تو بعض دفعہ دکھاوا اور جھوٹ بھی شامل ہوجاتا ہے اور فائدہ بھی یقینی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ مختلف قصے آتے ہیں ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ کا درباری تھا، بادشاہ کو کہیں سے بینگن تحفہ آئے اور اُس کی بڑی تعریف ہوئی تو اس نے روزانہ وہی کھانے شروع کردیئے۔ درباری نے بے تحاشہ اُس کی تعریفیں کیں، اتنی زیادہ مبالغہ آمیز تعریفیں کہ حد کر دی۔ آخر بادشاہ نے ہر کھانے پر جب اُسے کھانا شروع کیا تو بیمار ہوگیا۔ اُس بادشاہ نے جب اس کی بدتعریفی کی تو اُسی درباری نے اُس کی بدتعریفیں شروع کردیں۔ تو بادشاہ نے پوچھا پہلے تم تعریف کررہے تھے اب تم بدتعریفیں کررہے ہو۔ اس نے کہا جی حضور میں تو آپ کا غلام ہوں، ان بینگنوں کا غلام تو نہیں۔ تو یہ رنگ نہیں چڑھتا۔ اُس نے تو اپنے پر وہ رنگ چڑھانے کی کوشش کی تھی کہ جو مالک کہہ رہا ہے مَیں بھی وہ کہتا جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ کا رنگ ایسا ہے جو انسان جب چڑھاتا ہے تو اپنی دنیا و عاقبت سنوار لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ جو زمین و آسمان کا مالک ہے، اُس کے رنگ میں رنگین ہونے والا تو اپنی دنیا و عاقبت سنوار رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنا کر ایک بندہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہی رنگ ہے جو مومن اپنے اوپر چڑھاتا ہے تو اپنی پیدائش کے حقیقی مقصد کو حاصل کر لیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی بھی ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ اُن چیزوں کو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، وہ اعمال بجالانے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اُن باتوں سے رُکنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ تبھی صحیح رنگ میں انسان اللہ تعالیٰ کا عبد بن سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرنے کی کوشش کرو، اُس کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت انسان کو عطا فرمائی ہے کہ وہ یہ صفات اپنا سکے۔ اور پھر اپنے دائرہ کے اندر اُن صفات کا اظہار بھی کرسکے۔ انسان اپنے دائرہ میں مالکیت کا رنگ بھی اختیار کرسکتا ہے، رحمانیت کا رنگ بھی اختیار کرسکتا ہے، رحیمیت کا رنگ بھی اختیار کرسکتا ہے، ربوبیت کا رنگ بھی اختیار کرسکتا ہے، ستار ہونے کا رنگ بھی اختیار کرسکتا ہے، وہاب ہونے کا رنگ بھی اختیار کرسکتا ہے بلکہ ایک عام انسان کی زندگی میں بسا اوقات ان باتوں کے اظہار ہو بھی رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو ان صفات کا اظہار کررہے ہوتے ہیں لیکن اس نیت سے نہیں کہ خدا کے رنگ میں رنگین ہوں۔ لیکن ایک حقیقی مومن جو ہے، وہ مومن جو خدا تعالیٰ کی رضا اور اُس کے پیار کو چاہتا ہے، اُس کی نشانی یہ ہے کہ ان صفات کا اظہار اس لئے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ انسانیت کو برائیوں سے بچانے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ اپنے مقصدِ پیدائش کے حصول کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ تو یہ رنگ اپنانا اور ان کا اظہار کرنا پھر ثواب بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا بن جاتا ہے۔

یہ حکم دینے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو، فرمایا کہ اے مومنو! اے میرے بندو! یہ اعلان بھی کرو کہ وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ (البقرة:139) کہ ہم اُس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اختیار کرنا اور اُس کا رنگ پکڑنا اس لئے ہے کہ ہم اُس کے عبد ہیں اور ہمیں اُس کی رضا چاہئے۔ ہمیں اُس کی بندگی سب سے زیادہ قیمتی ہے اور اُس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اُس کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہیں اور گزارنا چاہتے ہیں۔

پس ہم نے یہ زندگی صرف ایک ماہ اُس کے حکم کے مطابق نہیں گزارنی بلکہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اُس کے حکموں کے مطابق گزرے گا۔ پس اس بات پر ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں لاتے ہوئے ہم نے اس رمضان سے گزرنا ہے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے اور پھر اس سارے عمل کو اگلے رمضان سے ملانے کا عہد کرتے ہوئے اُس کی کوشش کرنی ہے۔ جب یہ سب کچھ ہوگا تو فَاِنِّیْ قَرِیْب (البقرة: 187) کی خوشخبری بھی ہم سننے والے بن سکیں گے۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَان (البقرة: 187) کہ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں کو بھی ہم مشاہدہ کرسکیں گے۔

پس اس مقام کے حصول کے لئے ہمیں کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔ ہماری دعاؤں کا محور صرف ہماری اپنی دنیاوی خواہشات نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہو، اُن نیکیوں کے کرنے کی طرف بھی توجہ ہو جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِی (البقرة: 187) کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں، ایک مومن کی توجہ اپنے احکامات کی طرف بھی مبذول کروائی ہے۔ اس بات کی تاکید فرمائی کہ ایک مومن کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے تبھی وہ کامل مؤمن ہوسکتا ہے۔

اس وقت مَیں اس حوالے سے بھی کچھ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبّیک کہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے جو اخلاقی ذمہ داریاں اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی ذمہ داریاں ڈالی ہیں، وہ کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مثلاً کہ جو مومن ہیں تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران:111) کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے وہ ہیں جو نیکیوں کا حکم دینے والے ہیں اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔ اور ظاہر ہے اس پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے والے وہی لوگ ہوں گے اور ہونے چاہئیں جو خود بھی نیکیوں پر عمل کرنے والے اور برائیوں سے بچنے والے ہوں۔ پس جب ایک حقیقی مومن بننے کی کوشش ہوگی تو اپنے محاسبہ کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی اور حقیقت یہی ہے کہ اپنے محاسبے کی طرف نظر ہی خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنانے اور اُس کے اظہار کی طرف متوجہ بھی رکھتی ہے۔

پس ایک بہت بڑی ذمہ داری مومنوں پر ڈالی گئی ہے کہ تم نے یہ کام کرنے ہیں۔ رمضان میں جب دلوں میں عام دنوں کی نسبت زیادہ خشیت ہوتی ہے اور انسان بعض اوقات اپنے جائزے بھی لیتا ہے تو جب وہ اس طرف توجہ کرے کہ خدا تعالیٰ نے ایک مسلمان کا، ایک حقیقی مومن کا، اُس شخص کا جو اللہ تعالیٰ سے اُس کا عبد بننے کی دعا مانگتا ہے، کیا معیار مقرر کیا ہے تو پھر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔ اُسے ہمیشہ خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف:4) کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا اور ایسی بات کہنا جو تم کرتے نہیں، بہت بڑا گناہ ہے۔

پس ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ہر سطح کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی عہدیداروں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیں۔ واقفینِ زندگی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عمومی طور پر ہر احمدی کو تو ہے ہی کہ جب ہم نصیحت کرتے ہیں تو خود ہماری اپنی زندگیوں پر بھی اُن کے اثرات ظاہر ہوں۔ اگر ایک عام مسلمان کا یہ فرض ہے، ایک عام مومن کا یہ فرض ہے اور وہ اس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ نیکیوں کو پھیلائے اور برائیوں کو روکے تو جو لوگ اس کام کے لئے مقرر ہیں اُن کا تو سب سے زیادہ فرض بنتا ہے اور یہ فرض پورا بھی اُس وقت ہوگا جب ہماری اپنی نیتیں بھی صاف اور پاک ہوں گی۔ جب خود ہر حکم پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش ہوگی۔ اگر عہدیداروں کے عبادتوں کے معیار بھی صرف رمضان میں بہتر ہوئے ہیں اور عام دنوں میں نہیں تو وہ بھی قول و فعل میں تضاد رکھتے ہیں اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ میں اکثر مختلف میٹنگوں میں عہدیداران کو یہ توجہ دلاتا ہوں کہ اگر ہر سطح پر اور ہر تنظیم کے عہدیدار اپنی عبادتوں کے معیار کو ہی بہتر کرلیں اور مسجدوں کو آباد کرنا شروع کر دیں تو مسجدوں کی جو آبادی ہے وہ موجودہ حاضری سے دو تین گنا بڑھ سکتی ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات ہیں۔ اُن کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے تو اس سے بہت سے مسائل خود بخود حل ہوجاتے ہیں۔

پھر اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا دوسرے احکام ہیں ان پر عمل ضروری ہے۔ قرآنِ کریم کا ایک حکم یہ بھی ہے کہ انصاف کو اس طرح قائم کرو کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے یا اپنے پیاروں والدین اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ اگر جائزے لیں تو ہم میں عموماً وہ معیار نظر نہیں آتے۔ پس ایک طرف تو ہم دعاؤں کی قبولیت کے نشان مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور پھر گواہی کے وقت راستے تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کس طرح اپنے قریبیوں کو مجرم ہونے سے بچالیں۔ بلکہ بعض دفعہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم اور ہمارے قریبی بچ جائیں اور دوسرے کو کسی طرح ملزم بنادیا جائے۔ بعض دفعہ عہدیداروں کے متعلق یہ شکایات بھی آجاتی ہیں، مجھے لکھنے والے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

لکھتے ہیں کہ آپ نے توجہ دلائی ہے کہ جماعت میں فلاں فلاں عہدیدار کے متعلق یہ شکایت ہے یا بعض دفعہ جلسوں وغیرہ میں بعض کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی جاتی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ عہدیدار یا متعلقہ شعبہ جو ہے یا مجموعی طور پر جس کو بھی کہا جائے اپنی اصلاح کرے، اس بات کی تحقیق شروع کر دیتے ہیں کہ یہ شکایت کس نے کی ہے؟ حالانکہ اُن کا یہ کوئی مقصد نہیں ہے۔ تمہیں تو چاہئے تھا کہ اس پر غور نہ کرو کہ شکایت کس نے کی ہے؟ تمہارا اس سے کوئی کام نہیں۔ اگر یہ کمزوری ہے تو دور کرو اور اگر نہیں ہے تو پھر بھی استغفار کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ناکردہ گناہوں کی سزا سے بھی بچائے اور پھر جو صحیح رپورٹ ہے وہ دے دی جائے کہ اصل حقیقت اس طرح ہے۔ باقی یہ میرا کام ہے کہ شکایت کرنے والے کو کس طرح جواب دینا ہے یا جواب دوں کہ نہ دوں؟ اگر بغیر نام کے کوئی شکایت کرتا ہے تو وہ تو ویسے بھی قابل توجہ نہیں ہوتی۔ اُس کی جماعت میں کوئی پذیرائی نہیں ہوتی۔ بہر حال یہ بات عہدیداروں سے اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کے پورا کرنے کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے سپرد جو یہ کام کیا ہے اُس کو صحیح طرح نبھائیں اور اسی طرح سچی گواہی کا تقاضا ہے کہ وہ اصلاح کی طرف توجہ دیا کرے، نہ کہ شکایت کنندہ کی تلاش کرنے کی طرف۔ اگر شکایت کرنے والے کا نام مَیں نے بتانا ہوگا تو خود ہی بتا دوں گا اور اکثر بتا بھی دیا کرتا ہوں۔ لیکن یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس صورت میں پھر بعض دفعہ شکایت کرنے والے پر زمین تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ بھی تقویٰ سے دور بات ہے۔ یہ پھر امانتوں اور عہدوں کی صحیح ادائیگی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر، احکامات پر صحیح عمل نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے تو ہر معاملے میں، ہر سطح پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف عہدیداروں تک ہی میری بات محدود نہیں ہے ہر احمدی کو اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے ہم تمام احکامات کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے ایمان کو کامل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ اپنے اندر کے فخر اور تکبر کے بتوں کو توڑ دیں۔ سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ عفو اور درگزر کی عادت ڈالیں۔ غیبت اور چغلی سے بچیں۔ امانتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ عدل کو قائم کریں اور نہ صرف عدل کو قائم کریں بلکہ اُس سے بڑھ کر احسان کریں اور پھر اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی (النحل:91) کا سلوک کریں۔ بغیر کسی انعام کے خدمت کا جذبہ ہو۔ اپنے ماحول میں اپنے ملنے والوں سے، اپنے ہمسایوں سے حسنِ سلوک کریں کہ یہ بھی اسلام کی ایک بہت اہم تعلیم ہے۔ قرآنِ کریم کی بہت اہم تعلیم ہے۔ ہمسایوں کی جو تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے اور جس طرح ہمسائیگی کے حق کو آپ نے وسعت دی ہے اگر ہم اُس طرح اس کو وسعت دیں تو ہماری آپس کی رنجشیں جو ہیں بالکل ختم ہو جائیں۔ ایک گھر نہیں، سو گھر نہیں اگلے شہر تک، ملک تک یہ وسعت پھیلتی چلی جاتی ہے اور اس سے پھر ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔ عیب چینی سے بچنے لگ جائیں گے۔ غیبت کی عادت ختم ہو جائے گی کیونکہ یہ بھی اتنی بڑی برائی ہے کہ اس کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے اللہ تعالیٰ نے تشبیہ دی ہے۔ پس یہ غیبت کس قدر کراہت والی چیز ہے۔ لیکن ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے غیبت کرتے چلے جاتے ہیں اور پھر توجہ دلانے پر کہتے ہیں کہ یہ چیزیں تو اس میں پائی جاتی ہیں۔ بعض مجلسوں میں گھروں میں بیٹھ کر عہدیداروں کے بارے میں باتیں کی جاتی ہیں، اُن کی برائیاں ظاہر کی جاتی ہیں۔ یہ چیزیں بھی غلط ہیں۔ یہ غیبت شمار ہوتی ہے اور کہا یہ جاتا ہے یہ برائیاں اُن میں موجود ہیں۔ ہم جھوٹ تو نہیں کہہ رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے بھائی میں اگر یہ برائیاں ہیں اور تم اُس کی پیٹھ پیچھے اُن کا ذکر کرتے ہو تو یہی غیبت ہے۔ اگر برائیاں نہیں ہیں اور پھر بھی تم ذکر کر رہے ہو تو پھر تو یہ بہتان ہے۔ (سنن ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی الغیبة۔ حدیث 1934)

پس ان برائیوں سے بچنا بھی ہمارا فرض ہے۔ نیکیوں کو اختیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ تبھی ہم اُن لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جو نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبیک کہنا اُس وقت حقیقی ہوگا جب ہم تمام قسم کے احکامات کو اپنے اوپر لاگو کریں گے۔ سب سے پہلے اپنی اصلاح کریں گے اور پھر دنیا کی اصلاح کریں گے جو ہمارا کام ہے تبھی ہم وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ کہ 'مجھ پر ایمان لاؤ' کے مصداق بنیں گے، ورنہ ہمارا ایمان کامل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ کے بعد یُؤْمِنُوْا بِیْ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرو اور ہر قسم کے اعلیٰ اخلاق ہی ایمان میں کامل کریں گے۔ اور عبدیت میں طاق کریں گے۔ پس ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی بھی پوری کوشش کریں۔ اس رمضان کے ان آخری دنوں میں یہ عہد کریں کہ ہم نے اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں کو اعلیٰ معیار تک پہنچانے کی کوشش کرنی ہے اور پھر اس پر قائم بھی رہنا ہے، انشاء اللہ۔ جن برکتوں کو اس رمضان میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے اُن کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی ہے اور کرتے چلے جانا ہے۔ اس بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق حقیقی عبد بننے کی کوشش کرنی ہے۔ جو چند دن بقایا رہ گئے ہیں اُس میں بھرپور کوشش کی جائے اور پھر قربِ الٰہی کی اس کوشش کو رمضان کے بعد بھی انشاء اللہ تعالیٰ جاری رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافت خامسہ کے مبارک عہد میں مرکزی سطح پر جاری ہونے والا اردو ماہنامہ

"موازنۂ مذاہب"

خلافت خامسہ کے مبارک عہد میں مرکزی سطح پر جاری ہونے والے رسائل میں سے ایک اہم رسالہ ''ماہنامہ موازنۂ مذاہب'' ہے جو دسمبر 2011ء سے ہر ماہ باقاعدگی سے یوکے سے شائع ہو رہا ہے۔ یہ ماہوار رسالہ اردو زبان میں ہے اور اس کے ایڈیٹر سلسلہ احمدیہ کے ممتاز و متبحر، جید عالم مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر ہیں۔ آپ سپین اور امریکہ میں امیر و مشنری انچارج کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ اسی طرح مرکز میں بھی ممتاز عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ ایک لمبا عرصہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں حدیث اور موازنۂ مذاہب کے پروفیسر کے طور پر اور پھر پرنسپل کی حیثیت سے بھی خدمت کی سعادت حاصل رہی ہے۔ اور ان دنوں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ریسرچ سیل، صلیب سیل اور نور فاؤنڈیشن کے نگران کی حیثیت سے اہم خدمات انجام دینے کی توفیق پا رہے ہیں۔

ماہنامہ موازنۂ مذاہب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ایک علمی و تحقیقی رسالہ ہے جس میں بلند پایہ مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ایک عرصہ سے اردو زبان میں جماعتی طور پر ایسے رسالہ کی ضرورت محسوس ہوتی تھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس رسالہ کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔

92 صفحات پر مشتمل یہ رسالہ مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصرؔ کی زیرادارت تیار ہوتا ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ایڈیشنل وکالت تصنیف لندن رقیم پریس اسلام آباد سے اس کی طباعت کا اہتمام کرتی ہے جبکہ ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن اس کی ترسیل کا کام انجام دیتی ہے۔

اس رسالہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے ارشادات عالیہ کے علاوہ اب تک دیگر مختلف سکالرز کے جو مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

احادیث نبویہ مبارکہ کا مقدس مقام۔ تحقیقی مقالہ: پادری وہیری کے قرآن مجید پر اعتراضات اور ان کا جواب، تحقیقی مقالہ: نقوش گم کردہ۔ حضرت عیسیٰ ناصری علیہ السلام کی حقیقی شباہت کی تلاش۔ سیرت نگاری اور سیرت و سوانح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ بنیادی مأخذ۔ تعارف کتاب: تاریخ ہندوستان۔ عربی زبان کا مقام دنیا کی دوسری زبانوں میں۔ چرچ کی سات بڑی غلطیاں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا شعور نبوت۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت و سوانح پر لکھی جانے والی کتب اور مقالہ جات مطبوعہ و غیر مطبوعہ۔ تعارف کتاب: The Ahmadiyya Movement, A History and Prospective۔ افغانیوں کا بنی اسرائیل ہونے کا دعویٰ تاریخی اور اثریاتی حقائق کی روشنی میں۔ تبّتی انجیل۔ تعارف کتاب: A new life of Jesus۔ اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق۔ Quranic Archaelogy: مصر کے آثار قدیمہ سے قرآن کی صداقت کا ایک ثبوت۔ تعارف کتب: واقعات کشمیر تاریخ کشمیر اعظمی۔ ٹیورین کی چادر پر تصویر کیسے آئی؟ ۔ مرہم الحوارین (Ointment of Jesus)۔ براعظم آسٹریلیا کے قدیم مذاہب۔ تعارف کتاب: وقائع سیر و سیاحت۔ تعارف کتاب: جان ڈیون پورٹ کی کتاب An Apology for Muhammad and the Koran۔ پرانے عہد نامہ کا عمومی تعارف اور استثناء کی کتاب پر ایک نظر۔ آغاز کائنات اور مذاہب عالم۔ چودہ صدیوں کی تاریخ اسلام میں لکھی جانے والی ایک لاجواب کتاب ''براہین احمدیہ''۔ پروفیسر وگلری کی کتاب An Interpretation of Islam کا تعارف۔ Crow: A very misunderstood Bird۔ ولادت مسیح کے قرآنی بیان کی عظمت۔ The Jesus Gatherer۔ تحریف انجیل۔ کشمیر میں بنی اسرائیل کی آبادی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیام کی تاریخی حقیقت۔

ان عنوانات سے قارئین اس رسالہ کی بلند پایہ علمی و تحقیقی حیثیت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ ان میں بعض موضوعات پر کئی اقساط میں مضمون شائع ہوئے ہیں۔

رسالہ کے حصول کے لئے اس کے پبلشر سے حسب ذیل ایڈریس پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

Addl. Wakalat-e-Tasneef
Islamabad
2 - Sheephatch Lane
Tilford, Farnham
Surrey, GU10 2AQ. UK

اگر آپ اس رسالہ کے لئے اپنے علمی و تحقیقی مضامین یا آراء بھجوانا چاہیں تو حسب ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

muwazna@gmail.com

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2012ء

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے آخری روز عالمی بیعت کی مبارک تقریب۔ تعلیمی میدان میں امتیاز حاصل کرنے والے احمدی طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم۔ جماعت کی ترقی، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور احباب جماعت کی خلافت سے محبت اور اخلاص کے ایمان افروز واقعات کے روح پرور بیان پر مشتمل حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب۔ نَو مبائع مردوں اور خواتین سے الگ الگ ملاقات، نَو مبائعین کے تأثرات، تیونس کے ممبر اسمبلی کے علاوہ ہنگری، مالٹا اور آئس لینڈ سے جلسہ پر آئے ہوئے وفود کی حضور انور سے الگ الگ ملاقات۔ احمدیوں کے خلافت سے والہانہ محبت اور اخلاص کے جذبات اور غیروں کے جلسہ کے متعلق نیک تأثرات کا تذکرہ

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

3 جون 2012ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور خطوط، رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔

عالمی بیعت

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے جہاں سب سے پہلے بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو MTA کے ذریعہ Live نشر ہوئی اور دنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدیوں نے مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر جرمنی، افغانستان، مراکش، موریطانیہ، لبنان، سوڈان، الجیریا، رشیا، کوسووو، بوزنیا اور سپین سے تعلق رکھنے والے 38 افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔ ان میں سے 22 مرد حضرات اور 16 خواتین تھیں۔ بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

اس کے بعد جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ والہانہ نعروں سے گونج اٹھی اور احباب نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے پیش کیا۔

بعدازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی سے پیش کیا گیا۔

تعلیمی میدان میں امتیاز حاصل کرنے والے احمدی طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والے خوش نصیب طلباء کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ڈاکٹر عمران خالد Ph.D. (Management) سو فیصد نمبروں کے ساتھ۔

2۔ ڈاکٹر محمد عطاء المنان حق Ph.D. (AeroSpace Engineering) سو فیصد نمبروں کے ساتھ۔

3۔ ڈاکٹر صہیب احمد Ph.D.(Brain Science) سو فیصد نمبروں کے ساتھ

4۔ حبیب طاہر بخاری (ماسٹرز آف سائنس)
5۔ طاہر احمد خان (ماسٹرز آف ایجوکیشن)
6۔ فخر احمد محمود (ماسٹرز آف سائنس)
7۔ فرحان محمود (ماسٹرز آف آرٹس)
8۔ حسنات احمد (ماسٹرز آف سائنس)
9۔ طاہر احمد غالب (ماسٹرز آف سائنس)
10۔ مبشر اللہ (ماسٹرز آف سائنس)
11۔ نسیم الدین خان (ماسٹرز آف سائنس)
12۔ وحید احمد (ماسٹرز آف سائنس)
13۔ مبشر عتیق (ماسٹرز آف آرٹس)
14۔ توصیف احمد راجپوت (ماسٹرز آف سائنس)
15۔ فاتح الدین (ماسٹرز آف سائنس)
16۔ ظفر احمد بھٹی (ماسٹرز آف سائنس)
17۔ شہاب ثاقب اعوان (میڈیسن Dentistry) سو فیصد نمبروں کے ساتھ
18۔ خالد ہیوبش Diploma(MBA)
19۔ رشید ریاض Diploma(MCS)
20۔ نجیب شاد Diploma (ماسٹرز)
21۔ رشید افضل Diploma(MBI)
22۔ محمد عرفان جنجوعہ Diploma (ماسٹرز)
23۔ محمود علوی Diploma (ماسٹرز)
24۔ سلطان محمود Diploma (ماسٹرز)
25۔ عثمان احمد مرزا (فارمیسی)
26۔ زاہد نواز Diploma (ماسٹرز)
27۔ منعم رزاق ڈوگر (بیچلر آف انجینئرنگ)
28۔ ہاشم احمد (بیچلر آف انجینئرنگ)
29۔ تنزیل طاہر احمد (بیچلر آف انجینئرنگ)
30۔ خالد محمود (بیچلر آف سائنس)
31۔ ولید احمد میاں (بیچلر آف سائنس)
32۔ عمر فاروق ناز (بیچلر آف سائنس)
33۔ عثمان مسعود ملک (بیچلر آف آرٹس)
34۔ محمد لقمان مجوکہ (بیچلر آف آرٹس)
35۔ Rouven Walter (بیچلر آف سائنس)
36۔ اظہر وسیم (اے لیول) 4 اے سٹار
37۔ عفان احمد غفور (اے لیول) 99 فیصد نمبروں کے ساتھ۔
38۔ عرفان احمد بھٹی (اے لیول) 99 فیصد نمبروں کے ساتھ۔
39۔ وقاص احمد (اے لیول) 99 فیصد نمبروں کے ساتھ۔
40۔ شہزاد منیر (اولیول) 96 فیصد نمبروں کے ساتھ

اختتامی خطاب

بعدازاں پانچ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''براہین احمدیہ میں اس جماعت کی ترقی کی نسبت یہ پیشگوئی ہے۔ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ (سورۃ الفتح:30) یعنی پہلے ایک بیج ہوگا کہ جو اپنا سبزہ نکالے گا۔ پھر موٹا ہوگا۔ پھر اپنی ساقوں پر قائم ہوگا۔ یہ ایک بڑی پیشگوئی تھی۔''

فرماتے ہیں: ''یہ ایک بڑی پیشگوئی تھی جو اِس جماعت کے پیدا ہونے سے پہلے اور اُس کی نشوونما کے بارہ میں آج سے پچیس برس پہلے کی گئی تھی۔'' (یعنی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ لکھا ہے اُس سے پچیس برس پہلے کی گئی تھی) فرماتے ہیں: ''ایسے وقت میں کہ نہ اُس وقت جماعت تھی اور نہ کسی کو مجھ سے تعلق بیعت تھا بلکہ کوئی اُن میں سے میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے یہ جماعت پیدا کر دی جو اَب تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے۔'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 241)

(حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کا مکمل متن بعد میں الفضل انٹرنیشنل کی کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا)

حضور انور نے خطاب کے بعد جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ مستورات کی حاضری 12 ہزار 429 ہے اور مرد حضرات کی 15 ہزار 794 ہے اور مہمان 854 ہیں۔ اس طرح کُل حاضری اللہ کے فضل سے 29 ہزار 77 ہے اور 45 ممالک کی نمائندگی ہے۔ حضور انور نے فرمایا میرا خیال تھا بہت تھوڑی تعداد آئے گی کیونکہ سکولوں میں چھٹیاں نہیں ہیں۔ لیکن ماشاءاللہ جرمنی والوں نے میرا اندازہ غلط ثابت کر دیا ہے۔

نغمے

بعدازاں افریقن احمدی احباب نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں دعائیہ نظم اور پروگرام پیش کیا۔ اس کے بعد جرمن احمدی احباب نے جرمن زبان میں دعائیہ نظم اور گیت پیش کیا۔ پھر جب عرب احباب کی باری آئی تو انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ کتاب تحفہ بغداد سے پیش کیا۔ یہ قصیدہ اپنے اندر غیر معمولی شان رکھتا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ قارئین کے لئے پیش ہے۔

اے میرے بھائی! حشر کے دن کو یاد کر اور آخرت کی طرف کوچ کرنے سے پہلے توبہ کرلے۔

اپنے دل سے ہر کینہ کو نکال ڈال اور اپنے نفس کو دشمنی کے زہر سے پاک کرلے اور گناہ کرنے کے وقت خدا کے قہر سے ڈر اور (گناہ سے) باز آجا، پھر ہدایت کے راستوں پر چل۔

اے شریفوں کی اولاد! میں قسم کھاتا ہوں کہ میں یقیناً بندوں کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔

اور اپنے سخی خدا کی طرف سے مجھے علم پر علم دیا گیا ہے اور پیالہ پر پیالہ دیا گیا ہے اور میرا محبوب ہر وقت مجھے اپنی نوازشوں کے لئے چن رہا ہے اور اپنے قریب کرتا اور میری مرادیں پوری کرتا ہے۔

پس لعنت کرنے والوں کی لعنت سے میں بدبخت نہیں ہوسکتا اور میری سچائی کا ڈنکا ضرور سب ملکوں میں بجے گا۔

اور بہت سے پیالے تو ہم نے پست زمین میں پیئے ہیں اور ایک دوسرا پیالہ ہم پہاڑ کی چوٹی پر پیئیں گے۔

اگر میری موت جہاد میں ہو تو میں اپنی ایسی موت اور قتل سے نہیں ڈرتا۔

اور ہم نے اپنے محبوب کو اپنی زندگی پر ترجیح دی ہے اور ہم پوری تیاری سے شہادت (حاصل کرنے) کے لئے کھڑے ہوگئے ہیں۔

اور تقویٰ کے ساتھ مرنے میں کوئی خسارہ نہیں، بلکہ انسان کا خسارہ تو فساد کی راہوں پر چلنے میں ہوتا ہے۔

اور جب مَیں ایک سورج کی طرف نکل کھڑا ہوا تو میرے دل سے نور کا ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔

الحمد للہ کہ ہمارا محبوب (خدا) ہمارے ساتھ ہے اور وہ میرے سامان کو کساد بازاری کا شکار نہیں ہونے دے گا۔

اور وہ مہربانی فرماتے ہوئے مجھے اپنے قریب کرتا اور مجھے

وصل کی شراب پلاتا ہے۔
اور بیشک قرآن کی ہدایت ہی میرا دین ہے اور میں تمہیں درست راستے کی طرف بلاتا ہوں۔
پس اگر تو چاہے تو دوستوں کی طرح (اپنی) خوشی سے اٹھ اور اگر چاہے تو تو دشمنوں میں جا بیٹھ اور بیشک دشمن لڑائی کے ارادے سے سامنے آ گیا اور ہم بھی مقابلے میں نکل کھڑے ہیں۔ پس اے میری قوم! میرے مدمقابل کو سامنے لا۔
اور خدا کے لئے نصیحت کرنا میرا فرض تھا اور میں نے اپنا فرض دوستانہ جذبات کے ساتھ پورا کر دیا ہے۔
(تحفہ بغداد۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 14,13)

اس کے بعد اردو زبان میں اطفال اور خدام نے مل کر ترانہ پیش کیا اور اس عہد کا اظہار کیا کہ ہم اپنے آقا کے ہر حکم پر لبیک کہیں گے اور آخر پر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء نے دعائیہ منظوم کلام کے ذریعہ اپنا سب کچھ اپنے ربّ کے حضور پیش کرنے کا عزم کیا۔

بڑے روح پرور ماحول میں یہ نظمیں اور ترانے پیش کئے جا رہے تھے۔ جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ہال نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل جذبات سے بھرے ہوئے تھے۔ اس حال میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے، اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نومبائعین سے ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جرمن، ترک، افغانستان، فرنچ ممالک اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے نومبائعین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے ان کا تعارف حاصل کیا۔

✿......ایک نومبائع نے عرض کیا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا احمدی ہونے کے بعد نماز سیکھو، پانچوں نمازیں پڑھو، قرآن کریم سیکھو اور قرآن کریم پڑھو، نماز میں جو سورۃ فاتحہ اور دیگر دعائیں پڑھی جاتی ہیں ان کے معانی سیکھو۔ روحانیت میں آگے بڑھو اور دینی تعلیم کو صحیح طرح سیکھو اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالو اور سچے احمدی بنو۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے احمدیت کو سچا سمجھ کر قبول کیا ہے۔ اس لئے دین کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر عمل کرو۔ جو احمدی ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتے ان کی طرف نہ دیکھو۔ آپ کے لئے اسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ پھر خلیفۂ وقت ہے۔ دوسرے لوگ نہیں ہیں۔

✿......ایک نومبائع نے عرض کیا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد میری والدہ کا مجھ سے تعلق اچھا نہیں تھا شدید مخالفت تھی۔ میں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی تو حضور انور کی دعا سے اب مخالفت کم ہوگئی ہے اور اب کافی بہتری ہے۔ اب میرے لئے حلال کھانا بنا دیتی ہیں جبکہ پہلے ایسا نہیں تھا۔

✿......آئیوری کوسٹ سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع نے بتایا کہ 1994ء سے فرانس میں ہوں۔ پہلے میں سنّی مسلمان تھا۔ آج بیعت کی تقریب میں بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوا ہوں۔ میں بڑی دیر سے حقیقی روحانیت کی تلاش میں تھا۔ جب نوجوان تھا تو جماعت احمدیہ کے بارہ میں سنا کرتا تھا۔ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ احمدیت ہی سچائی ہے۔ مَیں نے جلسہ دیکھا ہے اب دل چاہتا ہے کہ جہاں بھی جلسہ ہو وہاں شامل ہوں۔

✿......ملک بینن سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع نے سوال کیا کہ عالمی جنگ کب ہوگی؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جنگ کب ہوگی، نہیں بتا سکتا، نہ یہ کہتا ہوں کہ خداتعالیٰ نے بتایا کہ یہ تاریخ ہے یا کوئی سائن ہے۔ اگر لوگ اپنے آپ کو نہیں بدلیں گے اور یہ حالات لمبا عرصہ رہے تو پھر جنگ کا امکان ہے۔ جو سُپر پاورز ہیں وہ اپنا آرڈر اور اپنا ایجنڈا اپنی شرائط کے ساتھ جاری کرنا چاہتی ہیں تا کہ جو چھوٹے ملک ہیں وہ اپنا ردّعمل دکھائیں اور پھر جنگ ہو۔

حضور انور نے فرمایا مَیں نے یہاں ہفتہ کے روز اپنے خطاب میں بتایا تھا کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کن حالات میں ہوئی تھی۔ ایک تو اکانومک سچوایشن (Economic Situtation) تھی اور پھر دوسرے حالات تھے۔ اب جو حالات بن چکے ہیں اور پرابلم ہیں اگر حکومتیں یہ پرابلم گفت وشنید سے حل کریں، ان مسائل کا کوئی حل نکالیں، اپنے اختلافات دور کریں تو پھر یہ جنگ رک سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا پس آپ دعا کریں کہ (جنگ) نہ ہو۔ لیکن اگر ہوئی تو افریقہ محفوظ ہوگا۔

✿......فرانس سے ایک چیچن نومبائع بھی جلسہ جرمنی میں آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئے تھے اور وہاں دستی بیعت کی تھی۔ وہاں میں نے وعدہ کیا تھا کہ تبلیغ کروں گا۔ مَیں نے واپس آکر اپنے بیٹے کو تبلیغ کی۔ اب میرا اپنا بیٹا احمدی ہوگیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اچھی بات ہے۔ اپنے رشتہ داروں، قرابت داروں کو تبلیغ کرنے کا حکم ہے۔ اب اپنا حلقہ وسیع کریں اور دوسروں کو بھی تبلیغ کریں۔

اس نومبائع کا بیٹا بھی موجود تھا۔ حضور انور نے اس بچے سے دریافت فرمایا کہ والد کے ڈر سے احمدی ہوئے ہو؟ تو اس پر اس نے جواب دیا کہ مَیں خود اپنی مرضی سے احمدی ہوا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا اب تم نماز سیکھو اور قرآن کریم سیکھو۔ تم اپنے ابّا سے جلدی سیکھ سکتے ہو۔ اس پر والد نے بتایا کہ اس نے نماز سیکھ لی ہے۔ اب قرآن کریم سیکھ رہا ہے۔

✿......افغانستان سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے بتایا کہ ہماری فیملی کے چھ ممبرز ہیں ہم سب نے تین ہفتہ قبل بیعت کی ہے۔ ہمارا احمدیہ مسجد سے رابطہ تھا۔ ہم مسجد جاتے رہے۔ ہم نے احمدیوں کو حقیقی اور سچا مسلمان پایا تو بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوگئے۔

حضور انور نے فرمایا افغانستان کے مسئلے کا صرف ایک ہی حل ہے کہ افغانستان کو احمدی کرلو تو بچ جائے گا۔ میں آپ کے ملک کے لئے دعا کرتا ہوں۔

✿......ایک نومبائع پاکستانی نوجوان نے بتایا کہ میری بیعت کا موجب تکبیر چینل بنا ہے۔ تکبیر چینل مجھے MTA کی طرف لے آیا اور میں نے احمدیت میں صداقت دیکھی۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ فضل فرمائے۔

✿......ایک ترکش نوجوان نے بتایا کہ میری 21 سال عمر ہے۔ مَیں نے جامعہ میں جانا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

✿......الجزائر سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع نے بتایا کہ میرے والدین متشدد قسم کے سلفی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا سب سے بڑی چیز دعا ہے ان کے لئے دعا کرو۔ پھر موعظہ حسنہ کا استعمال کرو۔ خداتعالیٰ نے حکمت کے ساتھ قرابت داروں کو پیغام پہنچانے کی ہدایت کی ہے۔ دعا، حکمت اور صبر سے کام لیں۔

نومبائع نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے سے قبل مَیں بھی بڑی سخت طبیعت رکھتا تھا۔ احمدی ہونے کے بعد اب مَیں نے اس سختی پر غلبہ پا لیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے تو پھر یہ سلفی اتنے متشدّد کیوں ہیں۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ان سلفیوں کے لئے ہے صرف؟ باقی لوگوں کے لئے نہیں ہے۔ سلفیوں کے متشدّد ہونے کا صرف عرب سے تعلق نہیں وہ تو ہر ایک کو مارنا چاہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ چیز تو اب دعا سے ہوگی۔

✿......سپین سے 15 نو احمدیوں پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ایک عرب احمدی دوست نے بتایا کہ سلفی علماء جماعت کی تفاسیر سے متأثر ہیں۔ دل سے ان تفاسیر کے قائل ہیں لیکن اوپر سے اور باتیں بتاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان کو اپنی کرسی کی فکر ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ آج کسی کے پاس علم (قرآن) نہیں۔ پاکستان کے ایک بڑے عالم ہیں ایک دوست ان کے گھر گئے۔ ان کی لائبریری میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑی ہوئی ہیں۔ تفاسیر کی کتب ہیں۔ وہ مولانا صاحب کہنے لگے مَیں تو ان کتب سے پڑھ کر درس دیتا ہوں۔

✿......ایک نومبائع نے اپنی اہلیہ کے لئے دعا کی درخواست کی کہ اس کا آپریشن ہوا ہے۔ وہ تبلیغ بھی کرتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ صحت دے۔

✿......سپین سے تعلق رکھنے والے ایک عرب دوست نے عرض کی کہ عیسائی ہمیں کہتے ہیں کہ ہم آخری ہزار سال میں رہ رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آدم کی زندگی کا یہ آخری ساتواں ہزار سال چل رہا ہے۔ اسی میں قیامت کے آثار ہیں۔ دین نے پھیلنا ہے اور غالب آنا ہے۔ غالب کب آنا ہے، کیسے آنا ہے؟ صرف خدا ہی جانتا ہے۔

✿......ایک نومبائع طالبعلم نے سوال کیا کہ مجھے میوزک میں دلچسپی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس کو چھوڑ دیں۔ طالبعلم نے بتایا کہ ہسٹری میں بھی دلچسپی ہے۔ فرمایا ٹھیک ہے، ہسٹری لے لو، پھر اس کے بعد Law کرلو۔ یہ تمہارے لئے اچھا پروفیشن ہوگا۔

اس نوجوان نے بازار سے اَلَیْسَ اللّٰہ والی انگوٹھی خریدی تھی۔ اس نے حضور سے عرض کیا کہ حضور اس انگوٹھی کو متبرک کر دیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت یہ انگوٹھی اپنی انگلی میں پہنی اور اپنی الیس اللہ کی انگوٹھی کے ساتھ مس کر کے اسے واپس کر دی۔

✿......سپین کے ایک عرب نومبائع کھڑے ہوئے۔ امیر صاحب سپین نے ان کے بارہ میں بتایا کہ ان کے پاس کافی عرصہ سے کوئی ملازمت نہیں تھی۔ یہ ملازمت کی تلاش میں تھے۔ جلسہ پر آنے سے قبل ان کو ملازمت مل گئی اور مالک نے انہیں کہا کہ فلاں تاریخ سے حاضری دو اور کام شروع کرو ورنہ ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ یہ کام شروع کرنے کی تاریخ جلسہ جرمنی کے دنوں میں تھی۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اگرچہ بڑے عرصہ بعد، بڑی مشکل سے ملازمت ملی ہے لیکن میں جلسہ میں شمولیت کو ملازمت پر قربان نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ ملازمت چھوڑ کر جلسہ پر آ گئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کی مدد و نصرت فرمائے اور ثبات قدم بخشے۔

یہ تقریب آٹھ بجکر دس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں اور بڑے عمر کے بچوں کو قلم عطا فرمائے۔ تمام احباب نے شرف مصافحہ کی سعادت پائی اور فرط عقیدت سے اپنے پیارے آقا کے ہاتھوں کے بوسے لئے، سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔

نومبائع خواتین سے ملاقات

بعدازاں ایک دوسرے ہال میں نومبائع خواتین کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام ہوا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور قبول احمدیت کے حوالہ سے بعض باتیں پیش کیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔

یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karlsruhe سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔ آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ پچیس منٹ کے سفر کے بعد دس بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

4 جون 2012ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

تیونس کے ممبر اسمبلی سے ملاقات

سب سے قبل تیونس (Tunisia) سے آنے والے نیشنل اسمبلی کے ایک ممبر نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف نے ملک کے مخدوش سیاسی اور مذہبی حالات کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس وقت عوام میں ہیجان کی کیفیت ہے کہ کس قسم کا اسلامی قانون نافذ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان لوگوں کو ووٹ دینے والے عوام تھے۔ عوام ان کو اوپر لے کر آئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کے خلاف اوپر لے کر آئے تھے ان کے بارہ میں زیادہ ہیجان تھا۔

حضور انور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ آپ اعتدال پسند ممبر اکٹھے کریں اور اپنے ساتھیوں کی تعداد بڑھائیں۔

تیونس، مصر وغیرہ میں جو حکومتیں بدلی ہیں وہ بڑی طاقتوں کے ذریعہ بدلی ہیں۔ لیکن عوام نے ووٹ کا حق بڑی طاقتوں کی امیدوں کے الٹ دکھایا ہے۔ اب انتہا پسند اور شدت پسند مسلمان اوپر آ گئے ہیں۔ جب عوام ان کی شدت پسندی دیکھیں گے تو پھر دوبارہ کھڑے ہوں گے اور پھر تبدیلی ہوگی۔ اس لئے آپ انصاف پر رہتے ہوئے، حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے کام کریں اور اپنا حلقہ بنائیں اور حکمت کے ساتھ کام کریں اور اعتدال پسند لوگوں کو جمع کریں۔ اب آئندہ انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں نے ہی کرنا ہے۔ انشاءاللہ العزیز۔

حضور انور نے فرمایا: خداتعالیٰ نے آپ کو موقع دیا ہے سیاست میں آنے کا تو اب اس کا حق ادا کریں۔ انصاف پر قائم رہتے ہوئے انصاف پسندی کو قائم کریں۔ یہ ایک مسلسل جدوجہد ہے۔ اب روحانی اور سیاسی انقلاب آپ سے شروع ہونا ہے۔ خدا کرے کہ ایک دن صدر تیونس کے طور پر کھڑے ہو جائیں۔ ملاقات کے آخر پر حضور انور نے ان کو اَلَیْسَ اللّٰہ کی انگوٹھی عطا فرمائی۔

موصوف نے ملاقات کے بعد اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے بہت ہی لطف اور مزا آیا۔ مَیں بہت رویا کہ خلیفۂ وقت کے اس قدر قریب ہوں۔

حضور انور نے احمدیوں کی قربانیوں کے واقعات بیان فرمائے یہ سن کر میرا جسم لرز رہا تھا۔ تمام لوگ اس طرح مل رہے تھے کہ لگتا تھا کہ صدیوں سے ان کو جانتا ہوں۔ جو چیزیں MTA پر دیکھا کرتا تھا وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس قدر پیار مجھے لوگوں نے دیا کہ مَیں اپنے خاندان کو ہی بھول گیا۔

یہ دوست ہفتہ کی رات کہنے لگے کہ مَیں نے جلسہ گاہ میں ہی زمین پر سونا ہے تا کہ جلسہ کی ساری برکتیں حاصل کرسکوں اور صبح نماز تہجد بھی پڑھوں۔ جو لمحات مَیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گزارے ہیں انہیں تازندگی نہیں بھول پاؤں گا۔

ہنگری کے وفد سے ملاقات

اس کے بعد دس بجکر چالیس منٹ پر ملک ہنگری (Hungry) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ امسال ہنگری سے دس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

✵......وفد کے ایک ممبر Nagy Janos صاحب تھے جو Church of Enternal Life نامی مذہب کے سربراہ اور روحانی پیشوا ہیں۔ اس کی شاخیں ہنگری کے علاوہ ہمسایہ ممالک سلواکیہ اور مالٹا میں بھی قائم ہیں۔ موصوف اس کے علاوہ ہنگری میں قائم Confederation of Hungarian Small Churches کے سربراہ بھی ہیں۔

موصوف نے جلسہ کے موقع پر حضور انور کے تمام خطابات سنے اور دیگر علماء کی تقاریر بھی بغور سنیں۔ ایک دن سارا دن مردوں کے ہال میں موجود رہے۔ ان سے کہا گیا کہ اگر تھکان ہے تو آرام کرلیں۔ کہنے لگے کہ جلسہ کی تمام تقاریر کے عناوین اس قدر اہم ہیں کہ کسی کو چھوڑا نہیں جاسکتا۔ ہم یہاں جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہیں۔ آرام ہنگری جا کر ہی کریں گے۔

موصوف جب حضور انور سے ملاقات کے لئے آئے تو اپنے Formal کپڑوں میں ملبوس تھے جو وہ خاص شخصیات سے ملتے وقت پہنتے ہیں۔

حضور انور نے موصوف سے ان کی تنظیم اور ہنگری کے سیاسی حالات پر گفتگو فرمائی۔ موصوف نے حضور انور کو اپنی تنظیم کا خاص نشان Monogram اور ایک اعزازی سند پیش کی۔

✵......ایک عرب احمدی دوست سلیمان احمد صاحب بھی وفد میں شامل تھے موصوف نے بتایا کہ تین سال بعد جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ ایسا بڑا مذہبی اجتماع جس میں سب احمدی مسلمان بھائی بھائی ہیں مجھے عرفات کے نظارہ کی یاد دلاتا ہے۔

✵......ہنگری سے آنے والے، ہنگری کی قدیم ترین یونیورسٹی ELTE کے ایک طالبعلم Frigyes Reegn بھی تھے۔ انہوں نے جرمن زبان میں گریجوایشن کیا ہے کہنے لگے کہ میں نے کبھی ایسے لوگ نہیں دیکھے جو محض مذہب کی وجہ سے اس قدر لمبا سفر اور اس قدر خرچ کرکے صرف اپنی روحانی پیاس کے لئے وقت اور توانائیاں صرف کررہے ہوں۔ احمدی آج کی مادی دنیا میں ایک عجیب قوم ہیں اور آپس میں یہ تعلق کم ازکم ہنگری میں مفقود ہے۔

حضور انور کے دوسرے روز کے جرمن مہمانوں سے خطاب کے بعد کہا کہ واقعی امن عالم کے لئے جماعت کے پاس ایک واضح پروگرام ہے اور ان کا ایک لیڈر ہے جو ان کی راہنمائی کرتا ہے اور جماعت کی مساعی قابل قدر ہے۔

Frigyes Reegn صاحب کی والدہ Frigyesine Reegn بھی ساتھ تھیں۔ موصوفہ پیشہ کے اعتبار سے ٹیچر ہیں اور جرمن زبان پر عبور ہے۔ جلسہ کے تمام پروگراموں میں شامل ہوئیں۔ ملاقات کے دوران موصوفہ نے بتایا کہ حضور کے خطاب کے بعد احباب جماعت نے جس والہانہ انداز میں خلافت کی محبت میں نظمیں پڑھیں اور گیت گائے، واقعی جماعت اپنے خلیفہ کے لئے ایک انمول جذبہ رکھتی ہے اور خلیفہ بھی ان کے لئے ناقابل بیان جذبہ رکھتے ہیں۔ یہ الفاظ کہتے ہوئے ان کی آنکھیں نم تھیں۔ عشق ومحبت کے یہ نظارے کہیں نہیں دیکھے۔ فرط جذبات سے ان سے بات نہیں ہورہی تھی۔

✵......ہنگری کے وفد کی ایک ممبر Lisa Yaqoob صاحبہ تھیں۔ ان کے والد سوڈانی اور والدہ ہنگیرین ہیں۔ یہ والد کی وجہ سے خود مسلمان ہیں۔ موصوفہ جلسہ کے تمام پروگراموں میں شامل ہوئیں۔ حضور انور کا لجنہ کا خطاب بھی سنا، بے حد متأثر ہوئیں۔ کہنے لگیں کہ اس مادی اور جدید دنیا میں احمدی آج اسلام کی جو تصویر عملاً پیش کررہے ہیں وہ حیران کن ہے۔

موصوفہ نے حضور انور کو بتایا کہ جلسہ کا پروگرام ان کے لئے بہت Inspiring تھا۔ وہ واپس جا کر جماعت کے متعلق مزید مطالعہ کریں گی۔ حضور انور نے ان کے لئے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ''دیباچہ تفسیر القرآن'' کا مطالعہ تجویز فرمایا۔

✵......ایک دوست احمد مصطفیٰ صاحب کا تعلق غزنی افغانستان سے تھا۔ موصوف نے بتایا کہ ملکی حالات کی وجہ سے ہنگری ہجرت کی، کہنے لگے کہ میری خوش نصیبی ہے کہ حضور انور کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ حضور انور نے فرمایا کہ انہیں درثمین فارسی پڑھنے کے لئے دیں۔ حضور انور نے فرمایا ہمارا تو یہ عقیدہ اور مذہب ہے کہ ع

جان ودلم فدائے جمال محمدؐ است

ہنگری کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سوا گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مالٹا کے وفد سے ملاقات

بعدازاں ملک مالٹا (Malta) اور آئس لینڈ (Iceland) سے آنے والے وفود نے ملاقات کی سعادت پائی۔

✵......مالٹا سے مبلغ سلسلہ کے ساتھ دو زیر تبلیغ مہمان آئے تھے۔ ایک مہمان سمیر یوسف احمد محمد علی ابوحسین کا تعلق فلسطین سے ہے۔ موصوف حضور انور کو امیرالمومنین کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ موصوف نے حضور انور کو بتایا کہ وہ فلسطین کے رہنے والے ہیں اور مالٹا میں مقیم ہیں اور Diabetes Genetics پر ریسرچ کررہے ہیں اور پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر ہیں اور ریسرچ کے ساتھ ساتھ بطور ڈاکٹر پریکٹس بھی کرتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ جلسہ پر آکر بہت خوشی ہوئی۔ تمام دوست بہت ملنسار اور مدد کرنے والے تھے۔ ہمیں جو ماحول دیکھنے کو ملا وہ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ہے۔ ہمارے پاس اس ماحول کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔

موصوف نے بتایا Malta ٹیلیویژن پر احمدیت کے بارہ میں پروگرام دیکھ کر مبلغ سے رابطہ کیا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ عربی ڈیسک والوں سے رابطہ ہوا ہے اور گفتگو کا موقع ملا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ احمدیت کا لٹریچر مزید پڑھیں۔

✵......مالٹا سے آنے والے دوسرے زیر تبلیغ دوست گزم اللہ صاحب تھے۔ موصوف کا تعلق سوڈان سے ہے اور یہ اپنی فیملی کے ساتھ مالٹا میں مقیم ہیں۔ موصوف اپنے کاروبار کے ساتھ ساتھ لیبیا کے لئے اپنے ملک کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات کرکے بہت خوشی ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ ویسٹرن پاور کو اپنا ہاتھ نہ دیں۔ جو مغربی طاقتیں ہیں وہ امن سے رہنے دینا نہیں چاہتیں ان کا اپنا انٹرسٹ (Intrest) ہے۔

حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ جنوبی سوڈان میں قدرتی تیل کے زیادہ ذخائر ہیں۔ تاہم شمالی سوڈان قدرتی ذخائر سے مالا مال ہے۔ سوڈان میں سونا بھی پایا جاتا ہے۔ گزشتہ سال سوڈان نے ایک بلین ڈالر کا سونا فروخت کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا کیا فائدہ، اگر عوام کو کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ عوام تو نہایت غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اسلام نے عدل وانصاف کی جو تعلیم دی ہے وہ بہت حسین اور قابل عمل ہے اور اس تعلیم پر عمل کرکے ہی ان تمام وسائل سے صحیح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمام وسائل کی انصاف کے ساتھ تقسیم ہو اور تمام لوگوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔ شہریوں کے حقوق کا خیال رکھنا حکومت کا فرض ہوتا ہے۔ مگر حکمران اپنی ذمہ داری ادا نہیں کررہے۔

اس پر گزم اللہ صاحب نے کہا کہ حضور کا تجزیہ نہایت درست ہے اور بدقسمتی سے یہ ایک حقیقت ہے جس کی وجہ سے ہمارا ملک بھی باوجود بیشمار وسائل کے غربت میں بڑھا ہوا ہے۔

آخر پر دونوں مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آئس لینڈ کے وفد سے ملاقات

ملک آئس لینڈ (Iceland) سے سات افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔

✵......ان میں سے ایک احمدی نوجوان سرمد احمد ہانس (Hannes) کے والد Per Anders Hubner تھے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ سویڈش ہیں اور اپنے بیٹے سرمد احمد ہانس کے احمدی ہو جانے کی وجہ سے اور احمدیت میں دلچسپی کی وجہ سے جلسہ سالانہ میں شریک ہورہے ہیں۔ سرمد احمد کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے۔ اس کی اہلیہ عروج کے ہمارے گھر میں آنے سے جو ہمارے ذہنی خطرات تھے اس میں ایک زبردست تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ ہمارا بیٹا ہم سے جدا ہوگیا ہے۔ جبکہ ہمیں تو عروج کی شکل میں ایک بیٹی مل گئی ہے۔ اس طرح سرمد احمد ہانس کے بہن بھائی اور والدہ اور زیادہ قریب آ گئے ہیں۔ موصوف نے کہا جب میں نے شادی سے قبل پہلی دفعہ اپنی بہو کو دیکھا تو اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ پھر دوسری دفعہ شادی کے بعد دیکھا۔ بہو عروج سرمد بھی ساتھ تھی۔ اس کے میاں اچانک بیمار ہونے کی وجہ سے ملاقات کے لئے نہیں آسکے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس بہو کو اس کے لئے اور اس کے خاوند کے لئے اَلَیْسَ اللّٰہ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔

موصوف نے بتایا کہ مَیں نے حضور انور کی تقاریر سنی ہیں۔ ایک ہی وقت میں نعرے لگتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں سب اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں ہزارہا لوگوں کو کھانا دیا جاتا ہے یہ مسلمانوں کے لئے بہت اچھا امپریشن ہے۔

✵ آئس لینڈ کے وفد کی ایک ممبر Elin Loa Krisljanottir نے بتایا کہ وہ ڈنمارک یونیورسٹی میں اسلام کا مضمون پڑھ رہی ہے اور اسلام کے بارہ میں ریسرچ کررہی ہے اس کے مقالہ میں ایک Chapter احمدیت پر مخصوص ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ''دیباچہ تفسیر القرآن'' کا بھی مطالعہ کرو۔

✵......اس کے بعد Estonia سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان Alevey Matveev نے بتایا کہ آئس لینڈ میں مقیم ہوں اور 10 مارچ 2012ء کو بیعت کی ہے اور میں نے احمدیہ لٹریچر کا بہت مطالعہ کیا ہے۔ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ میں بہت متأثر ہوا ہوں۔ بہت لطف آیا۔ اب میں نماز سیکھ رہا ہوں اور والدین کو بھی تبلیغ کررہا ہوں۔ موصوف نے اپنا دینی نام رکھنے کی درخواست کی جس پر حضور انور نے اس کا نام ''فاتح احمد'' رکھا۔

آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

(باقی آئندہ)

✵✵✵✵✵

چندہ جلسہ سالانہ

حصہ آمد اور چندہ عام ادا کرنے والے احباب اپنی سالانہ آمد کا 1/120 (ایک سوبیسواں) حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ چندہ جلسہ سالانہ کی صورت میں ادا کرتے ہیں۔ اگر کسی دوست نے چندہ عام میں رعایت شرح حاصل کی ہو تو چندہ جلسہ سالانہ میں بھی اسی تناسب سے رعایت متصور ہوگی۔ اس کے لئے الگ درخواست دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔

چندہ عام کا چھ ماہ سے زائد کا بقایا دار شمار ہوتا ہے لیکن چندہ جلسہ سالانہ کا ایک سال سے زائد کا بقایا دار شمار ہوتا ہے۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

بقیہ: دورہ امریکہ از صفحہ نمبر 2

لیا اور موقع پر ہر سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا۔ لجنہ کی یہ میٹنگ آٹھ بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 25 فیملیز کے 136 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج یہ ملاقات کرنے والی فیملیز امریکہ کی جماعتوں Northern Virginia، Queens، Dallas، Silver Spring اور Potomac سے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے آئے۔

حضور انور نے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی سے قبل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ابھی مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح، شادی ایک ایسا فریضہ ہے جو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ جو صاحب حیثیت ہوں، جوان ہوں وہ ضرور شادی کریں۔ لیکن شادی صرف اس غرض سے نہیں کہ اس سے دنیاوی مقاصد پورے کرنے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو خطبہ نکاح میں پڑھی جاتی ہیں متعدد مرتبہ تقویٰ کے بارہ میں ذکر فرمایا ہے۔ پس ہمیشہ اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھنا چاہئے اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ رشتے جو قائم ہو رہے ہیں وہ خدا کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

ہمیشہ یاد رکھیں نہ لڑکا، نہ لڑکی، کوئی انسان بھی کسی بھی قسم کی غلطی سے پاک نہیں۔ ہر ایک میں برائیاں بھی ہوتی ہیں۔ اچھائیاں بھی ہوتی ہیں۔ کمیاں بھی ہوتی ہیں۔ کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ ہمیشہ وہی رشتے نبھتے ہیں، قائم رہتے ہیں، ان گھروں میں خوشی کے ماحول پیدا ہوتے رہتے ہیں جو ایک دوسرے کی غلطیوں اور کمزوریوں کو نظر انداز کریں اور اچھائیوں کو سامنے رکھیں۔

پس ہمیشہ یہ نئے قائم ہونے والے رشتے اور پرانے رشتے بھی اور ہر گھر اس بات کو یاد رکھے کہ ہم میاں بیوی نے ایک دوسرے کی اچھائیاں دیکھنی ہیں اور برائیوں پر نظر نہیں کرنی۔ پس اگر یہ چیز قائم رہے گی تو رشتے بابرکت ہوں گے۔ جو دوسرے کی غلطی نکالنی ہو تو ہمیشہ پہلے اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ مجھ میں کیا خوبیاں اور خامیاں ہیں۔ اگر اپنے جائزے آپ لیتے رہیں تو کبھی مسائل پیدا نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے اور ہماری جماعت میں بھی یہ پیدا ہو رہی ہے کہ بے صبری کی وجہ سے ایک دوسرے کی کمزوریاں دیکھنے کی وجہ سے رشتے ٹوٹتے چلے جا رہے ہیں۔

پس یہ رشتے قائم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بار بار تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ اسی لئے ہے کہ صرف دنیاوی خواہشات کو سامنے نہ رکھو بلکہ میری رضا کو سامنے رکھو اور جب یہ مقصد سامنے ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے بھی قائم رہیں گے۔

اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ ندرہ نور وحید صاحبہ بنت مکرم عبدالوحید صاحب کا نکاح عزیزم مسعود اقبال صاحب ابن مکرم ارشد اقبال صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ سلمیٰ جاوید صاحبہ بنت مکرم محمد انور جاوید صاحب کا نکاح عزیزم سید یاسر بن طلحہ ابن مکرم سید طلحہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

28 جون 2012ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

بالٹی مور آمد اور والہانہ استقبال

آج پروگرام کے مطابق بعد از دوپہر واشنگٹن ڈی سی سے بالٹی مور (Baltimore) اور پھر وہاں سے آگے Harrisburg کے لئے روانگی تھی۔ جہاں جماعت احمدیہ یو ایس اے کے 64 ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا تھا۔ واشنگٹن ڈی سی سے Harrisburg شہر کا فاصلہ 125 میل ہے۔ تین بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ بالٹی مور (Balti More) کیلئے روانہ ہوا۔

بالٹی مور میں مقامی جماعت نے دوران سال اپنے جماعتی سینٹر کے لئے ایک وسیع وعریض عمارت خریدی ہے۔ آج اس سینٹر کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

پچاس منٹ کے سفر کے بعد قریباً ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جماعت بالٹی مور میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچے اور بچیاں دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کر رہے تھے اور خواتین شرف زیارت پا رہی تھیں۔ بالٹی مور کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی پرانی جماعتوں میں سے ایک ہے۔ یہاں کے لوگوں میں غیر معمولی جوش اور جذبہ تھا۔ ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کہ آج ان کا پیارا آقا پہلی بار ان میں رونق افروز ہوا ہے۔

بالٹی مور میں ’’بیت الکریم‘‘ کا افتتاح

صدر جماعت بالٹی مور (Balti More) مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو اپنی لوکل عاملہ کے ممبران کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور اس کے مختلف حصے دیکھے۔

اس قطعہ زمین کا رقبہ ساڑھے چار ایکڑ ہے۔ جس میں چھ ہزار مربع فٹ کے رقبہ پر چار منزلہ عمارت بنی ہوئی ہے۔ اس میں دو ہال نما کمرے ہیں جن کو اکٹھا کر کے مسجد کی شکل دی جائے گی۔ اسی طرح دوسری منزل پر لجنہ کیلئے مسجد کا حصہ بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ لائبریری، دفاتر ہیں اور رہائشی حصہ کیلئے دس بیڈ روم اور چھ باتھ روم ہیں۔ بڑے کچن کی سہولت بھی میسر ہے۔ یہ مکمل عمارت 9 لاکھ ڈالر میں خریدی گئی ہے۔

آج حضور انور کے استقبال کیلئے جماعت کے بعض پرانے ابتدائی ممبرز بھی موجود تھے جنہوں نے 1950ء میں بیعت کی تھی۔ معائنہ کے دوران ایک پرانے ابتدائی احمدی حمزہ زین الدین صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت بالٹی مور (Balt more) کی آغاز سے لے کر اب تک کی تصاویر پر مشتمل ایک البم پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہیں کھڑے البم کی تصاویر کو دیکھا اور ابتدائی زمانہ کی تصاویر میں جو افریقن امریکن بچے بچیاں موجود تھیں حضور انور نے زین الدین صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ کہاں ہیں؟ تو زین الدین صاحب نے جواب دیا کہ معلوم نہیں ادھر ادھر ہو گئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ان کو تلاش کریں اور انہیں واپس لائیں۔

حضور انور کچھ دیر کیلئے دوسری منزل پر لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ نے شریف زیارت پایا اور اپنے پیارے آقا کا قرب انہیں نصیب ہوا۔

بعد ازاں حضور انور نیچے مردانہ حصہ میں تشریف لے آئے اور پرانے احمدیوں سے دریافت فرمایا کہ یہاں اس علاقہ میں سب سے پہلے احمدی کا نام کیا تھا۔ دو پرانے احمدی جنہوں نے 1950ء میں بیعت کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ سب سے پہلے احمدی کا نام عبدالکریم تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اس سینٹر کا نام ’’بیت الکریم‘‘ رکھیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور کچھ دیر کیلئے احباب میں رونق افروز رہے۔ اس موقعہ پر بعض احباب نے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

ہیرس برگ میں ورود مسعود

4 بجکر 55 منٹ پر یہاں سے Pennsylvania سٹیٹ کے مرکزی شہر Harrisburg کیلئے روانگی ہوئی اور ایک گھنٹہ 20 منٹ کے سفر کے بعد Harrisburg تشریف آوری ہوئی۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کی رہائش کا انتظام Sheraton ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ ہوٹل پہنچنے پر جماعت Harrisburg کی انتظامیہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

ہیرس برگ میں ’’مسجد ہادی‘‘ کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق ’’مسجد ہادی‘‘ Harrisburg کے افتتاح کی تقریب تھی۔ چھ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد ہادی کے لئے روانگی ہوئی۔ سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد ہادی تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب مرد، خواتین نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں نے حضور انور کی آمد پر خیر مقدمی نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ صدر جماعت Harrisburg مکرم محمد اکرم خالد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمارت کے بیرونی حصہ میں لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور پھر مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ جس کے ساتھ مسجد ہادی کا افتتاح عمل میں آیا۔

اس قطعہ زمین کا رقبہ ڈیڑھ ایکڑ ہے اور یہاں ایک وسیع وعریض دو منزلہ عمارت تعمیر شدہ ہے۔ عمارت کے مسقّف حصہ کا رقبہ 25 ہزار مربع فٹ ہے۔ قبل ازیں یہ ایک چرچ کی عمارت تھی۔ 2012ء میں مقامی جماعت نے اس کو خریدا۔ اگر آج یہ عمارت تعمیر کی جائے تو اس پر دس ملین ڈالرز سے زائد کی لاگت آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ عمارت صرف دو لاکھ 65 ہزار ڈالرز میں مل گئی۔

اس عمارت کی پہلی منزل پر ایک بڑا ہال ہے اور سٹیج بھی بنایا ہوا ہے اور اوپر ایک لابی بھی ہے۔ اس ہال میں ایک ہزار آدمی بیٹھ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہال مسجد کیلئے مخصوص کیا گیا ہے جس میں 150 لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے بالکل عقب میں سٹیج ہے جہاں مزید 150 لوگ بآسانی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح پہلی منزل پر ایک لائبریری بھی ہے۔ ایک بڑا ڈائننگ ہال ہے جہاں دو صد افراد بیٹھ کر کھانا کھا سکتے ہیں۔ کمرشل کچن بھی ہے۔ پہلی منزل پر مختلف دفاتر بھی ہیں۔

اس عمارت کی دوسری منزل خواتین کو دی گئی ہے۔ خواتین کے ہال میں تین صد خواتین نماز ادا کر سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ناصرات کیلئے ایک کلاس روم ہے۔ لجنہ کے آفسز ہیں۔ چھوٹے بچوں کیلئے ایک بڑا کمرہ ہے اور اس کے علاوہ دونوں منازل پر بیوت الخلاء اور باتھ رومز کی سہولیات حاصل ہیں۔ یہ عمارت Harrisburg شہر کے Uptown علاقہ میں واقع ہے اور بہت ہی موزوں حصہ میں ہے۔ اس کے تین اطراف سڑکیں ہیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور بعد ازاں لجنہ کے حصہ میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ہادی کے بیرونی لان میں ایک پودا لگایا۔ مسجد کے بیرونی حصہ کا معائنہ فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ مسجد کے اوپر ایک گنبد بنائیں۔ نیز جو بڑا مینارہ پہلے سے ہی موجود ہے اس کے چاروں کونوں میں چھوٹے سائز کے مینارے بنا دیں۔

یہاں سے روانگی سے قبل لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں یہاں سے روانہ ہو کر سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کیلئے، جلسہ گاہ State Farm Show Complex پہنچے جہاں مکرم وسیم حیدر صاحب افسر جلسہ سالانہ یو ایس اے نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

انتظامات جلسہ کا معائنہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سب سے پہلے لجنہ جلسہ گاہ میں انتظامات کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے

اور لجنہ کے انتظام کے تحت قائم شدہ مختلف شعبوں اور نظامتوں کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور سب سے پہلے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔لنگر خانہ کے معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ناظم لنگر خانہ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔ آج شام کیلئے ’’آلو گوشت‘‘ پکا ہوا تھا۔ حضور انور نے روٹی کا ایک لقمہ لے کر کھانے کا معیار دیکھا۔لنگر خانہ میں کام کرنے والے تمام کارکنان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف شعبوں کے دفاتر، انفارمیشن، استقبال، رجسٹریشن، باہر سے آنے والے مہمانوں کی Reception، گمشدہ اشیاء، پریس اینڈ میڈیا، ٹرانسپورٹ، طبی امداد، ہیومینیٹی فرسٹ، خدمت خلق، حاضری ونگرانی، سمعی بصری، MTA، جماعتی ویب سائیٹ اور دیگر مختلف دفاتر کے سامنے سے گزرتے ہوئے بک سٹور میں تشریف لے آئے۔ جہاں فروخت کیلئے بہت بڑی تعداد میں مختلف جماعتی کتب اور کتب کے مکمل سیٹ رکھے گئے ہیں۔ ان کتب کو ہزاروں کی تعداد میں ایک بڑے وسیع وعریض ایریا میں بہت عمدہ طریق سے ایک خاص ترتیب کے ساتھ رکھا گیا ہے۔اس بک سٹور کے باہر کے ایریا میں ایک بڑی نمائش بھی لگائی گئی ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ اس وقت دنیا بھر میں انسانیت کی، ضرورت مندوں کی، غرباء، یتامیٰ، مساکین کی جو خدمت مختلف میدانوں میں سرانجام دے رہی ہے اس کو بڑے بڑے چارٹس کی صورت میں، بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ اس نمائش میں ظاہر کیا گیا ہے اور مختلف ممالک میں جماعت کے رفاہ عامہ کے کاموں کو دکھایا گیا ہے۔گویا قرآن کریم کی انسانیت کی خدمت اور ہمدردی کی تعلیم کا عملی نمونہ اس نمائش میں ظاہر کیا گیا ہے۔

نمائش کے پاس سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اس حصہ میں تشریف لے آئے جہاں مہمانوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں بڑی تعداد میں میزیں لگائی گئی تھیں اور کئی ہزار افراد کے لئے کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر منتظمین نے بتایا کہ لوگ کھڑے ہو کر کھانا کھائیں گے۔لیکن بڑی عمر کے لوگوں اور بیماروں کیلئے ایک علیحدہ حصہ مخصوص کیا گیا ہے جہاں کرسیاں رکھی گئی ہیں۔

ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب
اور حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں سٹیج کے سامنے تمام افسران، نائب افسران اور ناظمین جلسہ سالانہ اپنے اپنے شعبوں کی تختی کے پیچھے اپنے اپنے معاونین کے ساتھ ایک انتظام کے تحت کھڑے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب افسران اور ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لے آئے اور ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مبلغ سلسلہ مکرم ظفر اللہ ہنجراء صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:۔

یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کا ایک اہم Event ہے اور آپ لوگ ایک عرصہ سے یہ جلسے منعقد کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت یافتہ ہیں اس لئے مہمانوں کی پوری مستعدی سے خدمت کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہر احمدی کو سیکیورٹی خود بجالانی چاہئے اور بڑی ہوشیاری کے ساتھ اپنے اردگرد کے ماحول پر پوری نظر رکھیں۔ ایک تو باقاعدہ سیکیورٹی کا انتظام ہے جن کی اس مقصد کیلئے ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔مگر آپ نے خود بھی سیکیورٹی پر اپنی نظر رکھنی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ گاہ کا تعارف

جماعت احمدیہ یو ایس اے کا یہ 64 واں جلسہ سالانہ Harriburg شہر میں State Farm Show and Expo Complex Center میں منعقد ہو رہا ہے۔یہ Complex ایک ملین مربع فٹ کے مسقف حصہ میں پھیلے ہوئے نو بڑے وسیع وعریض ہالوں پر مشتمل ہے۔جس میں جماعت نے پانچ ہال جلسہ کے انتظامات کیلئے حاصل کئے ہیں۔یہ سبھی ہال ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ایک بہت بڑے ہال میں مردانہ جلسہ گاہ بنائی گئی ہے اور اسی ہال کے ایک حصہ میں نمائش اور بک سٹور کے لئے ایک وسیع جگہ مخصوص کی گئی ہے اور ایک حصہ کھانا کھلانے کیلئے مخصوص کیا گیا ہے۔

ایک ہال میں خواتین کی جلسہ گاہ ہے اور ایک ہال میں کھانا کھلانے کا انتظام ہے۔جبکہ ایک علیحدہ ہال میں ان خواتین کے لئے انتظام کیا گیا ہے جن کے چھوٹی عمر کے بچے ہیں۔لنگر خانہ کیلئے ایک علیحدہ جگہ حاصل کی گئی ہے۔اس Complex کے پارکنگ ایریا میں ہزارہا گاڑیوں کے پارک کرنے کی گنجائش ہے۔

میڈیا کوریج

Harrisburg شہر کے اخبار The Patriot News نے جلسہ سالانہ امریکہ کے حوالے سے اپنے اخبار کی 24 جون 2012ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان سے خبر دی۔

Religious Leader to Open Convention

’’مذہبی راہنما جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمائیں گے۔‘‘

اخبار نے لکھا۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کے روحانی اور انتظامی سربراہ Harrisburg تشریف لا رہے ہیں۔حضرت مرزا مسرور احمد صاحب 29 جون سے یکم جولائی 2012ء تک ہونے والے جماعت احمدیہ امریکہ کے 64 ویں جلسہ سالانہ کی صدارت کریں گے۔

اس جلسہ میں 12 ہزار سے زائد امریکی مسلمان اور ایک ہزار غیر مسلم مہمانوں کی شمولیت متوقع ہے۔28 جون 2012ء کو امام جماعت احمدیہ Harrisburg میں ’’مسجد ہادی‘‘ کا افتتاح فرمائیں گے۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امریکہ کے دورہ کے دوران ہزاروں احمدی مسلمانوں سے ملیں گے۔اور اہم حکومتی رہنماؤں کے ساتھ امن وانصاف کے قیام کے حوالہ سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

واشنگٹن ڈی سی میں Rayburn House کی عمارت میں 27 جون 2012ء کو کانگریس اور سینٹ کے ممبران سے خطاب فرمائیں گے۔ Harrisburg میں 29 جون کو پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوگی۔اس کے بعد جمعہ وعصر کی نمازیں ایک بجے ادا ہوں گی اور جلسہ کا آغاز ہوگا۔

احمدیہ مسلم جماعت ایک بین الاقوامی انقلابی جماعت ہے جو 1889ء میں قائم ہوئی تھی اور دنیا کے دوسو ممالک میں اس کے کروڑوں ممبرز ہیں امریکہ میں احمدیہ مسلم جماعت 1920ء میں قائم ہوئی اور اس طرح یہ امریکہ کی سب سے پہلی مسلمان جماعت پہچانی جاتی ہے۔

احمدی مسلمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو جو 1908ء میں وفات پا گئے۔ ’’مسیح موعود‘‘ مانتے ہیں جن کے آنے کے بارہ میں پیشگوئیاں تھیں۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کا مظہر مانتے ہیں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

29 جون 2012ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر ہوٹل Sheraton کے ایک ہال میں جو نماز کی ادائیگی کیلئے حاصل کیا گیا تھا تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ اس ہوٹل میں جہاں حضور انور کا قیام ہے نیز اردگرد کے دوسرے مختلف ہوٹلز میں مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیمیلیز بڑی تعداد میں ٹھہری ہوئی ہیں۔آج حضور انور کی اقتداء میں قریباً ڈیڑھ صد سے زائد مرد و خواتین نے نماز فجر ادا کی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ امریکہ کے 64 ویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے انتہائی تاریخی اہمیت کا حامل تھا کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونق افروز ہو رہے تھے۔

پرچم کشائی

دوپہر 12 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کیلئے روانہ ہوئے اور ایک بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ پہنچے۔جلسہ گاہ کے بیرونی احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔یہ تقریب MTA انٹرنیشنل پر براہ راست Live نشر ہو رہی تھی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر یو ایس اے نے امریکہ کا قومی پرچم لہرایا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کے اغراض ومقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان ایام سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی اور اہم نصائح فرمائیں۔

(خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 20 جولائی 2012ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ 2 بجے تک جاری رہا اور MTA انٹرنیشنل پر دنیا بھر میں براہ راست Live نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ گاہ سے ہوٹل Sheraton کیلئے روانگی ہوئی۔ دو بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خواتین کی حضور انور سے اجتماعی ملاقات

آج پروگرام کے مطابق خواتین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماعی ملاقات تھی۔6 بجکر 50 منٹ پر ہوٹل سے روانہ ہو کر سات بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خواتین کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔خواتین اور بچیاں باری باری ایک قطار کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس سے گزرتیں، اپنے پیارے آقا کی خدمت میں سلام عرض کرتیں، اپنی تکالیف، مسائل اور پریشانیوں کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کرتیں، بچوں کے نیک اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کیلئے کہتیں۔بچیاں اپنے امتحانات اور تعلیم کے حصول میں کامیابیوں کیلئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کرتی رہیں۔تصاویر بھی ساتھ ساتھ بنائی جا رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑی عمر کی تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں کو قلم عطا فرماتے اور چھوٹی عمر کی بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرماتے۔ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔اس دوران مجموعی طور پر دو ہزار سے زائد خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے سینکڑوں کیمروں میں ملاقات کے اس لمحہ کو محفوظ کیا۔

تقریب آمین

خواتین سے اس ملاقات کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 47 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزہ زوہا ارائیں، تکریم جنجوعہ، نور النساء بخاری، روحان احمد، فیصل احمد، سفیر احمد، علینہ اختر، یاسمین نسیم، رضوان خان، ایان رحیم، محمد زیب، Maheen وقار، نور العرفان ربانی، آمنہ زیب، عریض احمد، سرمد قریشی، ملاحت محمود، سوہا وقار، بشیر ہمایوں، ارمغان احمد، ماہا احمد، Fizah احمد، Ebaad سہیل، تیمور عبد اللہ احمد، حاشر امین، ہالہ بھٹی، مبشر فاروقی، طاہر بھٹی، سحر خان، Fozaan نور، حانیہ خان، عمر ارسلان، نعمانہ لقمان، مریم الدین، انور احمد، حارث مظفر، نصر احمد، Fiza احمد Shayan تنویر، سدرہ مہار، وقاص احمد، امان چودھری، Izma سیدہ بخاری، رابعہ بٹر، Deya احمد، مراد مغل، حاشر جٹ۔

آمین کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بچوں اور بچیوں کا تعلق امریکہ کی درج ذیل جماعتوں سے تھا۔

Brooklyn, Austan, Albany, Alabaha سنٹرل ورجینیا، شکاگو ویسٹ، کولمبس Dayton,

Dallas، جارجیا Carolina, Hartford, Houston West, Houston, South, Hartford, نارتھ جرسی Miami, Long Island, La East Queens روچسٹر (Rochester) San Diego سیاٹل Syracuse, -Silicon, Valley (Seattle)

آمین کی تقریب کے بعد سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

✿......آج واشنگٹن اور امریکہ سے بیک وقت شائع ہونے والے اردو اخبار ’’ دنیا انٹرنیشنل ‘‘ نے اپنی 29 جون 2012ء کی اشاعت میں لکھا۔

’’ احمدیہ کمیونٹی کے سربراہ مرزا مسرور احمد کی امریکہ آمد۔ جلسہ سالانہ کی صدارت کریں گے ‘‘۔

مرزا مسرور احمد، احمدی جماعت کے انتظامی سربراہ ہیں وہ صدر اوباما سمیت دنیا کے متعدد راہنماؤں کو اسلام کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ انہیں بین الاقوامی امن کے قیام کیلئے اپیل بھی کر چکے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ 29 جون سے یکم جولائی تک پنسلوینیا کے شہر ہیرس برگ میں ہو رہا ہے۔ جہاں دس ہزار کے قریب زائرین شرکت کریں گے۔ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔

مرزا مسرور احمد کے خطبات کو جماعت کے اپنے سیٹلائٹ چینل کے ذریعہ دنیا بھر میں دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ واشنگٹن ڈی سی میں جماعت کی خوبصورت مسجد بیت الرحمٰن آجکل جماعت کے کارکنوں اور زائرین کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ جہاں پر احمدی جماعت کے سینکڑوں لوگ اپنے روحانی اور مذہبی پیشوا سے ملاقات کرنے کیلئے بڑے صبر کے ساتھ انتظار کرتے ہیں ‘‘۔

Harrisburg کے اخبار The Patriot News نے اپنی 29 جون 2012ء کی اشاعت میں لکھا۔

احمدیہ مسلم جماعت: اس ویک اینڈ (Week end) پر بارہ ہزار سے زائد مسلمان Harrisburg شہر میں اپنے عالمی لیڈر کو سننے کیلئے اکٹھے ہوں گے جو کہ اپنے مذہب میں اتنی ہی شہرت رکھتے ہیں جتنی پوپ رومن کیتھولک میں۔

امن اور عزت

احمدیہ مسلم جماعت کے راہنما جو کہ اپنے مذہب میں اتنے ہی ممتاز ہیں جتنے کہ پوپ رومن کیتھولک میں ،اس ویک اینڈ (Weekend) پر 12 ہزار سے زائد مسلمانوں سے State Farm Show Complex میں خطاب فرمائیں گے۔

آنجناب مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) آف لندن ، جو دنیا میں مسلمانوں کے سب سے بڑے فرقہ کے راہنما ہیں آج (بروز جمعہ) سے لے کر اتوار تک احمدیہ مسلم جماعت کے چونسٹھویں (64th) جلسہ سالانہ سے خطاب فرمائیں گے۔

لاس اینجلس کے امام شمشاد نے بتایا کہ ’’ یہ ہمارے ملک کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ جو حضرت اقدس اس ملک میں تشریف لائے ہیں۔ آپ کی موجودگی یقیناً تمام ماننے والوں میں جوش وولولہ پیدا کرتی ہے۔ آپ کی تعلیم دوسروں کیلئے امن، محبت، ہم آہنگی اور عزت کا پیغام رکھتی ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت یو ایس اے (USA) کے نمائندہ حارث ظفر نے اپنے لیڈر کی آمد کا موازنہ رومن کیتھولک کے اجتماع میں پوپ کی موجودگی کے ساتھ کیا اور بتایا کہ جلسہ سالانہ کا آغاز 2;45pm پر پرچم کشائی کے ساتھ کیا جائے گا۔ جس میں امریکہ اور اسلام کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔

مردوں کا افتتاحی اجلاس 4:30pm پر شروع ہو گا جس کے معاًبعد شام کا کھانا دیا جائے گا۔

’’ عورتوں اور مردوں کا انتظام دو الگ الگ ہالوں میں اسلام کی پردہ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے کیا گیا ہے ‘‘۔

امام شمشاد نے بتایا کہ ’’ اسلام عورت کو آزادی ضمیر دیتا ہے اسی لئے ان کے اجلاسات میں عورتوں ، بچوں اور معاشرے کے متعلقہ موضوعات پر بات ہوتی ہے۔ ‘‘

احمدیہ مسلم جماعت کی عورتوں کی نیشنل صدر صاحبہ نے بتایا کہ مرد وزن کے الگ الگ اجلاسات کی غرض حیا کو قائم رکھنا ہے جو کہ اسلامی تعلیم ہے تا کہ روحانی امور میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہو۔

بروز ہفتہ مرد وزن کے الگ الگ اجلاسات صبح 10 بجے سے 11:45am تک منعقد ہوں گے۔ جس کے بعد نماز اور طعام ہو گا۔ شام کے الگ الگ اجلاسات 4 بجے شروع ہو کر شام کے کھانے تک رہیں گے جو کہ 6 بجے ہو گا۔

بروز اتوار کو مردوں اور عورتوں کا اجلاس صبح 10 سے 11:20am تک اکٹھا ہو گا جس کے بعد حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب اپنا اختتامی خطاب فرمائیں گے اور اس کے بعد 12:40 پر نماز ادا کی جائے گی۔

اس جلسہ میں مسلمانوں کی نمازیں ادا کرنے کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جو کہ طلوع آفتاب سے قبل، دوپہر، سہ پہر، غروب آفتاب (کے بعد) اور رات کے وقت ادا کی جاتی ہیں۔

یہ جماعت جس کا نعرہ ہے ’’ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں ‘‘ اس کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے احمد (حضرت مرزا غلام احمد صاحب) کو دنیا میں مذہبی جنگوں کے خاتمہ، اخلاقیات کو دوبارہ قائم کرنے، امن اور انصاف کیلئے بھیجا ہے۔

احمدی مسلمان دہشت گردی، فساد اور نفرت کی تردید کرتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ ریاست اور مذہب دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اسی طرح عالمی انسانی حقوق اور اقلیتوں کے حقوق پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

امریکہ میں اکثریت سنی مسلمانوں کی ہے جو احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں کیونکہ احمدی مسلمان مسیح کے ماننے والے ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت جس کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی اب دنیا کے 200 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور اس جماعت کے ماننے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔

پینسلوینیا سٹیٹ کے گورنر کا خیر مقدمی خط

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی HarrisBurg آمد پر Pennsylvania سٹیٹ کے گورنر Tom Corbett نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کی خدمت میں اپنا خط بھجوایا۔ خط کا متن درج ذیل ہے۔

Commonwealth of Pennsylvania

Office of the Governor Harrisburg

گورنر

خوش آمدید

مجھے اس بات میں نہایت خوشی محسوس ہوتی ہے کہ آج مَیں آپ تمام احباب جماعت امریکہ کے ساتھ مل کر تمام لوگوں کو 64 ویں جلسہ سالانہ پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

احمدیہ مسلم جماعت کا اتحاد اور قوت آپ کے مذہبی اور اصلاحی راہنما ‘ (حضرت) مرزا مسرور احمد کی قائدانہ صلاحیتوں کا بیّن ثبوت ہے۔ مَیں آنجناب کا Commonwealth of Pennsylvania میں اس ملک کے سب سے قدیم اسلامی جلسہ سالانہ کیلئے استقبال کرنا اپنے لئے باعث عزت سمجھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ آنجناب عالمگیر انسانی حقوق کی اشاعت ، مذہبی اور دیگر اقلیتوں کی حفاظت ، عورتوں کو تعلیم دلانے اور با اختیار بنانے میں اپنی جماعت کی قیادت کرتے رہیں گے۔ مَیں آنجناب اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو اسلامی تعلیم کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے اور امن وسلامتی کا پیغام پھیلانے کیلئے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انسانی امداد کی کوششوں میں آنجناب کی جماعت نے ثابت کر دیا ہے کہ ہر قسم کی نسل، تمدن اور مذہب کی تفریقوں سے محبت اور امن بالاتر ہے۔

بطور گورنر، مَیں تمام پنسلوینیا کے باسیوں کی طرف سے کامیاب جلسہ منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اور تمام احمدی مسلمانوں کا مشکور ہوں جو امریکہ اور دنیا بھر میں امن ، وحدانیت اور انسانیت کیلئے ہر آن پُرعزم ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ اسی طرح متحد ہو کر اس مقصد کیلئے کامیابی حاصل کرتے چلے جائیں گے۔

(دستخط ومہر)

ٹام کاربیٹ۔ گورنر

30 جون 2012ء

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 3/اپریل 2012ء بروز منگل بمقام مسجد فضل لندن۔ بوقت 12:00 بجے دوپہر **مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کاہلوں (آف آکسفورڈ)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

29/مارچ 2012ء کو بعارضہ کینسر 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 60 کی دہائی میں یوکے آئے۔ آکسفورڈ جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے اور اس جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ آکسفورڈ کے مشن ہاؤس ’’ بیت الشکور ‘‘ کی خرید میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ اپنی پیرانہ سالی اور خرابی صحت کے باوجود آخر وقت تک نماز جمعہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ بہت نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

✿✿✿✿✿✿✿✿

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 17/اپریل 2012ء بروز منگل بمقام مسجد فضل لندن میں **مکرم عبد القدوس صاحب (آف موروڈن)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم 3/اپریل 2012ء کو ہارٹ اٹیک سے 38 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ گزشتہ آٹھ سال سے یوکے میں اسائلم کیس کے سلسلہ میں مقیم تھے اور مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے شعبہ عمومی میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بہت نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی فیملی ربوہ میں رہائش پذیر ہے۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم سید عبد الباقی رضوی صاحب (ابن مکرم سید عبد المومن رضوی صاحب)

31/مارچ 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت نواب سید محمد رضوی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ لمبا عرصہ تک سانس کی تکلیف دہ بیماری میں مبتلا رہے لیکن آخری وقت میں بھی جب ہوش آتا تو اشاروں سے نماز پڑھنے کی کوشش کرتے۔ انتہائی محبت کرنے والے اور ملنسار وجود تھے۔ اپنے تمام رشتہ داروں سے بھی محبت اور احسان کا سلوک کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم سید عطاء الواحد رضوی صاحب (مبلغ ماسکو) کے والد تھے۔

(2) مکرم میاں مختار احمد صاحب (معلم وقف جدید ربوہ)

23/جنوری 2012ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت میاں جان محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کو کچھ عرصہ ناصر آباد اسٹیٹ میں منشی کی حیثیت سے کام کرنے کا موقعہ ملا۔ تبلیغ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے نڈر اور فدائی احمدی تھے۔ سندھ میں ان کے خلاف تبلیغ کا مقدمہ قائم کیا گیا تو آپ تقریباً 11 دن سانگھڑ جیل میں اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم عبد الحمید صاحب (آف گوجرانوالہ)

23/مارچ 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 1974ء میں آپ کا گھر اور کاروبار لوٹ لیا گیا مگر آپ نے اس موقعہ پر بڑی استقامت اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ بہت عاجز، منکسر المزاج، محنتی مخلص اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے فدائی احمدی تھے۔ آپ نے اپنی آنکھیں بطور عطیہ پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد الیاس منیر صاحب (مربی سلسلہ کولون۔ جرمنی) کے ماموں تھے۔

(4) مکرم محمد یوسف صاحب (ابن مکرم حکیم سراج الدین صاحب درویش قادیان) فیصل آباد

6/فروری 2012ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے جماعت جنڈ والا میں 10 سال صدر جماعت اور اپنے حلقہ منصور آباد میں لمبا عرصہ سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نیک دعا گو، مالی قربانی کا جذبہ رکھنے والے، ہمدرد، اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبد الشکور صاحب (قائد مجلس جنڈانوالہ) کو 1987ء میں شہید کر دیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

✿✿✿✿✿✿✿

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

مسجد بیت الغفور ہیلز اوون (Hailsowen) (برمنگھم) کے افتتاح کی تقریب سعید

اس مسجد کے بننے سے لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف ہوگی۔ اشاعت اسلام کا جہاد اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک ہم اسلامی تعلیم کے مطابق اپنے نفسوں کا جہاد نہیں کریں گے۔

اس مسجد سے وہ نور نکلے گا جو سارے علاقہ کو روشن کردے گا۔ آج دنیا کو امن اور محبت کی ضرورت ہے۔

(مسجد بیت الغفور کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کا خطاب)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ)

غلبہ اسلام کے عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق جماعت احمدیہ ساری دنیا میں مساجد تعمیر کر رہی ہے کیونکہ مسجد خدا کا گھر ہے اور اس کے ساتھ مسجد تبلیغ اسلام کا مرکز ہوتی ہے۔ سال 2012ء یوکے کی تاریخ میں ایک نہایت اہم سال ہے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے یوکے میں چھ مساجد کا افتتاح فرمایا اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ انہیں مساجد میں سے ایک ہیلز اوون (Halesowen) برمنگھم کی مسجد ہے جس کے بابرکت افتتاح کی کارروائی ذیل میں درج ہے۔

مسجد بیت الغفور (ویسٹ برمنگھم) کے افتتاح کی تقریب سعید مورخہ 18 / مارچ 2012ء بروز اتوار عمل میں آئی۔ مسجد بیت المقیت والسال کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت بیگم صاحبہ واراکین قافلہ ساڑھے بارہ بجے دوپہر مسجد بیت الغفور کے احاطہ میں تشریف لائے جہاں دور ونزدیک سے آنے والے احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد اپنے پیارے امام کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھی جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل تھے۔ بچوں اور بچیوں نے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن کے ترانے کے ساتھ اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت یوکے، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن، مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈز، مکرم مولانا عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری، مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب مجوکہ صدر جماعت ویسٹ برمنگھم نے تمام جماعت کی نمائندگی میں حضور انور کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ تمام اراکین مجلس عاملہ کا حضور انور سے تعارف کروایا گیا۔ انہیں بھی حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔ سب سے پہلے حضور انور نے مسجد کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد مسجد کے احاطہ میں حضور انور نے زیتون کا ایک پودا بطور یادگار لگایا۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کے اندر تشریف لے گئے جہاں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔

مکرم مرزا مظفر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی جس کا ترجمہ مکرم وسیم شاہ صاحب نے پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب یوکے نے اپنی تقریر میں حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کیا کہ آپ اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ اس کے ساتھ ہی مقامی جماعت کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ جماعت 2004ء میں قائم ہوئی۔ اُس وقت اس کی تجنید 125 تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 200 ہوگئی ہے۔ اس جماعت کے افراد Halesowen، Quinto، Handsworth، Dudley اور Edgbaston کے علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

2008ء میں مسجد کے لئے ایک اور جگہ 185,000 پاؤنڈ میں خریدی گئی لیکن علاقہ کے بعض لوگوں اور بعض کونسلرز نے سخت مخالفت کی جس کی وجہ سے پہلے ہماری درخواست کونسل

نے دو دفعہ رد کردی لیکن پھر اپیل کرنے کے بعد ہمیں جگہ مل گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد یہ موجودہ جگہ مارکیٹ میں آئی اور محسوس کیا گیا کہ یہ جگہ پہلی جگہ سے کئی لحاظ سے بہتر ہے۔ اس لئے 19 / اکتوبر 2011ء کو یہ جگہ چار لاکھ پاؤنڈز میں خریدی گئی۔ 19 / اکتوبر کا دن اس لحاظ سے ایک تاریخی دن ہے کہ 1924ء میں اسی تاریخ کو حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس عمارت کو مسجد میں تبدیل کرنے پر دو لاکھ پاؤنڈز خرچ ہوئے۔ اس طرح کل لاگت چھ لاکھ پاؤنڈ ہوگئی۔ اب تک مقامی جماعت 370,000 پاؤنڈ اور مڈلینڈ ریجن کی دوسری جماعتیں ایک لاکھ پاؤنڈ جمع کر چکی ہیں اور اس مقصد کے لئے تمام احباب نے بڑھ چڑھ کر محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کی اور عورتوں نے اپنے زیورات بھی پیش کئے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

یہ عمارت میتھوڈسٹ عیسائیوں کا چرچ تھا جو 18 / مارچ 1909ء میں تعمیر ہوا۔ 103 سال تک عیسائیت کے لئے استعمال ہوتا رہا اور اب یہ عمارت خدا کے فضل سے خدائے واحد کی عبادت کے لئے استعمال ہوگی۔ یہ عمارت شہر کے وسط میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 1800 مربع میٹر ہے جس میں 600 مربع میٹر مسقف ہے۔ بالائی منزل پر مسجد ہے۔ جس کا رقبہ 300 مربع میٹر ہے۔ نچلے حصہ میں کثیر المقاصد ہال ہے۔ اس کا رقبہ بھی 300 مربع میٹر ہے۔ مجموعی طور پر 700 سے 800 افراد تک نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ ہال ہیں۔ دفاتر، کمرہ حفاظت، باورچی خانہ اور وضو کے لئے موزوں جگہیں موجود ہیں۔ مسجد کی عمارت کے ساتھ علیحدہ مربی ہاؤس ہے جو تین بیڈ رومز پر مشتمل ہے۔ اور اس میں تمام ضروری سہولتیں موجود ہیں۔ پارکنگ کے لئے موزوں جگہ موجود ہے۔ یہ مسجد بڑی شاہراہ M5 کے جنکشن 3 سے صرف ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ مسجد کی تیاری کے دوران مقامی احباب جماعت نے حصول برکت کے لئے ربوہ میں پانچ بکروں کا گوشت بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کروایا۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا احباب جماعت سے خطاب

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ ۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (البقرۃ: 219) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے جہاد کیا۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ صفت غفور کا متعدد جگہ قرآن کریم میں ذکر آیا ہے۔ اس آیت میں فرمایا ہے کہ ایمان لانے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت بھی کرتے ہیں اور جہاد بھی کرتے ہیں۔ لوگ ہجرتیں دنیا کی خاطر بھی کرتے ہیں لیکن بعض ہجرتیں دین کے لئے بھی ہوتی ہیں۔ اس زمانہ میں احمدی زیادہ تر دین کی خاطر ہجرتیں کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اپنے ملک میں عبادت کا حق نہیں تھا۔ آزادی سے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا حق چھین لیا گیا۔ مغربی ممالک کا بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں اپنے اندر سمولیا۔ عبادت کا حق دیا۔ آزادی سے زندگی بسر کرنے کا حق دیا۔ اس لحاظ سے یہاں کے لوگ ہماری دعاؤں کے حقدار ہیں کہ انہوں نے امن مہیا کیا۔ یہ بھی وسعت حوصلہ ہے کہ اپنے چرچ جو عبادت کے لئے استعمال نہیں ہو رہے تھے اور اپنا خرچ بھی پورا نہیں کر رہے تھے انہیں بغیر تعصب کے بیچ دیا۔ کل وولور ہیمپٹن میں جو مسجد کا

تک کامیاب نہیں ہوگا جب تک ہم اسلامی تعلیم کے مطابق اپنے نفسوں کا جہاد نہیں کریں گے۔ جس کی تشریح اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے۔ پس اب آپ نے تبلیغ اسلام کا جہاد کرنا ہے۔ اس علاقہ کے لوگوں نے بلاتعصب اپنی جگہیں عبادت کے لئے دی ہیں اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے اسلام کی حقیقی تعلیم ان لوگوں تک پہنچائیں اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ پھر فرمایا اگر ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ رحم بھی فرمائے گا اور کوتاہیاں بھی معاف فرمائے گا کیونکہ وہ غفور ہے۔ وہ واحد ہے وہ رحیم ہے۔ اس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہر شخص جو یہاں عبادت کے لئے آئے گا وہ اپنے اندر خدائے واحد کی صفت واحد کو جاری کرنے کی کوشش کرے گا اور اس علاقے کے لوگوں تک وحدانیت کا پیغام پہنچائے گا۔ خدا کرے ہم ایسا ہی کریں۔ پھر فرمایا یہ بھی یاد رکھیں کہ جب تک ہمارے دل ایک دوسرے کے لئے محبت اور پیار سے بھرے ہوئے نہیں ہوں گے اور ہم اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے نہیں ہوں گے ہم تبلیغ میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مسجد کا مقصد عبادت قائم کرنا اور اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔

حضور انور اپنے اس خطاب کے بعد لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے پُرجوش اسلامی ترانوں کے ساتھ اپنے امام کا استقبال کیا۔ بعد ازاں مسجد میں تشریف لاکر حضور انور نے احباب جماعت کے ساتھ تصاویر بنوائیں جو احباب کے لئے ایک قیمتی یادگار کے طور پر ہمیشہ محفوظ رہیں گی اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے بھی خلافت سے وابستگی کا ذریعہ ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد نماز ظہر و عصر حضور انور نے جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور انور نے میئر اور ممبران پارلیمنٹ سمیت معزز مہمانوں کو شرف ملاقات بخشا۔ اور اس کے بعد مہمانوں کے لئے خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔

مہمانوں کے لئے خصوصی تقریب

مسجد کے ایک ہال میں مہمانوں کے لئے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس کا آغاز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو غانین احمدی دوست Mr.Toby Mwanje نے کی۔ اور انگریزی ترجمہ

افتتاح ہوا ہے وہ جگہ بھی پہلے چرچ تھی اور آج یہاں جس مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے یہ بھی پہلے چرچ تھا۔ ان کے وسعت حوصلہ کی داد دینی چاہئے کہ خدا کو نہ ماننے والے خدا کی عبادت کے لئے جگہ دے رہے ہیں اور پہلے استعمال سے مختلف استعمال کے لئے جگہ دے رہے ہیں۔

پھر فرمایا جٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ ایک مال کا جہاد ہے۔ اس مسجد کو مال کے جہاد سے ہی خریدنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح ایک بڑا جہاد اشاعت اسلام کا جہاد ہے۔ اب اس جہاد کا بھی حق ادا کرنا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔ اس مسجد کے بننے سے ہی لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف ہوگی۔ اشاعت اسلام کا جہاد اس وقت

ایک انگریز احمدی دوست Dr.Ali Carmichael نے پیش کیا۔ مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈ نے حضور انور اور دیگر معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ اس مسجد کا نام حضور انور نے بیت الغفور عطا فرمایا ہے۔ جس کے معنے ہیں "بخشنے والے خدا کا گھر"۔ انہوں نے اس لحاظ سے بھی مہمانوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا کہ آج درزڈے ہے اور اس کے باوجود اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ویسٹ برمنگھم جماعت 2004ء میں قائم ہوئی۔ 2011ء میں یہ جگہ خریدی گئی جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی خصوصی دعاؤں اور امیر جماعت احمدیہ یوکے

کی خصوصی رہنمائی اور مکرم ناصر خان صاحب ، نائب امیر و سیکرٹری جائیداد کی انتھک محنت اور مقامی صدر مکرم ڈاکٹر مسعود احمد مجوکہ صاحب اور ان کی ٹیم کی غیر معمولی قربانیوں کا خاص دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے عطا فرمائے۔ انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ 1889ء میں قائم ہوئی اور اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور امام مہدی بنایا ہے۔ خدا کے فضل سے آج یہ جماعت 200 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ جماعت کی سب ترقی خلافت کے روحانی نظام سے وابستہ ہے۔ اور یہ مسجد بھی حضور انور کی خصوصی توجہ کا نتیجہ ہے۔ آخر میں انہوں نے ایک بار پھر سب معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

معزز مہمانوں کے خطابات

سب سے پہلے یورپین پارلیمنٹ کے ممبر Mr.Phil Bennion نے خطاب کیا اور حضور انور اور ساری جماعت کو مسجد کے افتتاح پر مبارکباد دی اور کہا کہ آپ کی جماعت ایک باعمل جماعت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تقریب میں شرکت میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے اور اس پر مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد Halesowen کے ممبر پارلیمنٹ Rt.Hon. James Morris نے خطاب کیا اور جماعت کا

شکریہ ادا کیا کہ انہیں اس اہم موقع پر شرکت کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے بہت سی مذہبی جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کیا ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کے ساتھ کام کرنے کا ایک خاص لطف محسوس ہوا۔ انہوں نے مقامی ایم پی کی حیثیت سے حضور انور کو اپنے علاقہ میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہا۔

اگلے مہمان مقرر کونسلر مائیکل ایون، میئر آف ڈڈلی (Dudley) تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے دعوت ملنے پر شکریہ ادا کیا۔ پھر کہا کہ ساری دنیا میں مختلف قسم کے مسائل ہیں اس لئے سب لوگوں کو مل کر کام کرنا چاہئے اور ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے اخبارات وغیرہ میں دیکھا ہے کہ آپ لوگ خیراتی کاموں کے ذریعہ لوگوں کی بہت خدمت کر رہے ہیں۔ نہ صرف اس ملک میں بلکہ دوسرے کئی اور ممالک میں بھی۔ یہ بات بہت قابل تعریف ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسلام کی یہ تعلیم کہ جو شخص اپنے ہمسائے کے ساتھ امن سے نہیں رہتا وہ خدا کے ساتھ بھی امن سے نہیں رہتا بہت اچھی تعلیم ہے۔

حضور انور کا خطاب

تشہد، تعوذ کے بعد حضور انور نے تمام مہمانوں کو السلام علیکم کی دعا دی اور پھر فرمایا مَیں سب سے پہلے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ آج کی دنیا میں عام طور پر لوگ مذہب میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ یوکے میں نیشنل اعداد و شمار کے مطابق 70 سے 80 فیصد لوگ ابھی تک مذہب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں لیکن 10 فیصد سے کم چرچ جاتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف لفظی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ کسی مذہبی تقریب میں شامل ہوتے ہیں وہ یا تو مذہب سے کچھ دلچسپی رکھتے ہیں یا خوش اخلاقی کی وجہ سے شرکت کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی مذہب کی ایک بنیادی تعلیم ہے۔ آپ کی شرکت اسلام کی صحیح تعلیم کو جاننے کی ایک کوشش ہے۔ اس لئے ہم آپ کی شرکت پر شکرگزار ہیں۔ ہماری جماعت کیا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا ایمان ہے کہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود اور مہدی ہیں۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی آمد کی پیشگوئیاں کیں۔ اسی طرح دوسرے مذاہب میں بھی آپ کے متعلق پیشگوئیاں موجود ہیں۔ آپ نے ان سب پیشگوئیوں کو پورا کیا۔ آپؑ ایسے وقت میں تشریف لائے جب دنیا کو ایک مصلح کی ضرورت تھی۔ آپ نے اپنی بعثت کے تین مقاصد بیان کئے ہیں جو آپ نے پورے بھی کئے۔ وہ مقاصد یہ ہیں۔

اوّل خدا اور بندے کا تعلق قائم کروانا جو عبادت اور خداتعالیٰ کی صفات پر ایمان لانے سے ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ کی صفات یہ ہیں کہ مثلاً وہ رب العالمین ہے اور قادر مطلق ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنے سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے اور اس مقصد کے لئے یہ مسجد بنائی گئی ہے۔

دوم خدا کی مخلوق کے حقوق ادا کئے جائیں اور یہ بات انسان کو سکھائی جائے۔ سب انبیاء اسی مقصد کے لئے آئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقصد کی تکمیل کی۔

سوم تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کیا جائے اور امن قائم کیا جائے۔

ان مقاصد کی مزید تفصیل یہ ہے کہ اوّل پہلا مقصد خداتعالیٰ کی عبادت ہے۔ عبادت سے انسان کو ہی فائدہ پہنچتا ہے اور اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ جب خداتعالیٰ کی رضا کے لئے عبادت کی جائے تو انسان خداتعالیٰ کے حقوق ادا کرتا ہے۔ اور خدا کی مخلوق کے بھی حقوق ادا کرتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو خدا کی عبادت کرتا ہے اگر وہ مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرتا تو اسے کوئی برکت نہیں ملے گی اسی طرح اسلام نے تمام انسانوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔

دوم قرآن کریم سورۃ آل عمران آیت 111 میں فرماتا ہے کہ سچا مومن وہ ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے۔ خود بھی اچھے اعمال کرتا ہے اور وہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتا ہے۔ نیز فرمایا کہ جبر جائز نہیں بلکہ اعلیٰ نمونہ کے ساتھ نیک تعلیم کو پھیلاؤ۔ اسی طرح سورۃ نمبر 51 آیت نمبر 20 میں غریبوں اور مساکین کے حقوق بتائے اور فرمایا سوالی کو ردّ نہ کرو۔ غریبوں کے حقوق دینے سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے ورنہ فساد ہی پھیلے گا اور اسی طریق سے انسان خدا کے بھی قریب ہوتا جاتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان ممالک میں اس تعلیم کے مطابق عمل کیوں نہیں ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حکمران ذاتی مفادات کے لئے کام کرتے ہیں اس لئے خداتعالیٰ کی طرف سے ایک مصلح کی ضرورت تھی جو انصاف قائم کرے اور اسی مقصد کے لئے جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ انسانیت کی خدمت کی شدید خواہش رکھتی ہے۔ ہماری جماعت محدود ذرائع کے باوجود بہت سے غریب ممالک میں سکول، ہسپتال اور یتیم خانے چلا رہی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ اگر ہمارے پاس اور زیادہ وسائل ہوں تو ہم مزید لوگوں کی خدمت کریں۔ جو لوگ ہم سے خدمت حاصل کر رہے ہیں ان کی اکثریت غیر احمدی ہیں۔

جہاں تک والدین کے حقوق کا تعلق ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف Mother's Day کے دن ماں کو ایک تحفہ دے دیا جائے بلکہ مستقل خدمت کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم والدین کے حقوق پوری طرح کبھی ادا نہیں کر سکتے۔ والدہ کا حق سب سے زیادہ ہے کیونکہ ماں بچے کے لئے حمل کے دوران اور بچپن میں غیر معمولی تکلیف اٹھاتی ہے۔ لہٰذا یہ بات غلط ہے کہ عورتیں کسی لحاظ سے کمتر ہیں۔

پھر ہمسائے کے حقوق ہیں۔ اگر ہم میں سے ہر ایک ہمسائے کے حقوق ادا کرے گا تو معاشرے اور ملک میں امن قائم ہو جائے گا۔ ہمسائے صرف وہ نہیں جو ہمارے گھر کے ساتھ رہتے ہیں بلکہ ساری دنیا ہمسایہ ہے۔ ایک حدیث نبویؐ کے مطابق ارد گرد کے چالیس گھر ہمسائے میں شامل ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے جن کے ساتھ کام کرتے ہو اور جن کے ساتھ سفر کرتے ہو وہ بھی ہمسائے ہیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جو بین الاقوامی امن کا ذریعہ ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا تیسرا مقصد تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں قرآن کریم میں صرف دفاعی جنگوں کی اجازت ہے۔ آغاز اسلام میں مسلمانوں پر جنگ مسلط کی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی جنگ شروع نہیں کی۔ آپ نے کبھی کوئی تعصب اور دشمنی نہیں دکھائی۔ آج کی دنیا میں مذہبی جنگوں کا کوئی جواز نہیں کیونکہ عام طور پر مذہبی آزادی ہے۔ ہمیں الفاظ اور عمل سے تبلیغ کرنی چاہئے اور یہی جہاد ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ بدی سے دور رہیں اور ہر ایک سے نیکی کریں۔ جو کچھ مَیں نے کہا ہے یہی صحیح اسلامی تعلیم ہے۔ مَیں نے صرف چند باتوں کا ہی ذکر کیا ہے۔ ہم احمدی مسلمان اسی اسلام پر عمل کرتے ہیں اور یہی اسلام پھیلاتے ہیں۔ اسی مقصد کیلئے ہم مساجد تعمیر کرتے ہیں کہ عبادت کو قائم کریں اور مثبت انسانی اقدار کو پھیلائیں۔ ہم سے کسی کو خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ یہ صرف الفاظ نہیں بلکہ عنقریب آپ سب اس تعلیم کا عملی مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی لیں گے۔ اسی مسجد سے وہ نور نکلے گا جو سارے علاقہ کو روشن کر دے گا۔ آج دنیا کو امن و محبت کی ضرورت ہے۔ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ کی تو دنیا کے مختلف ممالک جنگ کی لپیٹ میں آجائیں گے اور بالآخر عالمگیر جنگیں شروع ہو جائیں گی جس کی تباہی کا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ میری دعا ہے کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں اس تباہی سے محفوظ رہیں۔ آپ بھی دنیا کو اس طرف توجہ دلائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کام میں مدد فرمائے۔ آمین

خدمت انسانیت کے کاموں کے لئے چیک کی پیشکش

حضور انور نے اپنے خطاب کے بعد خدمت انسانیت کے کاموں کے لئے دو معزز مہمانوں کو چیک عطا فرمائے۔

پہلا چیک Collr. Michael Evan کو دیا گیا جو Dudley کے میئر ہیں۔ اس چیک کی مالیت 2500 پاؤنڈ تھی۔

دوسرا چیک Rt. Hon. James Morris کو دیا گیا جو Halesowen سے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ اس چیک کی مالیت بھی 2500 پاؤنڈ تھی۔

دونوں مہمانوں نے اور تمام دیگر حاضرین نے جماعت احمدیہ کے رفاہی کاموں میں بنی نوع انسان کی بلاامتیاز مذہب و ملت خدمت کو قابل قدر نمونہ قرار دیا اور اسے دلی جذبات کے ساتھ خراج تحسین پیش کیا۔

علاوہ ازیں تمام معزز مہمانوں کو قرآن کریم اور بعض اور اسلامی کتب کا تحفہ بھی حضور انور نے عطا فرمایا جس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آخر میں اجتماعی دعا کی گئی اور اس کے بعد تمام مہمانوں نے حضور انور سے انفرادی طور پر تعارف اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس طرح یہ انتہائی پُرشوکت اور بابرکت تقریب خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ تمام منتظمین اور شرکاء کو بہترین جزا عطا فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ہفت روزہ **الفضل انٹرنیشنل کا**

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

مرکزی سطح پر اردو اور انگریزی میں جاری ہونے والا واقفین نو کا تعلیمی و تربیتی سہ ماہی مجلّہ

’’اسماعیل‘‘

’’اگر ہماری زندگیاں قرآن وسنت کے مطابق اور اُن کی جو تشریح اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے اس کے مطابق گزریں تو تبھی ہم اپنے وقف کے عہد کو حقیقی طور پر نبھا سکتے ہیں۔ اور یہ تبھی ممکن ہوگا جب آپ ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق رکھیں گے اور خلیفہ وقت کی ہر نصیحت پر بھرپور عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور ہر بات کا مخاطب سب سے پہلے اپنے آپ کو سمجھیں گے۔‘‘

——— (رسالہ کے اجراء پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا واقفین نَو کے نام خصوصی پیغام)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وقف نَو کی مبارک تحریک میں شامل بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ ہے۔ آپ اپنے خطبات، خطابات اور مختلف مواقع پر ہونے والی وقف نَو کی کلاسز میں اس بارہ میں اپنی زرّیں ہدایات و رہنمائی عطا فرماتے ہیں۔ چند ماہ قبل حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد پر واقفاتِ نَو کے لئے مرکزی طور پر سہ ماہی رسالہ ’مریم‘ کا اجراء ہوا تھا۔ اور اب حضور انور کی ہدایت پر مرکزی طور پر واقفین نَو کے لئے ایک تعلیمی و تربیتی مجلّہ سہ ماہی ’’اسماعیل‘‘ جاری کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کا پہلا شمارہ اپریل تا جون 2012ء شائع ہوکر دستیاب ہے۔ اس مجلّہ کے نگران مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب انچارج شعبہ وقف نَو مرکزیہ لندن ہیں۔ یہ رسالہ اردو اور انگریزی زبان میں ہے۔ اس کے اردو حصہ کے مدیر مکرم محمود احمد ملک صاحب ہیں اور انگریزی حصہ کے مدیر مکرم وحید قریشی صاحب اور مینجر مکرم مسرور احمد صاحب ہیں۔ اور یہ رسالہ رقیم پریس اسلام آباد سے شائع ہوا ہے۔ یہ رسالہ خوبصورت کور ڈیزائن اور رنگین تصاویر سے بھی مزین ہے۔

اس رسالہ کے پہلے ایڈیشن میں قال اللہ تعالیٰ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رسالہ ’’اسماعیل‘‘ کے آغاز پر خصوصی پیغام بھی شامل ہے۔ ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی پیغام ہدیۂ قارئین ہے۔

....

رسالہ ’’اسماعیل‘‘ کے آغاز پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

’’بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصر

لندن
25-4-12

پیارے واقفینِ نَو
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ کا پہلا رسالہ حسن اتفاق سے اس وقت سامنے آرہا ہے جب اس تحریک کے 25 سال بھی پورے ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اس کا نام ’’اسماعیل‘‘ رکھا گیا ہے جو ان قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے دیں اور ایک وادی غیر ذی زرع میں اپنی زندگی گزاری اور دین کے لئے قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ اسی طرح ہر واقفِ نَو سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وقف نَو کے عہد کو جو اُن کے ماں باپ نے اُن کی پیدائش سے بھی پہلے کیا اور جس کی تجدید انہوں نے خود کی، اس کو اُس اعلیٰ معیار کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں گے جس کی مثال حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ہمارے سامنے رکھی اور اُن کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے اُن کی نسل سے اللہ تعالیٰ نے اس انسان کامل کو پیدا کیا جس نے عظیم روحانی انقلاب پیدا کیا اور جنگل کے رہنے والے بدّوؤں کو تعلیمیافتہ انسان بنایا اور پھر باخدا اور خدانما انسان بنادیا اور پھر انہوں نے بھی دین کی خاطر وہ قربانیاں دیں کہ جو اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھی جانے والی ہیں۔ وہ ایک باقاعدہ نظام میں شامل نہ ہونے کے باوجود ہر وقت اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف رکھتے اور ہر قربانی کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے۔

ہر وقفِ نَو جو عملاً وقف کے ایک باقاعدہ نظام میں شامل ہوتا ہے کہ نہیں یعنی جماعت کے مستقل کارکن کی حیثیت سے کام کرتا ہے یا نہیں وہ وقف زندگی بہرحال ہے اور اس کا ہر قول و فعل وقف زندگی کے اعلیٰ معیاروں کے مطابق ہونا چاہئے جس میں سب سے بڑی چیز تقویٰ ہے۔ اسے ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں کہ ہم نے تقویٰ پر قائم رہنا ہے اور ہر کام اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرنا ہے۔ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے اور قرآنی تعلیم پر غور وتدبر کرکے اس کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ہماری اصلاح کے لئے مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے اور جن کی بیعت میں آکر ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدّم رکھیں گے لیکن یہ ہم اس وقت تک حاصل نہیں کرسکتے جب تک کہ ہم اپنی زندگی کے ہر قول اور فعل کو قرآنی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تابع گزارنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر ہماری زندگیاں قرآن وسنت کے مطابق اور ان کی جو تشریح اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے اس کے مطابق گزریں تو تبھی ہم اپنے وقف کے عہد کو حقیقی طور پر نبھا سکتے ہیں۔ خاص طور پر اس معاشرے میں جہاں آزادی کا دور دورہ ہے اور آزادی کے نام پر اخلاقی بے راہ روی ہر جگہ عام نظر آتی ہے۔ اس میں ہم نے اپنے آپ کو ہر لحاظ سے سنبھال کر رکھنا ہے اور ایک نمونہ قائم کرنا ہے تاکہ دوسرے نوجوان بھی اور بچے بھی ہمیں دیکھ کر ہم سے نمونہ حاصل کریں۔ اور اس طرح ہم ہر احمدی بچے اور جوان کے لئے ایک نیک نمونہ بنتے ہوئے ان کی اصلاح کا موجب بننے والے ہوں۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور ارشادات کی روشنی میں حقیقی اسلامی نمونہ کے مطابق گزارنی ہیں اور یہ تبھی ممکن ہوگا جب آپ ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق رکھیں گے اور خلیفہ وقت کی ہر نصیحت پر بھرپور عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور ہر بات کا مخاطب سب سے پہلے اپنے آپ کو سمجھیں گے۔ اگر آپ یہ کرلیں تو آپ اس عہد کو نبھانے والے بنیں گے جو آپ نے بحیثیت وقف نَو خدا تعالیٰ سے کیا یا آپ کے والدین نے آپ کی پیدائش سے بھی قبل آپ کو وقف کرکے کیا۔ اللہ آپ کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین‘‘

....

اس رسالہ کا اردو حصہ 50 صفحات پر جبکہ انگریزی حصہ 46 صفحات پر مشتمل ہے۔ اردو اور انگریزی حصہ میں خلفاء کرام کے ارشادات و ہدایات کے علاوہ متعدد دلچسپ، مفید اور معلوماتی مضامین شامل ہیں۔ یہ رسالہ ہر واقف نَو کو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

اس رسالہ کے حصول کے لئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ کیا جاسکتا ہے:

Waqf-e-nau Department Central
16 Gressenhall Road,
London SW18 5QL, UK

سوچتا ہوں کہ کوئی تجھؐ سے بڑا کیا ہو گا
تُو اگر تُو ہے تو پھر تیرا خدا کیا ہو گا
مَیں غلاموں کے غلاموں کا اِک ادنیٰ خادم
مجھ سا قسمت کا دھنی کوئی بھلا کیا ہو گا
تجھ کو اللہ نے لَوْلَاک کی خلعت بخشی
مستحق اس کا کوئی تیرے سوا کیا ہو گا
میم کے پردے میں مستور ہے تیرا مسکن
نامہ لکّھوں تو بتا تیرا پتا کیا ہو گا
جب دَنٰی کا فَتَدَلّٰی سے ہؤا ہوگا ملاپ
فرق قوسین کے مابین رہا کیا ہو گا
جب ملاقات ہوئی ہو گی سرِ عرشِ بریں
دوست نے دوست سے کیا جانے کہا کیا ہو گا
جس نے مظلوم کی تقدیر بدل کر رکھ دی
زلزلہ ہوگا ، ترا اَشک گرا کیا ہو گا
جس کی ہیبت سے پہاڑوں کے بھی دل ہیں لرزاں
تجھ پہ اُترا جو سرِ غارِ حرا ، کیا ہو گا
تُو کہ اللہ کا سایہ ہے اے حسنِؐ کامل!
جو ترا سایہ ہے وہ تجھ سے جدا کیا ہو گا
تُو محمدؐ بھی ہے ، احمدؐ بھی ہے ، محمودؐ بھی ہے
تیری توصیف کا حق ہم سے ادا کیا ہو گا
تیرا احساں ہے کہ مَیں نعت لکھوں ، تُو خوش ہو
ورنہ مَیں کیا ہوں ، مرا لکھا ہؤا کیا ہو گا

(چوہدری محمد علی مضطرؔ عارفی)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت چودھری عبدالسلام خان صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 26 نومبر 2009ء میں مکرمہ ف جہاں صاحبہ نے اپنے والدین اور اپنے خاندان کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔

محترم چودھری عبدالسلام خان صاحب کی پیدائش پشاور میں ہوئی جہاں آپ کے والد ملازم تھے۔ پرائمری کرنے کے بعد آپ نے لاہور کے ہائی سکول میں داخلہ لیا۔ میٹرک میں تعلیم کے دوران ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی جب حضورؑ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ کچھ مطالعہ بھی کیا ہوا تھا چنانچہ کچھ عرصہ بعد (غالباً 1903ء میں) آپ قادیان گئے اور احمدیت قبول کرلی۔ آپ کے والد کٹّر اہل حدیث تھے۔ اُنہیں آپ کے قبول احمدیت کا علم ہوا تو انہوں نے خرچ بند کرنے کی دھمکی دی۔ چنانچہ آپؓ تعلیم چھوڑ کر قادیان چلے آئے اور یہاں قرآن و حدیث اور دینی علم حاصل کیا نیز طب کی تعلیم بھی حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے حاصل کرتے رہے۔

کچھ عرصہ بعد آپ اپنے گاؤں چلے گئے اور تبلیغ شروع کردی جس کے نتیجہ میں آپ کا سارا خاندان اور کئی دوسرے عزیز بھی احمدی ہوگئے۔ پھر آپ نے محسوس کیا کہ گاؤں میں مسلمانوں کا کوئی سکول نہیں ہے تو وہاں ایک سکول کھول لیا اور مسلمان لڑکیوں کو بھی تعلیم کی طرف توجہ دلانے لگے۔ اپنی زمین میں ایک وسیع عمارت لڑکوں کے سکول کے لئے بنوائی۔ غریب طلباء سے فیس نہ لیتے بلکہ کتب بھی مفت مہیا کرتے۔ آپؓ نے ایک دواخانہ بھی بنوایا جہاں مفت دوا دی جاتی۔

آپؓ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز کے بعد قریبی دیہات میں جاکر تبلیغ کرتے، نمازوں کی طرف اور علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے۔ واپس آکر دواخانہ میں مریض دیکھتے۔

پھر آپؓ نے ایک نائٹ سکول بھی کھول لیا جس میں دن کو مصروف رہنے والے کاشتکار آکر پڑھتے۔ کئی لڑکوں کو پڑھاکر آپؓ نے مڈل کا امتحان دلوایا اور پھر پٹواری بننے میں مدد کی۔ کئی فوج میں بھرتی کروائے۔

آپؓ بہت مہمان نواز تھے۔ اکثر دوسروں کو تحائف دیتے اور انعامات دیتے تاکہ لوگ تعلیم اور نماز پڑھنے میں دلچسپی لینے لگ جائیں۔

آپؓ نے صرف 48 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔ آپؓ کے دو بیٹے محترم چودھری عبدالرحیم صاحب کاٹھ گڑھی اور محترم چودھری عبدالرحمٰن صاحب کاٹھ گڑھی اُس وقت قادیان میں زیرِ تعلیم تھے چنانچہ مجھے بھی پھر قادیان جاکر اُن کے پاس رہنے اور پڑھنے کا موقع مل گیا۔ ہمارے تین بھائی اَور بھی تھے۔

مکرم چودھری محمد موسیٰ صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 25 نومبر 2009ء میں مکرم چوہدری محمد موسیٰ صاحب (سابق منشی احمدیہ سٹیٹس سندھ) کا مختصر ذکرِ خیر مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

مکرم چودھری محمد موسیٰ صاحب خلافت اولیٰ کے ابتدائی سالوں میں موضع شک لوہٹ ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ رواج کے مطابق واجبی سی تعلیم پائی اور کاشتکاری کا خاندانی پیشہ اختیار کیا۔ نماز روزہ کے شروع سے ہی پابند تھے۔ جوانی میں قدم رکھا تو خدمت دین کی امنگ پیدا ہوئی چنانچہ 1946ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر خود کو وقف کے لئے پیش کردیا۔ حضورؓ کی نگاہ مردم شناس نے آپ کو تحریک جدید کے زرعی فارم بشیر آباد سندھ میں بطور منشی واٹرکورس بھجوایا۔ آپ اس مشکل میدان میں پورا اترے۔ واٹرکورس منشی کا کام خاصا محنت طلب ہوتا ہے۔ روزانہ چار پانچ سو ایکڑ رقبہ کا پیدل دورہ، ایک ایک مزارع کے پاس جاکر اس کے کام کو چیک کرنا اور مناسب ہدایات دینا۔ اس کے ساتھ ساتھ تیار فصل کی نگہداشت وغیرہ کرنا۔ تاہم خاندانی تجربہ اور خدمت کا جذبہ تھا کہ آپ نے اس فرض کا خوب حق ادا کیا۔

چودھری محمد موسیٰ صاحب کا قابل رشک وصف مالی قربانی تھا۔ موصی ہونے کے علاوہ ہر مالی تحریک میں بھی پیش پیش ہوتے تھے۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں میں تو حیران کن حد تک اپنی ظاہری حیثیت سے بڑھ جاتے تھے۔ غالباً 70ء کی دہائی میں ایک دفعہ دفتر نظارت مال کی طرف سے جواب طلبی ہوگئی کہ آپ کا الاؤنس ڈیڑھ صد روپے سے بھی کم ہے، چار پانچ افراد کے آپ کفیل ہیں جبکہ صرف تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ پانچ چھ صد روپے کے درمیان ہے۔ اپنے ذرائع آمد کی تفصیل مرکز کو بھجوائیں۔

دراصل احمدیہ سٹیٹس میں کارکنان کو ایک سہولت جانوروں کے چارہ کے لئے ایک ایکڑ زمین کی حاصل تھی۔ آپ اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے تھے اور ہر سال ایک بھینس گھر کی تیار ہوجاتی تھی جو اچھے داموں فروخت ہوجاتی۔ چندوں کے لئے مرحوم نے یہی دو ذرائع مخصوص کر رکھے تھے۔

جب ریٹائر ہوئے تو رضاکارانہ طور پر چندوں کی وصولی کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔

15 فروری 1997ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کے دو بیٹے ہیں جن میں سے ایک مکرم سلیم احمد صاحب تحریک جدید کے کارکن ہیں۔

مکرمہ نمود سحر صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 11 دسمبر 2009ء میں مکرم ندیم احمد مجاہد صاحب اپنی مرحومہ بہن مکرمہ نمود سحر صاحبہ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ ماں کے روپ میں ایک استاد اور شفقت کا مجسمہ تھی۔ اچھی مقررہ تھی اور لجنہ کے کاموں میں خوب حصہ لیتی۔ ادبی ذوق رکھتی تھی۔ اپنی وفات سے دو تین ماہ قبل اپنی بہن کو کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سفید کاغذ میں ایک خط آسمان سے آیا ہے اور اس پر لکھا ہوا ہے کہ 24-08-2008 کو اللہ میاں نے بلایا ہے۔ اس پر بہن نے ڈانٹا کہ کیوں ایسی باتیں کرتی ہو! ۔ اس کی وفات چاند کے مہینہ کی 24 تاریخ کو ہوئی۔

اُسے خدا پر بہت توکّل تھا۔ اس کے بیٹے کے پیدا ہونے کا واقعہ بھی توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثال ہے۔ اس کی ڈاکٹر اس کو کہتی تھی کہ آپ کے ہاں بیٹی ہوگی۔ یہ ڈاکٹر کو کہتی تھیں کہ نہیں میں نے تو اپنے خدا سے بیٹا مانگا ہے وہ مجھے بیٹا ہی دے گا۔ ڈاکٹر سمجھاتی کہ آجکل میڈیکل سائنس بہت ترقی کرچکی ہے اور یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہوتا کہ بیٹا ہوگا یا بیٹی۔ لیکن اس کو اصرار یہی ہوتا تھا کہ اللہ قادر ہے۔ اس بحث و مباحثے میں ان کی ملاقات ختم ہوتی تھی۔ جس دن اللہ نے نمود کو بیٹے سے نوازا تو ڈاکٹر حیران رہ گئی اور بے اختیار کہا کہ آپ کا خدا جیت گیا اور میری سائنس ہار گئی۔ یہ بات ہسپتال میں بہت مشہور ہوئی اور ہسپتال میں موجود کئی دیہاتی عورتیں خاص طور پر نمود سے ملنے آئیں اور حیرت کا اظہار کیا کہ آجکل کے دور میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کا خدا پر اتنا پختہ ایمان ہوتا ہے۔

مکرم رانا ظفراللہ خانصاحب کاٹھگڑھی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18 دسمبر 2009ء میں مکرم رانا ظفراللہ خانصاحب کاٹھگڑھی کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے مکرم عبدالسمیع خان صاحب (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر) لکھتے ہیں کہ رانا ظفراللہ خاں صاحب ولد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب 12 نومبر 2009ء کو ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد 67 سال کی عمر میں انتقال کرگئے۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

آپ بچپن میں ہی والد کے سایہ سے محروم ہوگئے تھے۔ تعلیم بھی باقاعدہ حاصل نہ کرسکے۔ تاہم دین کے ساتھ بہت لگاؤ تھا۔ نماز پنجوقتہ باجماعت ادا کرتے اور راستہ میں بلند آواز سے نماز کا اعلان بھی کرتے جاتے۔ اپنی کمزوری کے باوجود ایک معذور بزرگ کو پکڑ کر مسجد لاتے اور واپس چھوڑ کر آتے۔ ثواب کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ جماعت کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہتے۔

آپ موصی تھے۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے۔ بڑی فکرمندی سے اپنی زندگی میں مکان کی قیمت تشخیص کرائی اور مکمل حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کردیا۔ محلّہ کی مسجد میں بطور خادم بھی خدمت کی توفیق پائی، بڑی تندہی سے کام کرتے۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے چھوڑے ہیں۔

محترمہ فرزنداں بی بی صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23 نومبر 2009ء میں مکرم مقدّس احمد صاحب اپنی والدہ محترمہ فرزنداں بی بی صاحبہ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مرحومہ 26 جون 2009ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

آپ جوانی سے ہی پنجوقتہ نماز باجماعت اور نماز تہجد کی پابند تھیں۔ گاؤں کی بہت سی احمدی اور غیراحمدی بچیوں کو آپ نے قرآن کریم پڑھایا۔ جمعہ باقاعدہ مسجد جاکر پڑھتیں۔ روزے ہمیشہ رکھتیں۔ وفات 76 سال کی عمر میں ہوئی اور اُس سے ایک سال پہلے بھی سارے روزے رکھنے کی توفیق پائی۔ مالی تحریکات میں خوب حصہ لیتیں۔ اپنا بہت سا زیور بھی پیش کرنے کی توفیق پائی۔

آپ محترم محمد عبداللہ وینس صاحب سکنہ پیروشاہ (نزد قادیان) کی بیٹی تھیں۔ مکرم غلام حسن صاحب سکنہ گنڈا سنگھ والا سے شادی ہوئی۔ بہت بہادر خاتون تھیں۔ پاکستان آتے وقت آپ کے قافلہ پر سکھوں نے حملہ کردیا اور آپ کے والد کو آپ کی نظروں کے سامنے برچھی گھونپ کر شہید کردیا۔ آپ کی عمر اُس وقت صرف چودہ سال تھی لیکن آپ نے اپنی چھوٹی بہن کا بازو مضبوطی سے تھاما اور پوری طاقت سے وہاں سے بھاگ اٹھیں۔ جب آگے جاکر سب لوگ جمع ہوئے تو آپ نے اپنے والد کی شہادت کا بتایا۔

مکرم چودھری عبدالحئی چیمہ صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 19 دسمبر 2009ء میں مکرمہ ارشاد صاحبہ اپنے والد محترم چودھری عبدالحئی چیمہ صاحب کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ آپ قریباً 1916ء میں چک نمبر 46 شمالی ضلع سرگودھا میں حضرت چودھری حکم دین چیمہ صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے اور 24 مئی 2009ء میں وفات پائی۔

آپ بہت ملنسار، دعاگو، باجماعت نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ نماز باقاعدگی سے مسجد میں جاکر ادا کرتے۔ درود شریف اور تسبیحات کا ورد کرتے رہتے۔ اپنی جماعت کے سیکرٹری مال تھے۔ مؤذن بھی تھے اور امام الصلوٰۃ بھی۔ تمام چندہ جات کی ادائیگی بروقت کرتے تھے۔

آپ دو ماہ بیمار رہے اور اپنی وفات سے تین دن پہلے آپ نے خواب میں دیکھا کہ سفید گھوڑوں والے میرے پاس آئے ہیں اور میں نے ان کے ساتھ جانے کی اجازت لے لی ہے۔ صبح آپ نے یہ خواب سنائی اور فرمایا کہ اب میں تھوڑے دن آپ کے پاس ہوں۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے، چار بیٹیاں چھوڑے ہیں۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 25 جولائی 2009ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

شبِ تاریک کے پردوں سے سحر ہو جائے
میرے مولیٰ مرے گلشن پہ نظر ہو جائے
دور ہو جائیں مرے گھر سے بلائیں ساری
اس کا ہر شہر محبت کا نگر ہو جائے
ختم ہو جائیں سبھی کذب و ریا کی باتیں
حسن و احسان ہے کیا سب کو خبر ہو جائے
کوئی تدبیر کریں دورِ خزاں اب جائے
اس گلستاں پہ بہاروں کا اثر ہو جائے
اے مرے دیس تیری مانگ ستارے سے سجے
تیرا ہر ذرہ حسیں لعل و گہر ہو جائے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

7th September 2012 – 13th September 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 7th September 2012

00:00 Tilawat
00:30 Jalsa Salana Germany: address delivered by Huzoor on 25th June 2011
01:25 Jalsa Salana UK 2012 Inspection
03:40 Tarjamatul Qur'an Class: rec. on 26th February 1996
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 18th November 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Baitul Mujeeb Mosque Foundation Stone Ceremony: in Brussels, Belgium
07:20 Rah-e-Huda
09:00 Jalsa Salana UK 2012 Inspection
11:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
12:00 Live Friday Sermon: delivered by Huzoor live from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
13:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
15:25 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the flag hoisting ceremony and opening address delivered by Huzoor
17:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
19:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
23:25 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the flag hoisting ceremony and opening address delivered by Huzoor [R]

Saturday 8th September 2012

01:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
04:00 Friday Sermon: rec. on 7th September 2012
05:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:50 Friday Sermon [R]
08:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
09:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session
11:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including Huzoor's address from the ladies' Jalsa Gah
12:30 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
13:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
14:30 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including an address delivered by Huzoor
17:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
19:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
20:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session [R]
22:00 Repeat of proceedings from Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including Huzoor's address from the ladies' Jalsa Gah [R]
23:30 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]

Sunday 9th September 2012

00:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
01:30 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including an address delivered by Huzoor
04:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
06:00 Tilawat
06:30 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
08:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
09:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session
11:40 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the international Bai'at ceremony
14:30 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the concluding session and concluding address delivered by Huzoor
17:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including a wrap up from the Jalsa Gah
19:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
20:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session [R]
22:40 Repeat of proceedings from Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the international Bai'at ceremony [R]
23:40 Repeat of proceedings from Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]

Monday 10th September 2012

01:30 Repeat of proceedings from Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the concluding session and concluding address delivered by Huzoor
04:00 Repeat of proceedings from Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including a wrap up from the Jalsa Gah
06:00 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
07:00 Friday Sermon: rec. on 7th September 2012
08:00 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
10:25 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the opening address delivered by Huzoor
12:00 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
14:00 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
15:00 Friday Sermon [R]
16:00 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
18:00 Friday Sermon [R]
19:00 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
21:25 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the opening address delivered by Huzoor [R]
23:00 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]

Tuesday 11th September 2012

02:00 Friday Sermon: rec. on 7th September 2012
03:00 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
05:00 Friday Sermon [R]
06:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
07:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session
09:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the address delivered by Huzoor from the ladies'Jalsa Gah
10:30 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
12:30 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including an address delivered by Huzoor
15:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
17:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
18:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session [R]
20:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the address delivered by Huzoor from the ladies'Jalsa Gah [R]
21:30 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
23:30 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including an address delivered by Huzoor [R]

Wednesday 12th September

02:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
05:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session
06:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
07:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session
09:40 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the international Bai'at ceremony
10:40 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
12:30 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the concluding session and concluding address delivered by Huzoor
15:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including a wrap up from the Jalsa Gah
17:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
18:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session [R]
20:40 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the international Bai'at ceremony [R]
21:40 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
23:30 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the concluding session and concluding address delivered by Huzoor [R]

Thursday 13th September 2012

02:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including a wrap up from the Jalsa Gah
04:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
05:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Qur'an
07:00 Pan African Dinner 2011: with Huzoor
08:15 Beacon of Truth
09:15 Tarjamatul Qur'an class: rec. on 27th February 1996
10:25 Indonesian Service
11:25 Pushto Service
12:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:45 Yassarnal Qur'an
13:10 Beacon of Truth [R]
14:10 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon recorded 7th September 2012
15:15 Aaina
16:05 Maseer-e-Shahindgan
16:35 Inikhab-e-Sukhan
17:35 Tarjamatul Qur'an class [R]
18:40 Yassarnal Qur'an [R]
19:25 Pan African Dinner 2011 [R]
20:45 Faith Maters [R]
21:45 Ashab-e-Ahmad
22:15 Tarjamatul Qur'an class [R]
23:35 Faith Matters [R]

*Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 19 | Friday 31 August, 2012 | Issue No. 35

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ مئی 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے۔ اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا دیکھا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کرسکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد سوم صفحہ:403)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ مئی سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

ایک احمدی کی نہایت دردناک شہادت

چک 93ٹی ڈی اے، ضلع لیہ: مورخہ 18 مئی 2012ء کو مکرم طارق احمد صاحب ولد مبارک احمد صاحب بازار سودا سلف لینے گئے اور نامعلوم افراد نے انہیں اغوا کر کے انسانیت سوز اذیتیں دے کر شہید کردیا، اس معصوم کو شہید کرنے کا اکلوتا سبب اس کا مسیح و مہدی علیہ السلام پر ایمان ہی سامنے آیا ہے۔

مکرم طارق صاحب اپنے روزمرہ کے کام کرنے قریبی شہر کروڑ گئے اور واپسی پر تقریباً 3:45 پر گھر فون کیا کہ مَیں نے سودا سلف اور سبزی لے لی ہے اگر کچھ اور درکار ہے تو بتادیں۔ گھر والوں نے کہا کہ کچھ اور نہیں چاہئے ہے آپ گھر واپس آجائیں۔ لیکن طارق صاحب گھر نہ پہنچ سکے۔ اہل خانہ نے فون کرنے کی بار بار کوشش کی لیکن وہ فون اٹینڈ نہیں ہوا۔ طارق صاحب کے گھر والوں نے کروڑ شہر کے ہسپتال وغیرہ میں پتہ کیا۔ ازاں بعد تھانہ میں جاکر پوچھا لیکن طارق احمد صاحب کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ پھر گاؤں کے دوسرے لوگ بھی تلاش میں نکل پڑے اور ہر طرف چیکنگ شروع کردی لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ سب لوگ رات کے تقریباً چار بجے اپنی کوششیں مکمل کر کے گاؤں واپس آگئے۔ اگلی صبح چھ بجے گھر والے قریبی تھانے گئے اور وہاں متعین احمدی ایس ایچ او صاحب نے بتایا کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ قریبی نہر میں ایک لاش پڑی ہے آپ لوگ ہمارے ساتھ چلیں اور شناخت کرلیں۔ لیکن لاش اس حد تک مسخ شدہ تھی کہ پہچان نہ سکے۔ لیکن شہید کے ایک کزن نے کپڑوں سے شناخت کیا۔

دراصل گزشتہ ساری رات مکرم طارق احمد صاحب ظالموں کے ظلم کا نشانہ بنتے رہے۔ اور ظالموں نے ظلم وسفاکی کی انتہا کردی۔ جو جو اذیت ممکن تھی وہ سب حربے شہید مرحوم پر آزماتے رہے۔ عام انسان تو یہ ظلم دیکھنا تو درکنار سن کر ہی سکتے میں آجاتا ہے۔ پاؤں میں چبھنے والا ایک کانٹا انسان کو درد سے ہلکان کردیتا ہے لیکن اس شریف النفس انسان نے سفاک دشمن کا بربریت سے بھرا اور انسانیت سوز ہر وار سہا لیکن کوئی کمزوری نہ دکھائی۔

بعد شناخت پتہ چلا کہ اس رات مجرمین نے مکرم طارق احمد صاحب شہید کی ایک آنکھ کاری ضرب سے مکمل تباہ کردی ہوئی تھی۔ انکی ناک کی ہڈی بھی مجروح تھی۔ بائیں بازو کی ہڈی، پسلیاں، بایاں ٹخنہ اور بائیں کہنی اور کلائی کی ہڈی شکستہ تھی۔ دونوں گھٹنوں پر کیل ٹھونکنے کے نشانات تھے۔ دائیں ہاتھ کا بیرونی حصہ اور انگلیوں کی ہڈیاں تشدد سے بری طرح خراب ہوچکی تھیں۔

شہید مرحوم کا جسم پولیس نے اپنے قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم اور ضروری کاغذی کارروائی کی اور میت لواحقین کے حوالہ کردی۔ مذکورہ بالا جسم کے حصوں کا بری طرح شکستہ ہونے کی عینی شہادت گاؤں کے احمدی اور غیر احمدی اکابرین نے کی۔

شہید مرحوم پر ساری رات بہیمانہ تشدد کیا گیا اور پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق رات کو تین سے چار بجے کے درمیان مکرم طارق احمد صاحب کو سر میں نہایت قریب سے فائر کر کے شہید کیا گیا۔ اور فائر لگنے کی وجہ سے سر کے اندر سے دماغ کا ایک بڑا حصہ باہر آگیا ہوا تھا اور ان پیشہ ور، تربیت یافتہ قاتلوں نے شہید کا جسم ایک ڈرم میں ڈال کر قریبی نہر میں پھینک دیا تھا۔

پولیس کے پاس نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئی۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس شہادت کے واقعہ کے وقت متعلقہ تھانہ کا ایس ایچ او ایک احمدی شخص تھا جس کو واقعہ شہادت کے بعد فوری طور پر تبدیل کر کے دوسرے تھانہ میں بھجوا دیا گیا۔ اس احمدی کے تبادلہ کے بعد طارق صاحب کے لواحقین چار دن تک تقریباً روزانہ تھانہ کا چکر لگاتے رہے لیکن کوئی پیش رفت یا کارروائی نظر نہ آتی۔

ازاں بعد گاؤں کے تین غیر احمدی افراد کو پولیس نے شک کی بناء پر بغرض تفتیش حراست میں لیا۔ ان میں سے ایک شخص بادی النظر میں شریک جرم ثابت ہوتا تھا لیکن تفصیلات جاننے کے لئے پولیس نے دوران تفتیش اس شخص پر ذرہ بھر بھی سختی نہ کی اور غالب گمان ہے کہ اس بابت پولیس کو بطور رشوت ایک بڑی رقم دی گئی تھی۔

اس رات مکرم طارق احمد صاحب کو اغوا اور شہید کرنے کے لئے مجرمین نے ایک گاڑی استعمال کی تھی اور اسکے ٹائروں کے نشان شہید مرحوم کا جسم ملنے کی جگہ پر صاف دیکھے گئے تھے اور وہ نشانات محفوظ بھی کر لئے تھے۔ شہید کے گھر والوں نے اپنے طور پر اس طرح کی گاڑیوں کے بارہ میں معلومات جمع کر کے مزید تفصیلات جمع کرنی شروع کیں تو پتہ چلا کہ وہ ٹائروں کے نشانات مقامی طور پر انتہائی متحرک کالعدم جہادی تنظیم سپاہ صحابہ کے زیر استعمال ہے۔ اور اس کی تصدیق پیشہ ور کھوجی نے بھی کی ہے کہ وقوعہ پر موجود نشانات اور تنظیم کی گاڑی کے ٹائروں کے نشان ایک ہی ہیں۔

نہایت قابل توجہ امر یہ ہے کہ جس وقت سے پولیس کو گھر والوں نے اپنی اس پیش رفت کا بتایا ہے تب سے پولیس کی جانب سے مزید کارروائی کا سلسلہ رک چکا ہے اور ٹال مٹول کی راہ اپنائی جارہی ہے۔ پولیس میں اس تنظیم کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے کے لئے شدید قسم کا خوف پایا جاتا ہے۔ نیز مذکورہ بالا کھوجی بھی جس نے ٹائروں کے نشانات کی تصدیق کی تھی پراسرار طور پر غائب ہے۔

مکرم طارق شہید مرحوم ایک شریف النفس احمدی تھے اور اپنے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ آٹھ کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ یاد رہے کہ صوبہ پنجاب میں ضلع لیہ وہی مقام ہے جہاں سال 2009ء میں ایک سکول کے احمدی طلباء کو توہین کے قانون کے تحت قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑی تھیں تب سے جماعت احمدیہ کی مخالفت کی لہر میں غیر معمولی شدت آچکی ہے۔ ویسے اس واقعہ کے بعد بھی پاکستانی حکام احمدیوں پر ہونے والے مظالم سے انکار کریں تو خطرے کے وقت آنکھیں بند کر کے خود کو پرامن سمجھنے والا کبوتر اکیلا نہیں ہے۔ یقیناً آج احمدیوں کو ڈسنے کے لئے کھلا چھوڑا ہوا عفریت کل کسی کے بھی قابو میں نہ رہے گا۔

سینے میں گولی کھانے والا احمدی

چک 93ٹی ڈی اے، ضلع لیہ، 28اپریل: مکرم مجیب احمد صاحب ابن مکرم حنیف احمد صاحب بعمر 25 سال پر نامعلوم افراد نے مقامی فرنچائز سے اپنی ڈیوٹی سے واپس گھر جاتے ہوئے روک کر متعدد فائر کئے جس کی زد میں آکر ایک گولی ان کے بائیں کندھے کے قریب سے سینہ میں لگ کر آر پار ہوگئی تھی۔

نہایت تشویشناک حالت میں ان کو ابتدائی طبی امداد کے لئے ہسپتال لے جایا گیا بعد ازاں ڈاکٹروں نے نشتر ہسپتال ملتان بھیج دیا وہاں حالت خطرہ سے باہر ہے۔

مکرم مجیب صاحب کے خاندان کا کسی سے بھی کوئی بھی جھگڑا نہ ہے نیز آپ کی شہرت ایک خاموش طبع اور محنتی نوجوان کے طور پر ہے۔ ضلع لیہ میں سر راہ ایک معصوم احمدی کو سینے میں گولی مار کر بھی درندوں کی آگ ٹھنڈی نہ ہوسکی اور تین ہفتے بعد مکرم مجیب صاحب کے ایک کزن مکرم طارق صاحب کو مبینہ طور پر کالعدم جہادی تنظیم جو احمدیت مخالف سرگرمیوں میں دن رات مصروف ہے، کے کارندوں نے اغوا کر کے ساری رات اذیتیں دے کر شہید کردیا۔ یقیناً پاکستان بھر میں انفرادی طور پر قربانیاں دینے والی جماعت احمدیہ میں تو خاندانوں کے خاندان بھی کاری ضربیں کھا کر ایمان پر قائم ہیں۔

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے
خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2012ء

جماعت احمدیہ برطانیہ کا 46واں جلسہ سالانہ 7، 8 اور 9 ستمبر 2012ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار حدیقۃ المہدی میں منعقد ہورہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب سے اس جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احباب نوٹ فرمالیں کہ آئندہ سالوں میں یہ جلسہ درج ذیل تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

2013ء میں	30، 31 اگست اور یکم ستمبر 2013ء
2014ء میں	29، 30، 31 / اگست 2014ء
2015ء میں	14، 15، 16 / اگست 2015ء